اقراء کوچنگ سنٹر، وایلپاڑ، ضلع چتور

جامع القواعد

JAME UL QAWAYED
(URDU GRAMMAR & METHODOLOGY)

FOR ALL TYPES OF COMPETITIVE EXAMINATIONS:

DSC, SA (URDU), SGT (URDU), TET, Ed CET,
DEECET, HIGH SCOOL, INTERMEDIATE

تالیف : شیخ پیر باشاہ، یم۔اے، بی۔ایڈ

Ph No: 7013512109

اقراء کوچنگ سینٹر، وایلپاڑ، ضلع چتور

فہرست برائے اردو جمع القاعد

سلسلہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	علم ہجا	03-05
2	علم صرف	06-29
3	علم نحو	30-37
4	علم بیان	38-40
5	صنائع وبدائع	41-43
6	رموز واوقاف	44-46
7	کہاوتیں/ضرب المثل	47
8	محاورے	48-49
9	متضاد الفاظ	50
10	مترادفات	51-53
11	ذو معنی	54
12	اصنافِ ادب	55-61
13	تعلیمی معیارات	62-63
14	شعراء وادباء کی سوانح حیات	64-89

فہرست برائے اردو طریقہ تدریس

سلسلہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1	زبان کی ابتداء وارتقاء	90-97
2	زبان کی بنیادی مہارتیں	98-109
3	تدریس کے مختلف طریقے	110-114
4	تعلیمی مقاصد	115-118
5	منصوبہ بندی—تعلیمی وتدریسی خاکہ کی تیاری	119-122
6	نصاب کے تدوین کے طریقے	123-126
7	تدریسی وامدادی وسائل	127
8	زبان کی جانچ	128-135

1۔ علم ہجا

حروف کی آواز اور ان کے تحریری شکلوں کا نام **'علم ہجا'** کہلاتا ہے۔

حروف تہجی 'الف' سے 'ی' تک ہوتے ہیں جن کو سادہ آواز والے حروف کہتے ہیں۔ جن کی تعداد 36 ہے۔

دو چشمی "ھ" سے مل کر بننے والے حروف **"مرکب حروف یا ہکاری آواز والے حروف"** کہلاتے ہیں۔ جن کی تعداد 14 ہے۔ یہ حروف دیکھنے میں دو نظر آتے ہیں مگر ان کا شمار اور آواز ایک ہوتی ہے۔ ہکاری والے حروف ہندی سے اردو میں آئے ہوئے الفاظ کی ادائیگی اور تحریری شکل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ کھ گھ نھ لھ مھ

مخارج

مخرج کے جمع کو مخارج کہتے ہیں۔ مخرج حرف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

مخرج کی شناخت کا فائدہ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اس کو ساکن کر کے پہلے زبر والا ہمزہ ملا کر تلفظ کریں جس جگہ اس کی آواز قرار پائے گی وہی اس کا مخرج ہوگا۔

مثال:- اَبْ، اَمْ، اَتْ وغیرہ

حروف	مخارج/ادائیگی کا طریقہ
و-ا-ی	حلق اور منہ کے خالی حصے سے تین حروف نکلتے ہیں۔
ء-ہ	آخری حلق (جو سینہ کے طرف ہے) سے نکلتے ہیں
ع-ح	بیچ حلق سے نکلتے ہیں
غ-خ	شروع حلق سے نکلتے ہیں (جو منہ کی طرف ہے)
ق	زبان کی جڑ اور پر جیب کے اندر سے نکلتا ہے
ک	زبان کے بیچ اور پر جیب کے باہر سے نکلتا ہے
ج-ش	بیچ زبان اور بیچ تالو سے نکلتے ہیں
ض	بازوئے زبان کا کنارہ اور اوپر کے سیدھے یا بائیں داڑھوں سے نکلتا ہے
ل	نوک زبان اور تارک کے مسوڑھوں سے نکلتا ہے
ر	نوک زبان کی پیٹھ اور اوپر والے درمیانی دانتوں کے مسوڑھوں سے نکلتا ہے۔
ط-د-ت	نوک زبان اور اوپر والے درمیانی دانتوں کے اوپر سے نکلتے ہیں

ص-ز-س	نوک زبان اور نیچے کے درمیانی دانتوں سے۔
ظ-ذ-ث	نوک زبان اور نیچے کے درمیانی دانتوں کے کناروں سے نکلتے ہیں
ف	نیچے کے ہونٹ کا پیٹ اور اوپر والے درمیانی دانتوں کے کنارے سے نکلتا ہے
م-و-ب	دونوں ہونٹوں سے تین حرف نکلتے ہیں
ن—م	ناک کی جڑ سے ن -م بحالت غنہ واخفا نکلتے ہیں

- ❖ **اعراب** : زبر---َ---زیر---ِ---اور پیش---ُ---کو اعراب یا حرکات کہتے ہیں۔
- ❖ **تنوین** : دوزبر---ً---دوزیر---ٍ---دوپیش---ٌ---کو تنوین کہتے ہیں
- ❖ **تشدید** : (ّ) اور مد (~) کو علامت کہتے ہیں
- ❖ **الف ممدودہ** : جو الف کو کھینچ کر پڑھا جائے جیسے آم، آج وغیرہ
- ❖ **الف مقصورہ** : جو الف کھینچ کر نہ پڑھا جائے جیسے اب، اثر وغیرہ
- ❖ **واو معروف** : وہ واؤ جو خوب کھینچ کر پڑھا جائے جیسے نور، پور، پھول، چور، دُور جھول ٹُول وغیرہ
- ❖ **واو مجہول** : وہ واؤ جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے جیسے شور، گول، موز، مور وغیرہ
- ❖ **واو معدولہ** : ایسا واؤ جو لکھا جائے مگر پڑھا نہ جائے جیسے خود، خوش وغیرہ
- ❖ **یائے معروف** : جو خوب کھینچ کر پڑھی جائے تو "یائے معروف" کہلاتی ہے جیسے لڑکی، بکری، چیل، کھیر، شیر، میر یار وغیرہ
- ❖ **یائے مجہول** : جو خوب کھینچ کر نہ پڑھی جائے جیسے لڑکے، بکرے، بیل، تیل وغیرہ
- ❖ **ہائے ملفوظی** : خوب کھل کر پڑھی جائے جیسے آہ، کہو وغیرہ
- ❖ **ہائے مخفی** : جو لفظ کے آخر میں آکر خود نہ پڑھی جائے بلکہ اپنے پہلے حرف کی حرکت کو ظاہر کردے جیسے نامہ، جامہ وغیرہ
- ❖ **ہائے مخلوط** : جس کی آواز الگ نہ نکلے بلکہ اپنے حرف سے پہلے حرف سے ملکر ظاہر ہو جیسے تھا، لکھ غیرہ
- ❖ **نونِ ظاہر** : جس کی آواز خوب کھل کر نکلے جیسے شان، مکان وغیرہ
- ❖ **نونِ غنہ** : اس کی آواز کھل کر نہ نکلے بلکہ ناک میں بولا جائے جیسے یہاں، وہاں، کہاں، جہاں، آسماں، زمیں وغیرہ

حروف علت اور حروف صحیح

حروف کی دو قسمیں ہیں 1) حروف علّت 2) حروف صحیح

1) **حروف علّت** : وہ حروف جسے ادا کرتے وقت اس کی آواز دانت یا زبان وغیرہ سے نہیں ٹکراتی اور بعض وقت اعراب کی جگہ استعمال ہوتے ہیں وہ تین ہیں۔ اور زبر کی جگہ 'ا' زیر کی جگہ 'ی' اور پیش کی جگہ 'و' کا استعمال ہوتا ہے۔

اعراب یعنی زبر، زیر، پیش کو "علامتِ علّت" بھی کہتے ہیں۔

2) **حروف صحیح** : باقی حروف "حروف صحیح" کہلاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن ہ

حروف شمسی اور حروف قمری

حروف شمسی: جب کسی لفظ پر **الف لام** لگایا جائے اور وہ **الف لام** نہیں پڑھا جائے تو شمسی کہلاتا ہے

حروف شمسی 14 ہیں۔

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن۔

مثال: عبدالشکور

پہلا لفظ عبدالشکور میں **'د'** کا ٹکاؤ **'ش'** پر ہو رہا ہے درمیان الف اور لام نہیں پڑھا جارہا ہے۔

اظہر من الشمس، علاءالدین،، امتہ التواب۔

حروف قمری: جب کسی لفظ پر **الف، لام** لگایا جائے اور وہ الف، لام پڑھا جاتا ہے تو حروف قمری کہلاتا ہے۔

حروف قمری 14 ہیں۔

ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی۔

مثال: القمر

یعنی **ق** سے پہلے **الف** اور **لام** پڑھا جارہا ہے جیسے ال+ قمر

رب العالمین، امیر المومنین، بیت المال، ابو الحسن، عبدالوہاب، ماہر القادری، امام الہند، المختصر، عید الفطر، عید الاضحی

نوٹ: مزید مشق کے لئے جماعت ہشتم کی اردو درسی کتاب صفحہ نمبر 27 دیکھیں۔

2۔علم صرف

علم صرف میں بامعنی الفاظ سے بحث کی جاتی ہے

لفظ کی دو اقسام ہیں۔

1۔ کلمہ: ایسے الفاظ جن کے اپنے معنی ہوں اور سننے والے کی سمجھ میں آجائیں

جیسے:- سیاہ، سفید، پانی، برف، سچ، جھوٹ، سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان وغیرہ۔

2۔ مہمل: ایسے الفاظ جن کے اپنے کچھ معنی نہ ہوں لیکن جب یہ الفاظ کلمہ سے ملیں تو کچھ معنی بناتے ہوں۔

جیسے:- پانی وانی، بات چیت، جھوٹ موٹ، سودا سلف، کوڑا کرکٹ وغیرہ

اِن میں وانی، چیت، موٹ، سلف، کرکٹ مہمل ہیں جو کوئی معنی نہیں رکھتے۔

کلمے کے دو اقسام

1۔ مستقل کلمہ	2۔ غیر مستقل کلمہ

1۔ مستقل کلمہ / اجزاء کلام

1۔اسم 2۔ضمیر 3۔صفت 4۔فعل 5۔متعلق فعل

2۔ غیر مستقل کلمہ کے اجزاء

1۔حروف ربط 2۔حروف عطف 3۔حروف فجائیہ 4۔حروف تخصیص

مستقل کلمہ کے اقسام/اجزاء

1۔اسم : وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ کے نام کے لئے استعمال ہوتا ہے اسم کہلاتا ہے

مثال: حیدر آباد، قلم، احمد

2۔ضمیر : وہ کلمہ جو اسم کے بجائے استعمال ہوتا ہے ضمیر کہلاتا ہے مثال: یہاں، وہ، انکو، ہم، تم، آپ، ہمارا، تمہارا، میرا وغیرہ۔

3۔صفت : وہ کلمہ جو اسم کی کیفیت یا خصوصیت ظاہر کرے صفت کہلاتا ہے

مثال: گول، پرانا، شریف، نیا وغیرہ

4۔ **فعل** : وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ثابت ہو فعل کہلاتا ہے۔

مثال: پڑھا، لکھا، کھایا۔

5۔ **متعلق فعل** : وہ کلمہ جو فعل کی خصوصیت کو بتائے متعلق فعل کہلاتا ہے

مثال: آہستہ، انصاف، جلدی وغیرہ۔

1۔اسم

وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ کے نام کے لئے استعمال ہوتا ہے "اسم" کہلاتا ہے

مثال: حیدرآباد، قلم، احمد

اسم کے دو اقسام ہیں

1۔اسم خاص: وہ نام جو کسی خاص شخص، شئے، مقام کو ظاہر کرے "اسم خاص" کہلاتا ہے۔

مثال: احمد، شاکرہ، دہلی، ہندوستان وغیرہ

2۔اسم عام : وہ نام جو کسی عام آدمی، شئے یا مقام کو ظاہر کرے "اسم عام" کہلاتا ہے۔

مثال: مدرسہ، عمارت، کتاب وغیرہ

1۔اسم خاص کے 5 اقسام ہیں

1۔ علم	2۔ عرف	3۔لقب	4۔خطاب	5۔ تخلص

1۔ **علم** : وہ نام کسی شخص یا چیز کے وجود میں آنے کے وقت رکھا گیا ہو "علم" کہلاتا ہے۔

مثال: کرشنا ندی، تاج محل، ہمالیہ پہاڑ، ثنا۔

2۔ **عرف** : وہ چھوٹا نام جو محبت یا حقارت سے پکارا جائے "عرف" کہلاتا ہے۔ مثال: کل، وچنو، کالو، انو۔

3۔ **لقب** : وہ اسم خاص جو کسی صفت یا خاصیت کی وجہ سے مشہور ہو جائے "لقب" کہلاتا ہے۔

مثال: کلیم اللہ، بلبل ہند، صوفی سرمد، ذبیح اللہ، مرزا نوشہ۔

4۔ **خطاب** : وہ اسم جو کسی کارنامے کی وجہ سے حکومت یا بڑوں کی طرف سے دیا جائے "خطاب" کہلاتا ہے۔ **مثال**: بھارت رتن، پدما شری۔

5۔ **تخلص**: وہ قلمی نام جو شاعر اپنے کلام میں پیش کرتا ہے "تخلص" کہلاتا ہے۔ مثال: غالب، جگر، نظیر، فانی

2۔اسم عام

وہ نام جو کسی عام آدمی، شئے یا مقام کو ظاہر کرے "اسم عام" کہلاتا ہے۔

مثال: مدرسہ، عمارت، کتاب وغیرہ

مثال: ☆عمارتیں پرانی ہیں ☆جانور جنگل میں رہتے ہیں ☆گاؤں کا ماحول سر سبز ہوتا ہے

اسم عام کے 5 اقسام ہیں

1۔اسم ذات	2۔اسم کیفیت	3۔اسم آلہ	4۔اسم ظرف	5۔اسم جمع

1۔اسم ذات : وہ اسم جو اپنی مخصوص حیثیت کی وجہ سے پہچانا جائے" اسم ذات" کہلاتا ہے۔

مثال: قلم، کتاب، کرسی، دوا، قلم لکھنے، کتاب پڑھیں جانے، کرسی بیٹھنے اور دوات اپنی سیاہی رکھنے کی حیثیت سے الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔

1۔گھوڑا سرپٹ بھاگا 2۔کاغذ سفید ہے 3۔انسان سب سے بہتر ہے 4۔عمارت بلند ہے۔

2۔اسم کیفیت: وہ اسم جو کسی اسم کی اصل کیفیت یا حقیقت کو بتائے "اسم کیفیت" کہلاتا ہے۔

مثال: بچپن، جوانی، گولائی، مٹیالہ، اندھیری۔

● یاسمین ذہین لڑکی ہے۔ ● اس کا رنگ مٹیالہ ہے۔ ● دنیا گول ہے۔ ● آسمان سرخ ہے۔ ● زمین سخت ہے۔

3۔اسم آلہ : وہ اسم جو کسی آلہ، اوزار اور ہتھیار کا نام ہو "اسم آلہ" کہلاتا ہے۔

مثال: قلم، چاقو، قینچی، بھالا۔۔۔۔یہ تمام اسم آلہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

● بیلن سے روٹی بناؤ ● سبل سے زمین کھود رہے ہیں۔

4۔اسم ظرف : وہ اسم جو مقام اور وقت اور زمانے کو بتائے "اسم ظرف" کہلاتا ہے۔

مثال: صبح، سویرے، گھنٹہ، صدی، میدان،

● میدان میں کھیلو۔ ● کوئی لمحہ بھی ضائع مت کرو۔ ● ہمارا ملک کا صدر مقام دہلی ہے۔ ● روزانہ آٹھ گھنٹے پڑھنا۔

5۔اسم جمع : وہ اسم جو ایک ہی قسم کے افراد یا چیزوں کے لیے بولا جائے لفظاً واحد اور معناً جمع ہو اسم جمع کہلاتا ہے۔

مثال: جماعت۔ قطار۔ فوج۔ صف۔ جھنڈ

● باجماعت نماز پڑھو۔ ● فوج میں بھرتی ہو جاؤ ● طلباء کی قطار سیدھی ہے۔ ● درختوں پر طوطوں کا جھنڈ ہے۔

لوازم اسم

ہر اسم خواہ وہ کسی قسم کا ہو، اس میں چند خصوصیات کا پایا جانا لازمی ہے۔

مثلاً: وہ ایک ہوگا یا ایک سے زیادہ، مذکر ہوگا یا مونث، کام کرنے والا ہوگا یا کام کا اثر لینے والا یہ خصوصیت ہر اسم میں لازمی طور پر پائی جاتی ہیں۔ انہیں کو "**لوازم اسم**" کہا جاتا ہے۔

لوازم اسم کی تین اقسام ہیں

1۔ جنس 2۔ تعداد 3۔ حالت

1۔ جنس

1۔ جنس: اسم مذکر ہوتا ہے یا مؤنث اس خصوصیت کو اسم کی **جنس** کہتے ہیں اسم کے مذکر یا مونث ہونے کو **تذکر و تانیث** کہتے ہیں۔

جنس کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ جنس حقیقی 2۔ جنس غیر حقیقی

1۔ جنس حقیقی: جاندار اسموں کی تذکیر و تانیث کو **جنسِ حقیقی** کہتے ہیں۔

مثال: شیر -شیرنی، مرد - عورت وغیرہ

تذکیر و تانیث کے قاعدے:

مذکر و مونث کو پہچاننے اور مذکر سے مونث بنانے کے بہت سے قاعدے ہیں چند اہم قاعدے درج ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

1۔ جن اسموں کا آخری حروف "الف" یا "ہ" ہے عموماً مذکر ہوتے ہیں۔ ان کے آخری حروف الف یا ہ کو ی سے بدل کر مونث بنایا جاتا ہے۔

لڑکا۔ لڑکی گھوڑا۔ گھوڑی بندہ۔ بندی شہزادہ۔ شہزادی

2۔ ان مذکر اسماء کے آخر میں یائے معروف (ی) بڑھا کر مونث بناتے ہیں جن کا آخری حروف مصمتہ (consonantal) ہوتا ہے.

مثال: برہمن—برہمنی، ہرن—ہرنی، کبوتر—کبوتری، چمار—چماری۔

3۔ مصوتہ "ی" /e/ پر ختم ہونے والے مذکر الفاظ کے آخری حرف کو "ن" سے بدل کر یا آخری حرف کے آگے "ن" بڑھا کر مونث بناتے ہیں۔

مثال: دھوبی—دھوبن، ناگ—ناگن، جوگی—جوگی

4۔ مذکر کے آخر میں "یا" بڑھاکر مونث بنایا جاتا ہے جیسے بندر۔بندریا۔اگر مذکر کا آخری حرف الف ہو تو اسے پہلے "ی" بڑھا کر مونث بناتے ہیں۔

مثال: کتا—کتیا، چوہا—چوہیا، چڑا—چڑیا۔

5۔ غیر زبانوں کے مذکر اور مونث بعینہ استعمال ہوتے ہیں۔

مثال: بیگ—بیگم، خاں—خانم۔

6۔ عربی مذکر الفاظ کے آخری حرف کے آگے "ہ" بڑھا کر مونث بنالیتے۔

مثال: والد—والدہ، سلطان—سلطانہ، محترم—محترمہ۔

7۔ بعض لفظ مونث سے مذکر بنتے ہیں۔ مثال: بھینس—بھینسا، ساس—سسر۔

2۔ جنس غیر حقیقی: بے جان چیزوں کی تزکیر وتانیث کو **جنس غیر حقیقی** کہتے ہیں۔ جنس غیر حقیقی یا تو مذکر ہوتے ہیں یا مونث۔اور مذکر کا مونث اور مونث کا مذکر نہیں ہوتا۔

مثال: پتھر—مذکر کتاب—مونث سمندر—مذکر ندی—مونث۔

مذکر کے قاعدے:

1. تمام دنوں اور مہینوں کے نام مذکر ہیں لیکن جمعرات مونث ہے۔
2. دھاتوں اور جواہرات کے نام مذکر ہیں جیسے سونا، لوہا، تانبا، پیتل اور ہیرا لیکن چاندی اور قلعی مونث ہیں۔
3. تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں
   جیسے مریخ، عطارد، زحل اور مشتری، لیکن زمین مونث ہے۔
4. تمام پہاڑوں، سمندروں اور دریائوں کے نام مذکر لیکن گنگا اور جمنا مونث ہیں۔
5. تمام ملکوں، شہروں اور براعظموں کے نام مذکر ہیں
   جیسے پاکستان، لاہور اور ایشیا البتہ دلی کو مونث بولا جاتا ہے لیکن دہلی کو مذکر ہی بولتے ہیں۔
6. بے جان چیزوں کے نام جن کے آخر میں الف، ہ یا ع ہوتا ہے اکثر مذکر ہوتے ہیں. مثال: الف۔گھڑا، چولہا، آٹا، لوٹا

ہ-ڈبہ، حقہ، ہفتہ، رسالہ

ع- مطلع، برقع، مصرع۔

مونث کے قاعدے:

1 ۔ تمام آوازیں مونث ہیں جیسے سائیں، سائیں، کائیں اور میں، میں وغیرہ۔

2 ۔ زبانوں کے نام ہمیشہ مونث بولے جاتے ہیں

جیسے اردو، عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، سرائیکی

3 ۔ تمام نمازوں کے نام مونث ہیں جیسے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، نمازجنازہ اور نماز قضاوغیرہ۔

4 ۔ اس قاعدے میں چند استثناء بھی ہیں۔ عربی کے دو رکنی الفاظ جن کے اخر میں الف ہے مونث ہوتے ہیں۔ جیسے: ادا، قضا، حیا، غذا۔

5 ۔ ایسے اسم جن کے آخر میں "ی" ہو بالعموم مونث ہوتے ہیں

جیسے گھڑی، روٹی، روئی، کشتی، جوتی لیکن پانی، گھی، دہی مذکر ہیں۔

6 ۔ جن الفاظ کے آخر میں "ت" اور "ٹ" ہوتے ہیں اکثر مونث ہوتے ہیں۔

ت۔ مورت، نعمت، دولت۔ مونث۔ لیکن شربت، قامت، خلعت مذکر ہے

ٹ۔ چوکھٹ، آہٹ، لگاوٹ۔ لیکن جمگھٹ، پنگھٹ مذکر

2۔ تعداد

واحد کا مفہوم ایک شخص یا ایک چیز کو واحد کہا جاتا ہے۔ یا واحد وہ اسم ہوتا ہے جو ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے۔
مثلاً کتاب، لڑکا، مسجد، استاد، فوج، بلی، شجر، میز، کرسی، وغیرہ۔ جبکہ
جمع ایک سے زیادہ شخصوں یا چیزوں کو جمع کہتے ہیں۔ یا جمع وہ اسم ہوتا ہے جو ایک سے زیادہ اشخاص یا اسماء کو ظاہر کرے۔ مثلاً کُتب، لڑکے، مساجد، اساتذہ، افواج، بلیاں، اشجار، میزیں، کرسیاں وغیرہ

مذکر اسموں کے لیے

1. اگر اسم کے آخر میں "ا" "یا" "ہ" ہو تو ایسی صورت میں اسے یائے مجہول "ے" سے بدل لیتے ہیں جیسے گھوڑا سے گھوڑے، کتا سے کتے، بندہ سے بندے، لڑکا سے لڑکے، پردہ سے پردے، اژدہا سے اژدہے وغیرہ
2. اگر اسم کے آخر میں "اں" ہو تو پھر اس صورت میں "ئیں" سے بدل دیا جاتا ہے جیسے دھواں سے دھوئیں، رئواں سے روئیں، کنواں سے کنوئیں وغیرہ
3. جن اسموں کے آخر میں مندرجہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی تو ان کے واحد جمع کی صورت یکساں رہتی ہے جیسے درخت ہرا ہو گیا، درخت ہرے ہو گئے، شہر آباد ہو گیا، شہر آباد ہو گئے، ڈاکو مارا گیا، ڈاکو مارے گئے وغیرہ۔ البتہ مجرور یا مفعول ہونے کی صورت میں درخت کی جمع درختوں اور شہر کی جمع شہروں بھی استعمال ہوتی ہے۔

4. بعض صورتوں میں کنواں جمع کنوئیں اور کنوئوں، دھواں کی جمع دھوائیں اور دھوئوں اور گائوں کی جمع گائووں ہوتی ہے

5. جن واحد مذکر اسموں کے آخر میں الف یا ی نہیں ہوتی ہے ان کی واحد اور جمع میں ایک ہی صورت ہوتی ہے

مثال: میرا بھائی - میرے بھائی، بیل آیا - بیل آئے گھر بن گیا - گھر بن گئے۔۔

6 ۔ خالص سنسکرت کے الفاظ جن کے اخر میں الف ہوتا ہے جمع میں ان کی صورت نہیں بدلتی

مثال: راجہ، داتا وغیرہ

7 ۔ رشتہ داروں کے نام جمع میں نہیں بدلتے

مثال: ابا، تایا، دادا وغیرہ فارسی کے اسم فائل بھی نہیں بدلتے مثال دانہ بھی ناآشنا

مونث اسموں کے لیے

1. اگر اسم کے آخر میں ''یا'' ہو تو ایسی صورت میں صرف نون غنہ ''ں'' اور اگر یائے معروف ''ی'' ہو تو ''اں'' کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے چڑیا سے چڑیاں، کہانی سے کہانیاں، لڑکی سے لڑکیاں، گڑیا سے گڑیاں وغیرہ

2. اگر اسم کے آخر میں ''ن'' ہو تو ''یں'' اور اگر ''وائو'' یا الف ہو تو ''ئیں'' کا اضافہ کرتے ہیں مثلاً دلھن سے دلھنیں، پڑوسن سے پڑوسنیں، آرزو سے آرزوئیں، دوا سے دوائیں، خوشبو سے خوشبوئیں، گھٹا سے گھٹائیں وغیرہ

3. بعض اسموں کے آخر میں ''یں'' کا اضافہ کر دینے سے جمع بن جاتی ہے جیسے کتاب سے کتابیں، خبر سے خبریں، میز سے میزیں، عورت سے عورتیں، بھینس سے بھینسیں، گائے سے گائیں، بھیڑ سے بھیڑیں وغیرہ

4. ۔کا ۔سے۔ میں۔ کی۔ نے۔ تک۔ پر۔ میں سے کوئی لفظ بھی جمع مذکر یا جمع مؤنث کے بعد آجائے تو اس لفظ کے آخر میں "وں" لگانا پڑتا ہے۔

مثال: ان لوگوں کا خدا ہی محافظ ہے۔ شیر سب جانوروں سے زیادہ بہادر ہے۔ ٹوکریوں میں آم رکھے ہوئے ہیں۔

فقیروں کی جھولی کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ان بیچاروں نے کیا خطا کی۔ میلوں تک لوگ نظر نہیں آرہے تھے

1. چند الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے شروع میں "میم" ہوتا ہے ان الفاظ کی جمع بنانے کے لئے "میم" کے ایک اور حروف کے بعد "ا" کا اضافہ کریں۔

واحد	منظر	مکتب	مقصد	مسکن	مرکز	مشغلہ	مصرف	مذہب	مدرسہ	مرحلہ
جمع	مناظر	مکاتب	مقاصد	مساکن	مراکز	مشاغل	مصارف	مذاہب	مدارس	مراحل

2- چند ایسے الفاظ ہوتے ہیں جس کے آخر میں "ت" آتا ہے اس کی جمع بنانے کے لیے آخر میں "یں" کا اضافہ کرتے ہیں۔

مثال: عورت کی جمع عورت+یں= عورتیں

واحد	نصیحت	نزاکت	شفقت	صورت	خدمت	شکایت	دعوت	رحمت	جماعت	شرارت
جمع	نصیحتیں	نزاکتیں	شفقتیں	صورتیں	خدمتیں	شکایتیں	دعوتیں	رحمتیں	جماعتیں	شرارتیں

3۔ چند الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے اخر میں "الف" کا اضافہ کرنے پر جمع بن جاتی ہے۔

مثال: سوال کی جمع سوال+ات= سوالات

واحد	خیال	جواب	جنگل	باغ	امتحان	عنوان	عادت	انعام	مکان	تعمیر
جمع	خیالات	جوابات	جنگلات	باغات	امتحانات	عنوانات	عادات	انعامات	مکانات	تعمیرات

4۔ جن الفاظ کے آخر میں "ی" ہوتا ہے ایسے الفاظ کی جمع کے لئے "اں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثال: اشرفی۔اشرفی+ اں= اشرفیاں

واحد	نوکری	مچھلی	خوشی	سردی	سبزی	گرمی	زندگی	بستی	کشتی	کاپی
جمع	نوکریاں	مچھلیاں	خوشیاں	سردیاں	سبزیاں	گرمیاں	زندگیاں	بستیاں	کشتیاں	کاپیاں

5۔ چند الفاظ ایسے ہوتے ہیں جس کے اخر میں "الف اور ہمزہ" کا اضافہ کر کے اس کی جمع بناتے ہیں اور اگر الفاظ کے آخری حرف سے پہلے "ی" ہو تو اسکو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مثال: غریب میں "ی" کو حذف کرنے کے بعد غرب ہوا اب اس میں " الف ہمزہ" کا اضافہ کرنا۔

غریب= غرب= غرباء

واحد	امیر	شریف	فقیر	خلیفہ	شاعر	شریک	عالم	وزیر	ادیب	رئیس
جمع	امراء	شرفاء	فقراء	خلفاء	شعراء	شرکاء	علماء	وزراء	ادباء	رئساء

6۔ عربی الفاظ جو عام طور پر سہ حرفی ہوتے ہیں اس کے جمع بنانے کے لئے شروع میں "الف" بڑھادیتے ہیں اور پھر دو حروف کے بعد "الف" کا اضافہ کرتے ہیں۔

مثال: ثمر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ا+ثم+ا+ر

واحد	قدر	شجر	عمل	شعر	طور	نور	فکر	ضلع	مدد	وقت	فوج	قوم
جمع	اقدار	اشجار	اعمال	اشعار	اطوار	انوار	افکار	اضلاع	امداد	اوقات	افواج	اقوام

7۔ کسی لفظ کی دہری جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں۔

مثال: رکن۔۔ارکان۔۔۔ارکین

لازم۔۔لوازم۔۔۔لوازمات

اسم۔۔۔اسماء۔۔۔آسامی

واحد	عجیب	خبر	شیخ	جوہر	دوا	عارضہ	رسم	رقم	وجہ
جمع	عجائب	اخبار		جواہر	ادویہ	عوارض	رسوم	رقوم	وجوہ
جمع الجمع	عجائبات	اخبارات		جواہرات	ادویات	عوارضات	رسومات	رقومات	وجوہات

3۔حالت

- احمد کتاب پڑھ رہا ہے
- وہ بیمار ہے
- میں ریاضی جانتا ہوں۔

ان جملوں سے اسم کی کوئی نہ کوئی حالت ظاہر ہو رہی ہے۔

مثال: احمد کتاب پڑھنے کی اور کتاب کی پڑھے جانے کی۔

پرانی زبانوں میں حالت کو ظاہر کرنے کے لئے مخصوص لفظ یا علامت ہوتی ہے اردو میں حالت کے لیے کوئی خاص لفظ یا علامت ہر جگہ استعمال نہیں ہوتی۔

حالت کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں ہیں۔

1۔فائلی حالت 2۔مفعولی حالت 3۔ندائی حالت 4۔خبری حالت 5۔اضافی حالت 6۔ظرفی حالت

1۔فاعلی حالت: فائل سے کوئی کام سرزد ہونے کا پتہ ظاہر ہو تو اس کو فاعلی حالت کہتے ہیں فائلی حالت کی ایک علامت ہے " نے"۔جس اسم کے بعد نے آتا ہے وہ عموماً فاعل ہوتا ہے.

مثال: ●سارہ نے کتاب پڑھی ●حامد نے کھانا کھایا ●احمد نے لکھا۔

2۔مفعولی حالت: یہاں حذیفہ کام کرنے والا ہے (یعنی پڑھنے والا) اور کتاب کام کا اثر لینے والی (یعنی پڑھی جانے والی) کام کرنے کو فاعل اور کام کا اثر لینے والے کو مفعول کہتے ہیں۔ ●حذیفہ کتاب پڑھ رہا ہے۔

اس جملے میں کتاب مفعول لہذا اس کی حالت مفعولی ہے۔مفعولی حالت کی علامت "کو" ہے جو کبھی استعمال ہوتی ہے کبھی نہیں۔

●احمد روٹی کھا رہا ہے۔

3۔ندائی حالت : کسی اسم کو آواز دینے کے لیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ندائی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔اس کا استعمال عموماً کسی سے خطاب کرنے یا کسی کو مخاطب کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

مثال: ●او! لڑکے ●اے دوست

●صاحبو! ●لوگو! وغیرہ۔

4۔ خبری حالت: کسی جملہ میں کوئی اسم کسی واقعہ یا فعل کی خبر دیتا ہے تو وہ خبری حالت میں ہو گا۔

- رام اس شہر کا حاکم ہے
- رام گنوار دکھائی دیتا ہے۔ راشد بیمار ہے

5۔ اضافی حالت: اضافت کے معنی نسبت ہیں۔ اگر جملے میں کسی اسم کا کسی اور اسم سے تعلق ظاہر ہو تو وہ اضافی حالت میں ہو گا۔

مثال: ● محمود کا گھوڑا ● سونے کی انگوٹھی ● شوکت کے بچے۔

یہاں گھوڑا انگوٹی اور بچے اضافی حالت میں ہیں۔ اضافی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے اردو میں کا، کے، کی علامتیں استعمال کی جاتی ہیں۔

6۔ ظرفی حالت: جب جملے میں کوئی اسم ظرف واقع ہو تو اس کی ایسی حالت کو **ظرفی حالت** کہتے ہیں۔

مثال: جنید صبح اٹھتا ہے اور اسکول جاتا ہے۔

2۔ ضمیر اور ضمیر کے اقسام

ایسے الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں اسمائے ضمیر کہلاتے ہیں۔

مثال: میں، ہم، آپ، تو، تم، وہ، اس، یہ وغیرہ۔

ضمیر کی پانچ اقسام ہیں

1۔ ضمیر شخصی	2۔ ضمیر موصولہ	3۔ ضمیر استفہامیہ	4۔ ضمیر تنکیر	5۔ ضمیر اشارہ

1۔ ضمیر شخصی: وہ ضمیر جو کسی شخص کے نام کے بدلے استعمال ہو "ضمیر شخصی" کہلاتا ہے۔

مثال: میں، آپ، تم وغیرہ

ضمیر شخصی کی صورتیں

ضمیر شخصی کی تین صورتیں ہیں۔

1. ضمیر غائب 2۔ ضمیر حاضر یا ضمیر مخاطب 3۔ ضمیر متکلم

1۔ ضمیر متکلم

یہ ضمیر ہے جس میں بات کرنے والا شخص (متکلم) اپنے لیے استعمال کرتا ہے۔ یا

ضمیر متکلم اُس ضمیر کو کہتے ہیں جس میں بات کرے والا شخص یعنی متکلم اپنی ذات کے لیے کرتا ہے۔

میں، ہم وغیرہ

2۔ ضمیر حاضر یا ضمیر مخاطب

یہ ضمیر اُس شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جس سے بات کی جائے اِس ضمیر میں ہمارا مخاطب ہمارے سامنے موجود ہوتا ہے اِس لیے اِس ضمیر کو ضمیر مخاطب بھی کہتے ہیں۔ یا

یہ ضمیر اُس شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے ساتھ بات کی جائے اِس ضمیر میں چونکہ ہم بات کرنے والا مخاطب ہمارے سامنے موجود ہوتا ہے یعنی حاضر ہوتا ہے اِس لیے ا، س ضمیر کو ضمیر حاضر یا ضمیر مخاطب کہتے ہیں۔ ضمیر حاضر کی مثالیں: تُو، تُم، آپ وغیرہ

3۔ ضمیر غائب:

یہ ضمیر اُس شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ہمارے سامنے موجود نہ ہو یعنی غائب ہو۔ یا

یہ ضمیر ایسے شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو ہمارے سامنے حاضر نہ ہو یعنی غائب ہو۔

ضمیر غائب کی مثالیں: وہ، اُس، اُن، اُنہوں وغیرہ

2۔ **ضمیر موصولہ :** وہ ضمیر جو کسی بیان کی وضاحت یا دو جملوں کو ملانے کے لئے استعمال ہوتا ہے "ضمیر موصولہ" کہلاتا ہے۔

مثال: جو، جن اور جس وغیرہ

- جو لڑکے پڑھتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ • یہ وہی آدمی ہے جو کل ملا تھا • وہ کتاب جو گم ہو گئی تھی مل گئی
- میں آیا تھا لیکن اس سے ملاقات نہ ہو سکی
- ہم جا رہے تھے اس کے کہنے سے رک گئے۔

3۔ **ضمیر استفہامیہ:** وہ ضمیر جو سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے "ضمیر استفہامیہ" کہلاتا ہے۔

- تم کہاں گئے تھے ؟ • وہ کون ہے ؟ • یہ کتاب کس کی ہے ؟ • تم کب آو گے ؟

4۔ **ضمیر تنکیر:** ضمیر تنکیر وہ ضمیر ہے جو غیر معین فرد یا شے کے لئے استعمال ہوتا ہے

مثال: • یہاں کوئی نہیں ہے • کسی سے مت کہو • کوئی ہے جو سنے • جسکی ہے اسے دے

- کچھ ہمیں بھی دے دو • جہاں بھی ہو خوش رہو۔

5۔ **ضمیر اشارہ:** وہ ضمیر جو اشارہ قریب یا بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے "ضمیر اشارہ" کہلاتا ہے

یہ: اشارہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے

وہ: اشارہ بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے

- یہ کتاب ہے
- وہ کون ہیں
- ان سے کہو
- یہ کون ہے
- یہ قلم کس کا ہے
- وہ کس کی کتاب ہے

4۔صفت

ایسے الفاظ جن سے کسی شخص یا چیز کی اچھائی یا برائی حالت، کیفیت یا کمیت کا پتہ چلتا ہے اس کو "صفت" کہتے ہیں۔

مثال: اچھا، برا، نرم، سخت، میٹھا، کھٹا، لال وغیرہ

قواعد کے لحاظ سے اردو میں صفت، اسم سے پہلے آتی ہے اور اسم کی جنس و تعداد کے لحاظ سے بدلتی ہیں۔

- وہ اچھی لڑکی ہے
- افضل برا لڑکا ہے۔

صفت کے پانچ اقسام ہیں

1۔صفت ذاتی	2۔صفت نسبتی	3۔صفت عددی	4۔صفت مقداری	5۔صفت ضمیری

1۔صفت ذاتی :صفت جو کسی اسم کی اندرونی یا بیرونی حالت و کیفیت کو بتایا صفت ذاتی کہلاتی ہے۔

- یہ کتاب ہلکی ہے
- یہ کتاب رنگین ہے۔

2۔صفت نسبتی : وہ صفت جو کسی اسم سے "ی" معروف کے ذریعہ منسوب کی جاتی ہے "صفت نسبتی" کہلاتی ہے۔

- یہ لڑکا حیدر آبادی ہے
- یہ ایرانی کھجور ہے

3۔صفت عددی : وہ صفت جو اسم کی تعداد کو بتائے "صفت عددی" کہلاتی ہیں۔

- دس آم لے لو
- دو کتابیں لے لو

4۔صفت مقداری : وہ صفت جو اسم کی مقدار کو بتائے "صفت مقداری" کہلاتی ہیں۔

- تن بھر کپڑا
- من بھر روٹی

5۔صفت ضمیری: وہ ضمائر جو صفت کا کام دیتی ہیں "صفت ضمیری" کہلاتی ہیں۔

- تم سا جہاں میں کوئی نہیں
- ایسی موٹر کار میں نے نہیں دیکھی۔

4۔ فعل

فعل کا مفہوم : فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ثابت ہو۔

● حامد دوڑا احسان لکھ رہا ہے ● شاداں ہنس رہی ہے ● سعدیہ گا رہی ہے

● مور ناچ رہا ہے ● شریف دوڑ رہا ہے۔

فاعل وہ اسم ہے جس کے ذریعے کام انجام پاتا ہے یعنی کام کرنے والے کو "فاعل" کہتے ہیں۔

مثال: ● چڑیا چہک رہی ہے ● نور لکھ رہا ہے ● سمیع جا رہا ہے

وہ اسم جس پر فاعل کے فعل کا اثر ہو اس میں مفعول کہلاتا ہے۔ مثال: ● کسی نے خط لکھا ● عرشیہ گیت گا رہی ہے ● احمد نے انور کو مارا

اس طرح ایک جملہ عام طور پر تین اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے

1۔ فعل 2۔ فاعل 3۔ مفعول

جملے کی ترتیب اس طرح ہوگی کہ پہلے فاعل پھر مفعول اس کے بعد فعل آئے گا۔

مثال: نجم السحر سبق پڑھ رہی ہے۔

معنی کے لحاظ سے فعل کے تین قسمیں ہیں

1۔ فعل لازم	2۔ فعل متعدی	3۔ فعل ناقص

1۔ **فعل لازم** : جب کوئی جملہ فعل اور فاعل سے مکمل ہو تو اس جملے کو "**فعل لازم**" کہتے ہیں۔

● بچے کھیل رہے ہیں ● لڑکے کھا رہے ہیں ● لڑکیاں گا رہی ہیں۔

2۔ **فعل متعدی** : جس جملے میں فعل، فاعل اور مفعول پایا جائے تو اسے "فعل متعدی" کہتے ہیں۔

● انیس نے قرآن پڑھا۔ ● حاتم نے غریبوں کو کھانا کھلایا ● اکبر نے سبق پڑھا۔

3۔ **فعل ناقص**: ایسا جملہ جس میں فاعل کے فعل کا اثر دکھائی نہ دے بلکہ اسم کی کیفیت ظاہر ہو "فعل ناقص" کہلاتا ہے۔

● ارشد بیمار ہے ● شیر زخمی ہے۔ ● چارمینار خوبصورت عمارت ہے۔

زمانے کے لحاظ سے فعل کے اقسام تین ہیں

1۔ فعل ماضی	2۔ فعل حال	3۔ فعل مستقبل

1۔ فعل ماضی

وہ فعل جس کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے سے تعلق رکھتا ہو "فعل ماضی" کہلاتا ہے۔

● احمد نے کہا ● صادق نے لکھا

1۔ماضی مطلق	2۔ماضی قریب	3۔ماضی بعید	4۔ماضی استمراری/ناتمام	5۔ماضی شکیہ/احتمالی	6۔ماضی تمنائی
احمد آیا	احمد آیا ہے	احمد آیا تھا	احمد آرہا تھا	احمد آرہا ہوگا	اگر/کاش احمد آیا ہوتا

جدول سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ ماضی میں احمد کے آنے کی چھ صورتیں ہیں

اس طرح فعل ماضی کی چھ صورتیں/ قسمیں ہیں

1۔ فعل ماضی مطلق : وہ فعل جس سے کسی فعل کا کرنا معلوم ہو "ماضی مطلق" کہلاتا ہے۔

2۔ فعل ماضی قریب : وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کو انجام پائے تھوڑا ہی وقت ہوا ہو "فعل ماضی قریب" کہلاتا ہے۔اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ **"ہے"** پر ختم ہوتا ہے۔

3۔ فعل ماضی بعید : وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کو انجام پائے ہوئے بہت دیر ہو چکی ہو "فعل ماضی بعید" کہلاتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ **"تھا"** پر ختم ہوتا ہے۔

4۔ فعل ماضی استمراری/ ناتمام : وہ فعل جس میں کسی کام کا گزشتہ زمانے میں جاری رہنا معلوم ہوتا ہے وہ "فعل ماضی استمراری/ناتمام" کہلاتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ **"رہا تھا"** پر ختم ہوتا ہے۔

5۔ فعل ماضی شکیہ / احتمالی : وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کا گزشتہ زمانے میں ہونا شک واحتمال کے ساتھ ہو" فعل ماضی شکیہ یا احتمالی" کہتے ہیں اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ **"رہا ہوگا"** پر ختم ہوتا ہے۔

6۔ فعل ماضی شرطیہ / تمنائی : وہ فعل ماضی جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں کوئی شک یہ تمنائی پائی جائے اسے "فعل ماضی شرطیہ یا تمنائی" کہتے ہیں اس کی پہچان ہے کہ جملہ **"کاش/ اگر"** سے شروع ہوتا ہے۔

مزید مشقوں کے لئے جماعتِ ہفتم کی درسی کتاب دیکھیں۔

2۔ فعل حال

فعل حال وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا یا کرنا موجودہ زمانہ میں سمجھا جائے۔

مثلاً:- بچے میدان میں کھیلتے ہیں، بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتا ہے، احمد خانہ کھاتا ہے،

دیکھو اوپر کی مثالوں میں کھیلتے ہیں، چمکتی ہے، گرجتا ہے، اور کھاتا ہے۔ایسے فعل ہیں کہ ان میں موجودہ زمانہ پایا جاتا ہے **"فعل حال"** کہلاتے ہیں۔

فعل حال کے چار اقسام

1۔ فعل حال مطلق	**2۔ فعل حال ناتمام/استمراری**	**3۔ فعل حال احتمالی/شکیہ**	**4۔ فعل حال مضارع**

1۔ فعل حال مطلق : وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے **"فعل حال مطلق"** کہلاتا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ جملہ **"تا ہے"** پر ختم ہوتا ہے۔

مثال: ● حامد جاتا ہے ● نور کھانا کھاتا ہے ● حامد خط لکھتا ہے

2۔ فعل حال ناتمام/استمراری : وہ فعل جس میں کسی کام ابھی مکمل نہیں ہوا بلکہ فعل جاری ہے "فعل حال ناتمام" کہلاتا ہے۔اس کی پہچان **"رہا ہے"** پر جملہ ختم ہوتا ہے۔

مثال: ● شان جمع کر رہا ہے ● آدمی آ رہا ہے ● ندیم لکھ رہا ہے ● بچہ سو رہا ہے۔

3۔ فعل حال احتمالی/شکیہ : وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں کرنے یا ہونے میں شک ہو "فعل حال احتمالی" کہلاتا ہے۔اس کی پہچان جملہ **"شاید"** اسے شروع ہوتا ہے۔

مثال: ● وہ آ رہا ہوگا ● بادل گرج رہے ہونگے ● سورج چمک رہا ہوگا۔

4۔ فعل حال مضارع : وہ فعل حال جس میں موجودہ زمانے کے ساتھ ساتھ مستقبل کو بھی بیان کیا جائے "فعل حال مضارع" کہلاتا ہے۔

مثال: ● محنت کرو کامیابی ملے گی (اس جملہ میں حال محنت کرنا ہے کامیابی ملے گی فعل مستقبل ہے۔

● کام کرتے رہو تنخواہ ملے گی

● کھانا کھانے سے پیٹ بھر جائے گا۔

3۔فعل مستقبل

فعل مستقبل :-وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا یا کرنا آئندہ یعنی آنے والے زمانہ میں سمجھا جائے۔

مثلاً:-لڑکے سیر کو جائیں گے،

پرسوں ہم فلم دیکھنے آئیں گے،

ہم موسم گرما میں گلمرگ روانہ ہوں گے،

اوپر کی مثالوں میں "جائینگے، آئینگے، روانہ ہونگے،" میں زمانا آئندہ پایا جاتا ہے جن فعلوں میں زمانہ آئندہ پایا جاتا ہے وہ فعل مستقبل کہلاتے ہیں

فعل مستقبل کے اقسام

1۔فعل مستقبل مطلق	2۔فعل مستقبل مدامی

1۔فعل مستقبل مطلق : وہ فعل جو مستقبل میں فوراًہونا ظاہر ہو "فعل مستقبل مطلق" کہلاتا ہے

- میں کل آؤں گا
- جمعہ کو بارش ہوگی
- کلیم ورزش کرے گا

2۔فعل مستقبل مدامی :اس میں آئندہ زمانے میں کام کا جاری رہنا پایا جائے۔

- جیسے کرتا رہے گا
- چلتا رہے گا

فاعل کے ظاہر ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں

1۔فعل معروف : وہ فاعل جس میں فعل کا فاعل معلوم ہو "فعل معروف" کہلاتا ہے۔

2۔فعل مجہول :فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو "فعل مجہول" کہلاتا ہے

1۔فعل معروف	2۔فعل مجہول
خالد نے خط لکھا،	خط لکھا گیا،
پروین نے نماز پڑھی	نماز پڑھی گئی،
نازنین نے نعت سنائی،	نعت سنائی گئی
ہارون نے سانپ کو مارا	سانپ مارا گیا،

- کالم 1 کے تمام جملوں میں خالد، پروین، نازنین، ہارون اور سلمیٰ فاعل ہیں۔جب جملے میں فعل کا فاعل معلوم ہو تو "فعل معروف" کہا جاتا ہے
- کالم 2 کے تمام جملوں میں خط، نماز، نعت، سانپ، شربت مفعول ہیں۔جبکہ لکھا گیا، پڑھی گئی، سنائی گئی، مارا گیا اور پیا گیا فعل ہیں۔ان جملوں میں فعل تو واقع ہو رہا ہے لیکن فاعل نامعلوم ہے جو مجہول ہے۔

فعل جس میں کسی کام کا ہونا یا نہ ہونا ثابت ہو اس لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں

1۔ فعل مثبت : وہ فعل جس میں کسی کام کا ہونا ثابت ہو "فعل مثبت" کہلاتا ہے۔

2۔ فعل منفی :وہ فعل جس میں کسی کام کا نہ ہونا ثابت ہو" فعل منفی" کہلاتا ہے۔

1۔ فعل مثبت	2۔ فعل منفی
روف نے دیکھا	روف نہیں دیکھا
احمد گھر گیا	احمد گھر نہیں گیا
بچوں نے پڑھا	بچوں نے نہیں پڑھا

فعل میں کسی کو کوئی کام کرنے کا حکم یا منع کیا جائے اس طرح فعل کے دو اقسام ہیں۔

1۔ فعل امر	2۔ فعل نہی
جلدی جاؤ	غصہ مت کرو
تیز دوڑو	جھوٹ مت بولو
استاد کا ادب کرو	پانی ضائع مت کرو
بڑوں کی عزت کرو	غیبت مت کرو
ماں باپ کی خدمت کرو	چغلی نہ کھاؤ

1۔ فعل امر: وہ فعل جس میں کسی کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے" فعل امر" کہلاتا ہے۔

2۔ فعل نہی : وہ فعل جس کے کرنے کا کسی کو روکا جائے "فعل نہی" کہلاتا ہے۔

5۔ متعلق فعل

متعلق فعل ایسے الفاظ ہیں جو فعل کی مختلف کیفیت، حالت اور نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

تم کہاں جارہے ہو ● میں اب نہیں آسکتا ● یہ دیر سے ہی آتی ہے۔

ان مثالوں میں جانا، آنا فعل ہے اور کہاں، اب، دیر متعلق فعل ہیں۔

متعلق فعل کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ وقت یا زماں کے اظہار: فعل کے ساتھ اس وقت یا زماں کے اظہار کے لیے متعلق فعل استعمال کئے جاتے ہیں۔

مثال: اب، کل، سویرے، اچانک، ناگاہ، ایک ایک، جلدی جلدی،

امی جان اب نہیں آسکتے ہیں۔

2۔ مکان یہ جگہ : مختلف جگہوں میں جگہ یا مکان کے اظہار کے لیے کی ایک متعلق فعل استعمال کیے جاتے ہیں۔

مثال: یہاں، وہاں، جہاں، آگے، پاس، باہر، اندر، کدھر، جدھر

● ادھر آؤ ☆کتاب نیچے مت رکھو۔

3۔ طور طریقہ : فعل کے طور طریقے کے اظہار کے کچھ متعلق فعل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال: کیسے، کیوں، جوں، دھیرے، ٹھیک، جھوٹ موٹ، خصوصاً، زیادہ، فوراً، الغرض، من وعن

○ تھوڑا بہت پڑھنا ہمیں بھی آتا ہے۔ ☆ عزیز کو فورا نکلنا چاہیے۔

4۔ تعداد: اس ضمن میں ایک بار، دو بار، اتنا، جتنا، سینکڑوں متعلق فعل استعمال ہوتے ہیں.

مثال: ● تم نے صرف ایک بار پڑھا ہے۔ ● اتنا ہی کھاؤ جتنا ہضم کر سکتے ہو

5۔ اقرار وانکار : کچھ جملوں میں اقرار وانکار کی کیفیت ہوتی ہے اس کے لیے ہاں، جی ہاں، جی نہیں، غالباً،

بے شک، بلاشبہ، البتہ، درحقیقت وغیرہ۔ جیسے متعلق فعل استعمال کیے جاتے ہیں۔

بے شک وہ بڑا رحیم ہے ۔● ہاں میں کامیاب ہوگیا ● شاید وہ مرگیا۔

6۔سبب وعلّت : اس کے لیے چنانچہ ،لہٰذا، کیونکہ ،اس لیے، جیسے **متعلق فعل** کااستعمال کیاجاتاہے۔

● وہ ضدی ہے اس لئے میں اس کا دوست نہیں ہوں۔

● تم یہ کام نہ کرو کیوں کہ یہ حرام ہے۔

7۔مرکب متعلق فعل: کبھی کبھی جملہ میں زور پیدا کرنے کے لئے دو لفظی **متعلق** استعمال کئے جاتے ہیں۔

بعض جملوں میں کئی متعلق فعل بھی لائے جاتے ہیں۔اس سے کلام میں حسن پیدا ہوتا ہے۔

● صبح شام کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے۔

● ایک ایک کر کے مقابلہ کرو

● بارش کہیں تیز تو کہیں آہستہ ہو رہی ہے۔

کلمے کی دوسری قسم حروف یا غیر مستقل کلمہ

1۔ حروف ربط	2۔ حروف عطف	3۔ حروف فجائیہ	4۔ حروف تخصیص

1۔ **حرف ربط۔** :ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے ظاہر کرتے ہیں۔ (کا، کی، کو، نے، سے، پر، تک۔)

- علی کی کتاب میز پر ہے۔ ● محمد کا گھوڑا

حرف ربط کی 4 معروف صورت ہیں

1۔ **حالت فاعلی** : "نے" فاعل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

جیسے علی نے پانی پیا۔ اکبر نے کتاب پڑھی

علامت نے کا استعمال متعدد فعل کی ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید اور ماضی احتمالی کے ساتھ آتا ہے

2۔ **حالت مفعولی** : "کو" مفعول کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: نوکر کو کتاب دو پڑوسن کو سالن دو

3۔ **حالت اضافی** : "کا، کی، کے" دو اسموں کے تعلق ظاہر کرتے ہیں۔

جیسے: ● حالی کی کتاب ● آپ کا کمرہ ● درخت کی جڑ

4۔ **حالت طوری** : "سے" اسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

- آپ کہاں سے آئے ہیں ● تم علی سے بات کرو

بعض اوقات بطور علامات (سے) مفعول بھی استعمال ہوتا ہے۔

حرف ربط کو حروف جار بھی کہتے ہیں۔

2۔ **حروف عطف** : حروف عطف دو اسموں یا دو جملوں کو ملانے کے لیے آتے ہیں۔

- میں تو آگیا مگر وہ نہیں ہے۔
- بادشاہ اور وزیر کھڑے ہیں۔

حرف عطف کی کئی قسمیں ہیں

1۔وصل 2۔تردید 3۔استدراک 4۔استثنا 5۔حرف شرط 6۔حروف علت 7۔بیانیہ

1۔وصل : وصل کے لئے اور،و، کیا، کہ ،یا و غیرہ۔

●جوان اور بوڑھے سب تھے۔ ●شاہ و گدا کھڑے ہیں۔

2۔تردید: نہ نہ، خواہ، چاہے، یا یا غیرہ

وہ حرف جو دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا موقع پر بولے جائیں حروف تردید کہلاتے ہیں۔

●اچھا ہو کہ برا ہو ●خواہ یہ لے لو خواہ وہ لو۔

3۔حرف استدراک : حرف استدراک دو جملوں میں سے کسی ایک میں بیان کیے گئے کسی شبہ کو دور کرنے

کے لیے دوسرے جملے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ہاں، مگر، البتہ، لیکن

●میں نے اسے دیکھا تو نہیں ہاں نام ضرور سنا ہے ●وہ خود نہیں آئے گی البتہ اپنے بھائی کو بھیجے گی۔

4۔حرف استثناء : جو حروف ایک چیز کو دوسری سے جدا کریں۔

مثلاً: اس کے سوا کس سے فریاد کریں۔● بجز اللہ ہمارا کون ہے ؟

بجز، سوا، ماسوا، پھر، مگر حرف استثنا ہیں۔

5۔حرف شرط : یہ حروف کسی شرط کے لیے بولے جاتے ہیں۔

●اگر تم محنت کرتے تو پاس ہو جاتے۔

6۔حروف علت: یہ حروف جملے میں کسی وجہ کو یا سبب کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔

●دیر سے پہنچا کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔ ☆چنانچہ، لہذا، پس، چونکہ، تا کہ، اس لیے، کیونکہ۔

8۔حروف بیان : وہ حروف جو کسی وضاحت کے لیے استعمال ہو۔ کہ اور یعنی حروف بیان ہیں۔

●امجد یعنی تمہارا نوکر وہاں موجود تھا۔ ●باپ بیٹے سے کہا کہ سبق سناو۔

3۔**حرف فجائیہ** :وہ کلمہ یا الفاظ جو دلی خوشی، رنج، تحسین و نفرت کے اظہار کے لیے یکا یک زبان سے نکل جاتے ہیں "حرف فجائیہ " کہلاتے ہیں۔

● سنو! کل جلدی آو۔ ● آئے! بچوں خاموش رہو۔

● معاذاللہ! فجر نہیں پڑھی۔ ● شاباش! اچھے نمبر حاصل کیے۔

حرف فجائیہ صورت لحاظ سے مندرجہ ذیل 6 اقسام ہیں

1۔**ندا** : حروف فجائیہ کی اس سورت **ندا** کہتے ہیں۔ (سنو! ،اجی!)

کسی کو مخاطب کرنے کے لئے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثال: ● سنو! تم کہاں جارہے ہو۔ ● اے خدا! مجھے نیک بنادے۔

2۔**انبساط** :دلی خوشی کے ساتھ نکلنے والے الفاظ ہیں اس صورت کو **انبساط** کہتے ہیں۔

● سبحان اللہ! ● واہ واہ!

● سبحان اللہ! کیا سہانا منظر ہے۔ واہ واہ! آپ نے کیا خوب کہا۔

3۔ **تحسین** :تعریف کے لیے استعمال کیے جانے والے الفاظ شاباش! ماشاءاللہ! اس صورت کو **تحسین** کہتے ہیں۔

● شاباش! تم نے کیا کارنامہ انجام دیا۔ ● ماشاءاللہ! کیا خوبصورت مکان ہے۔

4۔ **نفرین** : نفرت کے اظہار کے لیے استعمال کیے جانے والے الفاظ نعوذ باللہ!،تف! صورتوں کو **نفرین** کہتے ہیں۔

نعوذ باللہ! مجھے بری عادتوں سے نفرت ہے۔

●تف ہے! تمہاری بری عادتوں پر۔

5۔ **تنبیہ اور تعجب**: تنبیہ اور تعجب کے لئے استعمال کیے جانے والے الفاظ خبردار! اور ارے! اس صورت **تنبیہ اور تعجب** کو ظاہر کرتی ہے۔

● خبردار! آئندہ ایسے حرکت مت کرو۔ ● ارے! تم نے یہ کیا کردیا۔

6۔ایسے الفاظ جو **رنج وتاسف** کے لیے استعمال ہوتے ہیں اس صورت رنج وتاسف کہتے ہیں۔

●اف! گرمی بہت تیز ہے ● افسوس! محنت کے باوجود کامیابی نہ مل سکی۔

ایسے الفاظ جو بے ساختہ زبان سے ادا ہوتے ہیں ان کی مختلف صورت ہیں جیسے ندا، خوشی وانبساط، تحسین، نفرین، رنج وتاسف اور تنبیہ و تعجب وغیرہ حروف فجائیہ کہلاتے ہیں۔

4۔ حرف تخصیص : ایسے حروف جو کسی اسم یا ضمیر یا فعل کے ساتھ آتے ہیں۔ اوران کی خصوصیت کے معنی معنی پیدا کرتے ہیں **حروف تخصیص** کہلاتے ہیں۔ ("ہی" اور "بھی")

- طیبہ کو کل **ہی** اس کو جانا ہے۔ سنا **بھی** سبق پڑھ رہی ہے۔

3۔ علم نحو

علم نحو وہ علم ہے جس میں کلموں کے باہمی تعلق، ترتیب، تطبیق اور کلام کی معنوی حیثیت اور ساخت سے بحث ہوتی ہے۔

مفرد اور مرکب الفاظ

مفرد الفاظ با معنی لفظ واحد کو **"مفرد لفظ"** کہتے ہیں

مرکب لفظ دو لفظوں کا با معنی مجموعہ **"مرکب لفظ"** کہلاتا ہے۔

اس طرح لفظ کی دو قسمیں ہیں

1۔ مفرد لفظ

2۔ مرکب لفظ

حصہ الف	**معنی**		**حصہ ب**	**معنی**
قوس	کمان		قوس قزح	دھنک
گل	پھول		گل عذار	نرم مرغزار
شاد	خوشی		شاد کام	اچھا کام

حصہ الف کے الفاظ مفرد ہیں جو اپنا مکمل معنی دے رہے ہیں جبکہ حصہ ب کے الفاظ دو لفظوں سے مرکب ہیں۔

دونوں لفظ ملکر ایک مکمل معنی دے رہے ہیں۔

مفرد الفاظ	شخصیت	مضمون	شاداں	اساتذہ
مرکب الفاظ	گلستاں	گلبدن	سنہری کرن	نمودار

مرکب الفاظ کی دو قسمیں

1۔ مرکب اضافی   2۔ مرکب غیر اضافی اضافی

1۔ مرکب اضافی : ایک اسم کا تعلق دوسرے اسم، صفت یا فعل سے جوڑنے کو **"مرکب اضافی"** کہتے ہیں۔

(مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو مرکب اضافی کہتے ہیں)۔

مضاف : جس کا تعلق جوڑا جائے اسے مضاف کہتے ہیں۔

مضاف الیہ : جس کے ساتھ تعلق جوڑا جائے مضاف الیہ کہتے ہیں۔

● دل کا دیا ● عادل کی عدالت ● منظر کی کدورت ● دھرتی کی پیاس۔

مندرجہ بالا الفاظ میں دیا کا تعلق دل سے، عدالت کا تعلق عادل سے، قدرت کا منظر سے اور پیاس کا تعلق دھرتی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ ایسے تعلق کو دو اسموں یا ضمیر کے درمیان واقع ہو 'اضافت' کہتے ہیں اور جس کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے اسے "مضاف الیہ" اور جس کا تعلق ظاہر کیا جائے اسے "مضاف" کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں میں دل، عادل، منظر اور دھرتی "مضاف الیہ" ہے جبکہ دیا، عدالت، کدورت اور پیاس "مضاف" ہیں۔

ترکیب اضافی کے لیے استعمال ہونے والے حروف کا، کی، کے، "حروف اضافت" کہلاتے ہیں اور 'زیر' "علامت اضافت" کہلاتا ہے علامت اضافت یعنی 'زیر' کو "علامت کسرہ" بھی کہتے ہیں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
آزادی کا دن	یومِ آزادی
تعمیر کا فن	فنِ تعمیر
ذکر کے قابل	قابلِ ذکر
مغفرت کی دعا	دعائے مغفرت

حصہ الف اور **حصہ ب** کے تمام الفاظ **مرکب اضافی** ہیں اور معنی و مفہوم کے لحاظ سے یکساں ہیں فرق یہ ہے کہ **حصہ الف** کے الفاظ میں دن کا آزادی سے، فن کا تعمیر سے، ذکر کا قابل سے اور دعا کا مغفرت سے تعلق ظاہر کرنے کے لئے 'کا' 'کی' 'کے' وغیرہ الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ **حصہ ب** کے الفاظ میں **مضاف** اور **مضاف الیہ** کے تعلق سے ظاہر کرنے کے لئے **زیر** کا استعمال کیا گیا ہے جو کا، کی، کے، معنی پیدا کرتے ہیں۔

علامتِ اضافت والے الفاظ		**علامتِ کسرہ کے الفاظ**	
گھر کا آدمی	چھ روپیہ کی لکڑی	اہلِ محفل	آبِ زمزم
چکن کے کرتے	گھر کا خرچ	نا قابلِ فہم	راہِ عمل
مہینے کی پہلی	مکان کا کرایہ	مضامینِ فرحت	دلِ بے رحم
کتوں کا راتب	مہینے کی تنخواہ	مالِ مفت	قابلِ استعمال
سورج کی روشنی	دھوبی کی اجرت	شبِ فراق	بالِ جبرائیل

2۔ مرکب غیر اضافی: دو یا دو سے زائد الفاظ کو ایک ہی معنی و مفہوم کے لئے جوڑنا "مرکب غیر اضافی" کہلاتا ہے۔

● جدوجہد، ● قوم پرست ● ترقی پسند ● انسانیت دوست

مندرجہ بالا کے الفاظ دو لفظوں سے مرکب ہے ایک مکمل معنی مفہوم کی ادائیگی کے لئے بعض وقت دو یا دو سے زائد الفاظ کا سہارا لیتے ہیں۔

مرکب غیر اضافی کی سات سور تیں ہیں

1 ۔ مرکب امتزاجی

2 ۔ مرکب توصیفی

3 ۔ متضاد المعنی

4 ۔ ہم معنی/ مترادف 5۔ قریب المعانی 6۔سابقہ 7۔ لاحقہ

1۔مرکب امتزاجی : وہ مرکب جو دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بننے والے اسم کو گرامر کی زبان میں "مرکب امتزاجی" کہا جاتا ہے۔

مثال: اکبر علی، محمد عمران، اختر عباس، عرفان احمد خان، فیصل آباد ، وزیر آباد وغیرہ

2 ۔مرکب توصیفی : جو مرکب صفت اور موصوف سے مل کر بنے اس کو "مرکب توصیفی" کہتے ہیں۔

- شریف انسان
- نیک آدمی
- شریر لڑکا
- کالے کپڑے

اوپر کی مثالوں میں انسان کو شریف، آدمی کو نیک، لڑکے کو شریر، پر کپڑے کو کالے کے ساتھ وصف کرنے کے لیے جوڑا گیا ہے۔یعنی شریف، نیک، شریر، کالے الفاظ صفات ہوتے ہیں۔انسان، آدمی، لڑکا اور کپڑے تمام الفاظ موصوف ہیں۔

الفاظ	موصوف	صفت
خوشبودار پھول	پھول	خوشبودار
قدیم عمارت	امارت	قدیم
اونچی دیوار	دیوار	اونچی
بوڑھا آدمی	آدمی	بوڑھا
اچھی کتاب	کتاب	اچھی

3 ۔متضاد المعنی: جب کسی مرکب لفظ میں دو الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہوں تو "متضاد الفاظ" کہلاتے ہیں۔

ایسے الفاظ جو 'و' عطف کے ساتھ اپنی ضد کے ساتھ استعمال ہوں "متضاد الفاظ" کہلاتے ہیں۔

نشیب و فراز	ابتداء و انتہا
اول و آخر	عرش و فرش
شکست و فتح	اجالا و اندھیرا
ادنی و اعلی	موت و زیست
گراں و ارزاں	تکلیف و راحت

نوٹ: مزید الفاظ کے لئے آٹھویں اور دسویں جماعت کی درسی کتاب کا مطالعہ کریں۔

4 ۔ہم معنی/ مترادف: اگرایک مرکب لفظ میں دونوں الفاظ ایک ہی معنی ومفہوم رکھتے ہوں ایسے الفاظ "ہم معنی یامترادف" کہلاتے ہیں۔

- خط۔پتر
- ثمر۔ پھل
- شبنم۔اوس
- پیرہن۔کرتا
- مرض۔بیماری
- مسند۔کرسی
- زلزلہ۔بھونچال
- فلک۔آسمان
- دکھ۔درد
- جنگل۔صحرا
- زمین۔دھرتی
- چشمہ۔آئینہ

5 ۔قریب المعنی: ہر دولفظ کی جوڑی سے صرف ایک لفظ کے مکمل معنی ومفہوم ادا ہوتے ہیں۔اگران کو علٰحدہ علٰحدہ کردیاجائے تو دوسرے لفظ کا مکمل مفہوم ادانہیں ہوگا۔" قریب المعنی" کہلاتے ہیں۔

جب دوالفاظ مل کرایک ہی مفہوم ادا کرتے ہیں اور دونوں قریب قریب کے معنی رکھتے ہیں تو قریب المعنی کہلاتے ہیں۔

- کام کاج
- رہن سہن
- چال چلن
- آن بان
- ٹال مٹول
- بول چال
- آئے دن
- رہی سہی
- ٹیڑھی میڑھی
- سجی سجائی
- حساب کتاب۔

6۔سابقہ: بامعنی لفظ یااسم کے شروع میں دوسرا حروف یالفظ جوڑنا"سابقہ " کہلاتاہے۔

- بے حال
- بے دم
- ہم خیال
- ہم سفر
- خوش حال
- خوش نصیب۔

اوپر کے تمام الفاظ مرکب ہیں اور مکمل معنی ومفہوم ادا ہورہے ہیں خط کشیدہ الفاظ کو شروع میں جوڑ کر معنی میں وسعت کیاپیدا کیاجارہاہے۔

- خوش آمدید
- دربدر
- خوش اخلاق
- بے حساب
- لامحدود
- ان پڑھ
- ہم سفر
- ان دیکھا
- ان سنی

ان سابقوں کے ساتھ مناسب لفظ کو جوڑ کر مکمل لفظ بنائیے

- خوش حال
- نیم حکیم
- باادب
- نااہل
- پیش خیمہ
- پس پردہ
- ہم جماعت
- نیک خصلت
- خوب رو
- زیر قدم

7۔لاحقہ : لفظ یااسم کے بعد دوسرا حروف یالفظ کا جوڑنا"لاحقہ " کہلاتاہے۔

- دل دار
- شان دار
- کتب خانہ
- دیوان خانہ
- عقل مند
- دولت مند
- عطرفروش
- میوہ فروش

اوپر کے تمام مرکب الفاظ میں مکمل معنی مفہوم ادا ہورہے ہیں اگر دل کو دار سے، کتاب کا خانہ سے، عقل کو مند سے، مکان کو دار سے الگ کردیا جائے تو مفہوم بالکل بدل جائیگا۔

ترکیب اضافی:

کسرہ یا ہمزہ سے جڑے ہوئے الفاظ کو **"ترکیب اضافی"** کہتے ہیں۔

دردِدل، پاسِ وفا، جذبۂ ایمان، ہونا ہے

آدمیّت ہے یہی اور یہی انساں ہونا

دردِدل، پاسِ وفا

ان میں سے ہر پہلے لفظ کے نیچے ایک زیر لگائی گئی ہے۔اسی زیر کی وجہ سے دوالفاظ ایک دوسرے سے جڑ گئے ہیں۔اس جوڑنے والے زیر کو **"کسرہ اضافت"** کہتے ہیں۔

جزبۂ ایمان

جب کوئی لفظ ہمزہ کے ذریعے دوسرے لفظ سے جڑ جائے تو اسے **"ہمزہ اضافت"** کہتے ہیں۔

دردِدل= دل کا درد پاسِ وفا= وفا کا پاس جذبۂ ایمان= ایمان کا جذبہ

معنی کے لحاظ سے آخری لفظ پہلا اور پہلا لفظ آخری بن گیا۔

زیر اور ہمزہ، 'کا' سے بدل گیا۔

مزید مثالیں : گردشِ فلک، روزِ قیامت، راہِ حق، رازِ الفت، شریکِ حیات، آبِ حیات

جملہ

جس طرح حروف کے مجموعہ سے لفظ بنتا ہے اسی طرح لفظوں کے با معنی مجموعے سے جملہ بنتا ہے

جملہ : الفاظ کے ایسے مسلسل مجموعے کا نام ہے جس سے کچھ معنی و مفہوم ادا ہوتا ہو **"جملہ"** کہلاتا ہے۔

جیسے :- احمد ارد و پڑتا ہے۔ شادان کتاب پڑھتی ہے۔

جملے کے دو جز ہیں

انور بیمار ہے۔

پہلا جز:-انور

دوسرا جز:-بیمار ہے

ان دونوں جز کو جملے کے عناصر کہتے ہیں۔ ہر جملہ دو عناصر سے مکمل ہوتا ہے۔

جملے کے دو عناصر

1 -مبتداء	2۔ خبر

انور: پہلا جز جو مبتداء ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ **مبتدا** ہمیشہ شروع میں ہوتا ہے ہے۔

بیمار ہے: دوسرا جز ہے جو خبر ہے۔۔۔۔۔ **خبر** ہمیشہ مبتدا کے بعد آتا ہے۔

نوٹ :- مبتدا ہمیشہ اسم یا ضمیر ہو گا جو فاعلی حالت میں ہو گا جبکہ خبر اسم، صفت یا فعل ہونگے۔

جیسے : وہ پڑھتا ہے۔

اس جملے میں "وہ" مبتداء ہے ضمیر ہے اور فاعلی حالت میں ہے۔

"پڑھتا ہے" خبر ہے فعل ہے اور خبری حالت میں ہے۔

جب مبتداء کی مزید وضاحت کے لئے کوئی لفظ آئے تو اس کو **"توسیع مبتداء"** کہتے ہیں۔

☆ شہر حیدر آباد خوبصورت ہے۔

اس جملے میں حیدر آباد میں مبتداء ہے اس کی مزید وضاحت کے لیے "شہر" کا اضافہ کیا گیا ہے جو **"توسیع"** ہے۔

شہر مکہ میں اونچے اونچے مکانات اور عالیشان مساجد ہیں۔

اسکولی طلباء اپنے ہم جماعت کے ساتھ بیت بازی کر رہے ہیں۔

☆خبر کی وضاحت کے لیے کوئی لفظ کا استعمال ہو تو اسے **"خبر کے توسیع"** کہتے ہیں۔

احمد چار آم کھایا۔

اس جملے میں "احمد" مبتداء ہے جبکہ "آم کھایا" خبر ہے اور "چار" خبر کی توسیع ہے۔

حامد روزانہ اپنے دوستوں کے ساتھ اسکول جاتا ہے۔

میں اور میرے محلے والے اس پرانے کنویں سے پانی پیتے ہیں۔

حیدر آباد کو محمد قلی قطب شاہ نے چار سو سال قبل بسایا تھا۔

معنی کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔

1–جملہ خبریہ

2–جملہ انشائیہ

1 - جملہ خبریہ : وہ جملہ جس میں کسی واقع یا حالت یا کیفیت کی خبر دی جائے۔اور اس میں سچ اور جھوٹ کا گمان پایا جائے **"جملہ خبریہ"** کہلاتا ہے۔

مثال: نجم السحر سبق پڑھ رہی ہے

اس جملے میں نجم السحر کے سبق پڑھنے کی خبر دی جا رہی ہے اس میں سچ اور جھوٹ کا گمان ممکن ہے۔

☆ ارشد بیمار ہے ☆ چاند چمک رہا ہے ☆ اذان کی آواز آرہی ہے

☆ آج گرمی بہت ہے

☆ دہلی خوبصورت شہر ہے

☆گلاب سرخ رہے ☆ لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں۔

2 – **جملہ انشائیہ** : وہ جملہ جس میں کہنے والے کا دلی منشاء یا جذبات ظاہر ہوں اور اس میں سچ و جھوٹ کا گمان نہ ہو "**جملہ انشائیہ**" کہلاتا ہے۔

ارے! بچو کدھر گئے۔

تم پابندی سے اسکول جاؤ۔

شاباش تم نے اچھا کام کیا۔

نجم السحر سے کہو کہ وہ سبق پڑھے۔

صورت کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں

1 -مفرد جملہ

2 -مرکب جملہ

1 – **مفرد جملہ** : جب کسی جملے میں ایک مبتدا اور ایک خبر ہو تو "**مفرد جملہ**" کہلاتا ہے۔

احمد محنت سے پڑتا ہے

"احمد" مبتدا ہے

"محنت سے پڑتا ہے" خبر ہے

2 – **مرکب جملہ** : جب دو یا دو سے زیادہ مفرد جملے مل کر کسی ایک مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو ایسے جملے کو "**مرکب جملہ**" کہتے ہیں۔

احمد محنت سے بڑھتا ہے کیونکہ وہ کامیابی حاصل کر سکے۔

4۔ علم بیان

علم بیان: خوب سے خوب تر کی تلاش انسانی فطرت ہے چنانچہ خوبصورت اور اچھی چیز کو بھی انسان طرح طرح سے آراستہ کر کے اس کے حسن کو مزید چار چاند لگانے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں حسن و خوبی پیدا کر کے اس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

علم بیان شعری محاسن کو اجاگر کرنا اس سے لطف اندوز ہونا "علم بیان" ہے۔

علم بیان کی چار قسمیں ہیں

1۔ تشبیہ 2 ۔استعارہ 3 ۔مجاز مرسل 4 ۔کنایہ

1۔ تشبیہ: ایک شئے کو دوسری شئے کے مثل قرار دینا **"تشبیہ"** کہلاتا ہے۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں لب کی نازکی کو گلاب کی پنکھڑی کے مثل قرار دیا جارہا ہے

اس شعر میں لب **مشبہ** ہے اور گلاب کی پنکھڑی **مشبہ بہ** اور کی، سی **حروف تشبیہ** ہیں۔اور نازکی **وجہ تشبیہ** اور پورا شعر جس مقصد کے لئے بیان کیا جارہا ہے وہ **غرض تشبیہ** ہے۔

ارکان تشبیہ پانچ ہیں

مشبہ : مشبہ جس چیز کو تشبیہ دی جائے مشبہ کہلاتا ہے

مشبہ بہ: ہ چیز جس سے تشبیہ دی جائے مشبہ بہ کہلاتا ہے

حروف تشبیہ: جس سے معلوم ہو کہ تشبیہ دی گئی ہو

وجہ تشبیہ : وہ وصف جس کے لئے تشبیہ دی گئی ہو۔

غرض تشبیہ: پورا شعر جس مقصد کے لئے بیان کیا جارہا ہے وہ غرض تشبیہ ہے۔

چاندنی رات اور یہ پر خواب فضائیں

ایک موج طرب کی طرح بے تاب فضائیں

اس شعر میں شاعر وادی گنگا کی چاندنی رات کی فضاؤں کو موج طرب سے تشبیہ دے رہا ہے

جگنو کی روشنی ہے کاشانہ چمن میں

یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

اس شعر میں جگنو کو شمع کے مثل قرار دیا جا رہا ہے

ان اشعار میں مشبہ اور مشبہ بہ کی نشاندہی کیجئے

یوں برچھیاں تھیں چار طرف اس جناب کے

جیسے کرن نکلتی ہے گرد آفتاب کے

فلک پر اس طرح چھپ رہے ہیں ہلال کے گرد و پیش تارے

کہ جیسے کوئی نئی نویلی جبیں سے افشاں چھڑا رہی ہے

2 - **استعارہ**

استعارہ کے لغوی معنی مستعار (ادھار) لینے کے ہیں مگر اصطلاح شعر میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا علاقہ حرف تشبیہ کے بغیر ہو۔

جیسے؛ زید شیر ہے۔

لفظ کے اصلی معنی کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال کرنا "**استعارہ**" کہلاتا ہے

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

رن ایک طرف ہے چرخ کہن کانپ رہا ہے

یہاں پر شیر سے مراد حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں یہاں شیر حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

تشبیہ اور استعارہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ تشبیہ میں مشبہ کو مشبہ بہ کے مثل قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ استعارہ میں مشبہ کو بعینہ مشبہ بہ قرار دیا جاتا ہے۔

مثلاً: خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ میں نے پھول جیسی لڑکی دیکھی تو یہ تشبیہ ہوگی۔ اس کے برخلاف کوئی یوں کہے کہ میں نے پھول دیکھا تو اسے "**استعارہ**" کہیں گے۔

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی

نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن میں

اس شعر میں چاند سے مراد جگنو ہے جو مستعار لیا گیا ہے نہ کہ حقیقی چاند۔

ہم نے بھی سیر کی تھی چمن کی پر اے نسیم

اڑتے ہی آشیاں سے گرفتار ہم ہوئے

اے شمع تیری عمر لبمی ہے ایک رات

ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار

3 - مجاز مرسل

جب کسی لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کر کے صرف مجازی معنی میں استعمال کیا جائے تو "مجاز مرسل" کہلاتا ہے۔

جب ہاتھ اس کی نبض پر رکھا طبیب نے

محسوس یہ کیا کہ بدن میں لگی ہے آگ

اس شعر میں آگ سے مراد بدن کی حرارت ہے نہ کہ حقیقی آگ اور حقیقی معنی مراد لیا بھی نہیں جاسکتا۔

4 - کنایہ

کلام حقیقی معنی چھوڑ کر مرادی معنی لینا "کنایہ" کہلاتا ہے اور حقیقی معنی بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

کہنا کہ دیارِ غربت میں اک غمزدہ روتا رہتا ہے

دن رات تمہاری فرقت میں منہ اشکوں سے دھوتا رہتا ہے

گلہائے محن کو آنسو کے تاروں میں پروتا رہتا ہے

اے ابر رواں، جاسوئے وطن جاسوئے وطن

اس بند میں "اشکوں سے منہ دھونا اور آنسوؤں کے تار پرونا" کنایہ ہے

طالع سے کسے تھی ایسی امید

نکلا ہے کدھر سے آج خورشید

مری آبرو بھی تیرے ہاتھ ہے

مری زندگانی تیرے ہاتھ ہے

گر کہے کوئی یا علی حیدر

بھاگے کانوں میں انگلیاں رکھ کر

صنائع وبدائع

لفظی و معنوی خوبیوں کے ذریعے شعر میں حسن پیدا کرنا "صنائع وبدائع" کہلاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں

1۔ صنائع معنوی

2۔ صنائع لفظی

1۔ صنائع معنوی: کلام میں ایسے الفاظ کا لانا جن سے کلام کی معنوی خوبیاں بڑھ جاتی ہیں، صنائع معنوی کہلاتی ہے۔

صنعت تضاد

کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہوں **"صنعت تضاد"** کہتے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حسن　　　آغاز ہے عشق، انتہا حسن

مندرجہ بالا شعر میں دو لفظ "آغاز" اور "انتہا" آئے ہیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں اسے "تضاد" کہتے ہیں

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے　　　عمریوں ہی تمام ہوتی ہے

یہ اندھیرے کے تذکرے کب تک　　　دوستو! روشنی کی بات کرو

اہلِ محفل اداس بیٹھے ہیں　　　اب کوئی دل لگی کی بات کرو

بات جب ہے کہ دشمنوں سے بھی　　　جب کرو دوستی کی بات کرو

پھول مرجھا گئے تو کیا غم ہے　　　کھلنے والی کلی کی بات کرو

صنعت مراعات النظیر

ایک ہی شعر میں دو باہم مناسبت رکھنے والے الفاظ کا استعمال **"صنعت مراعات النظیر"** کہلاتا ہے

یہ اشک کہاں جائیں گے دامن مجھے دے دے　　　اے بادِ بہاری میرا گلشن مجھے دے دے

اے دل کے مکیں دیکھ یہ دل ٹوٹ نہ جائے　　　کاسہ میرے ہاتھوں سے کہیں چھوٹ نہ جائے

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے　　　ساقی کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

صنعت کنایہ

کلام میں حقیقی معنی چھوڑ کر مرادی معنی لیا جائے تو **"صنعت کنایہ"** کہلاتا ہے۔

کہنا کہ دیار غربت میں اک غمزدہ روتا رہتا ہے   دن رات تمہاری فرقت میں منہ اشکوں سے دھوتا رہتا ہے

گلہائے محن کو آنسوؤں کے تاروں میں پروتا رہتا ہے   اے ابر رواں جاسوئے وطن، جاسوئے وطن

اس بند میں اشکوں سے منہ دھونا اور آنسوؤں کے تار پرونا "کنایہ" ہے۔آنسوؤں کی جھڑی لگانے سے یا مسلسل رونے سے۔

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہوگئے   موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفاک ہوگئے

لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس   سورج کے شہ پہ تنکے بھی بے باک ہوگئے

صنعت ایہام

جب کلام ایسے لفظ استعمال کیا جائے جس کے دونوں معنی مراد لیئے جاسکتے ہیں **"صنعت ایہام"** کہلاتا ہے۔

آنکھیں دکھلاتی ہیں تماشہ   ارباب غرض کو پتلیوں کا

اس شعر میں لفظ پتلی کے دو معنی لیے جاسکتے ہیں۔ایک پتلی بمعنی **آنکھ کی پتلی** دوسرا پتلی **بمعنی گڑیا**

میکش کو ہوس ایاغ کی ہے   پروانے کو لو چراغ کی ہے

مبالغہ

کسی کی تعریف یا تذلیل کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا **"صنعت مبالغہ"** کہلاتا ہے۔

تارے آنکھیں جھپک رہے تھے   تھا بام پہ کون جلوہ گر رات

شعر میں شاعر نے محبوب کی خوبصورتی کو پیش کرنے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔

حسن تعلیل

شعر میں کسی ایسی بات کو وجہ قرار دینا جو حقیقت میں اس کی وجہ نہ ہو **"حسن تعلیل"** کہلاتا ہے۔

پیاسی جو تھی سپاہ خدا تین رات کی   ساحل سے سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی

شاعر فرات کی موجوں کا ساحل سے ٹکرانے کی وجہ سپاہ خدا کی پیاس بتا رہا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

تجاہل عارفانہ

کسی بات کو جانتے ہوئے بھی اس سے انجان رہنا **"تجاہل عارفانہ"** کہلاتا ہے۔

کمر خمیدہ نہیں ہے سبب ضعیفی میں   زمین ڈھونڈ رہا ہوں مزار کے قابل

شاعر کے کمر خمیدہ ہونے کی وجہ ضعیفی ہے مگر شاعر اس سے انجان ہو رہا ہے۔

2۔صنائع لفظی: کلام میں ایسے الفاظ کالانا جن سے صرف لفظی حسن بڑھ جائے،صنائع لفظی کہلاتی ہے۔

صنعت تجنیس

کلام میں ایسے الفاظ کااستعمال جواملامیں تویکساں ہوں مگر معنی الگ الگ ہوں "**صنعت تجنیس**" کہلاتاہے۔

بازو میں نہ تو میرے گرہ باندھ س   مجھاؤں جو پنداسے گرہ باندھ

شعر کے پہلے مصرعے میں شاعر بزبان طائر کہہ رہاہے کہ مرے پروں میں تم گرہ(گانٹھ) مت باندھو بلکہ جو نصیحت کر رہاہوں اس کو گرہ باندھ لو(ذہن نشین کرلو) گویا گرہ باندھنے کے دو معنی ہوئے۔گانٹھ باندھنااور ذہین نشین کرنا۔

یہ بھی نہ پوچھا کبھی صیادنے   کون رہا کون رہا ہوگیا

گلے سے لگتے ہی جتنے گلے تھے بھول گئے   اگرنایاد تھیں ہم کو شکایتیں کیا کیا

صنعت ترصیع

شعر میں دونوں مصرعوں کے الفاظ کو ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے کے ہم وزن استعمال کرنا"**صنعت ترصیع**" کہلاتاہے۔

وحید یگانہ ریاضت میں تھے جنید زمانہ عبادت میں تھے

اس شعر میں شاعرنے دونوں مصروں کے الفاظ کو ترتیب کے ساتھ ہم وزن پیش کیاہے۔

تکرارِلفظی:

بات پر زور دیناہو توالفاظ کی تکرار کی جاتی ہے ایسی ترکیب کو"**تکرار لفظی**" کہتے ہیں

آتے آتے آئے گاان کو خیال   جاتے جاتے بے خیالی جائے گی

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے   جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

6۔ رموزِاوقاف

رموز و اوقاف وہ علامتیں اور نشانیاں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت میں کس جگہ اور کس طرح وقف کرنا ہے۔ رموز، رمز کی جمع ہے جس کا مطلب ہے علامت یا اشارہ جبکہ اوقاف، وقف کی جمع ہے جس کے معنی ٹھہرنے یا رکنے کے ہیں، یعنی رموزاقاف یا علامات وقف اُن اشاروں یا علامتوں کو کہتے ہیں جو کسی عبارت کے ایک جملے کے ایک حصے کو اس کے باقی حصوں سے علاحدہ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔اردو، انگریزی یا دوسری زبانوں کے قواعد میں ان اوقاف اور علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو مفہوم کچھ سے کچھ بلکہ بعض اوقات تو اس کے بالکل اُلٹ ہو جاتا ہے جہاں ٹھہرنا یا وقفہ کرنا ہو ان کے لیے اردو میں درج ذیل رموزاوقاف استعمال ہوتے ہیں۔

1. ختمہ،خط فاصل full stop (۔)
2. سکتہ comma (،)
3. وقفہ(Semicolon)
4. رابطہ (:) colon
5. سوالیہ note of interrogation (؟)
6. تفصیلیہ colon with dash (:-)
7. ندائیہ یا فجائیہ note of exclamation (!)
8. قوسین bracket( )
9. واوین inverted commas(“ ”)

1۔ختمہ :ہر جملے کے آخر میں یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔

- میں کالج گیا تھا۔

مخففات کے ہر طرف کے بعد یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔اور ایک سے زیادہ مخففات ہوں تو ہر مخفف کے بعد ختمہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

بی۔اے ایم۔اے پی ۔ایچ۔ڈی

2۔سکتہ : یہ سب سے چھوٹا وقفہ ہے جسے انگریزی میں کاما کہتے ہیں اردو میں زیادہ تر سکتہ کے لئے کاما ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً: اگر تین الفاظ ایک ہی قسم کے ہوں تو پہلے دونوں الفاظ کے درمیان سکتہ ہوتا ہے اور آخری لفظ سے پہلے و یا اور کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- یہ کتاب مفید،دلچسپ اور آسان ہے۔

الف۔جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ ایک مفہوم میں شامل ہوں اور مسلسل آئیں تو ان کے درمیان سکتہ کا استعمال ہوتا ہے

- حامد نیک،خوبصورت اور چالاک لڑکا ہے۔

ب۔ایک سے زیادہ اسم یا ایک سے زیادہ صفات مسلسل آئیں تو ان کے درمیان سکتہ استعمال کیا جاتا ہے۔

- بھائیو،بہنوں اور عزیز دوستو

ج۔ مختلف ٹکڑوں کے بیچ میں

● صبح ہو کہ شام، دن ہو کہ رات، خدا کو یاد کرنا چاہیے۔

● سونا ہو کہ چاندی، تانبا ہو کہ لوہا، کوئلہ ہو کہ پتھر، سب زمین سے ہی نکلتے ہیں۔

د۔ اسم یا فعل کی تشریح کیلئے درمیان میں کوئی فقرہ لایا جائے تو اس سے قبل یا بعد سکتہ لگایا جاتا ہے۔

● حامد، اصغر کا بیٹا ہے

● احمد چونکہ بھی بیمار ہے، آج مدرسہ نہیں گیا۔

3۔ وقفہ : یہ علامت طویل ٹھہراؤ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

جو بوئے گا؛ وہ کاٹے گا جیسا کروگے؛ ویسا بھروگے

4۔ رابطہ : کسی کی بات نقل کیا جائے، کسی اقتباس کو لکھا جائے، نظم یا نثر یا کسی نکتے کی تشریح کی جائے، کسی کا شعر یا مصرع نقل کیا جائے، الفاظ کے معنی لکھے جائیں تو **رابطہ** (:) کی علامت استعمال کی جاتی ہے۔

● کسی نے کیا خوب کہا: گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

● میر کا شعر: فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

● حباب: پانی کا بلبلہ

5۔ سوالیہ : کسی جملے میں اگر کوئی سوال کیا گیا ہو تو اس جملے کے آخر میں یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔

● وہ کون تھا؟ ● یہ کیا ہے؟

سوال کرنے کے لئے مندرجہ ذیل میں الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں

کون؟ کیا؟ کس؟ کہاں؟ کیسے؟ کب؟ کیوں؟

6۔ تفصیلیہ :- یہ علامت کسی چیز کی تفصیل یا وضاحت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

تفصیلیہ کی مثالیں

- ورزش کے درج ذیل فائدے ہیں:-
- علامہ اقبال فرماتے ہیں:-
- ایک عمدہ غزل میں حسب ذیل خوبیاں ہونی چاہیئیں:-

- علم کے بے شمار فائدے ہیں مثلاً :-

7۔ندائیہ یا فجائیہ (!) :

یہ علامت کسی کو آواز دینے یا پکارنے کے وقت استعمال کی جاتی ہے یا اس علامت کو ایسے الفاظ یا جملوں کے آخر میں لگایا جاتا ہے جن میں کسی جذبے جیسے جوش، غم، نفرت، غصہ، تعجب، حیرانی، خوشی، افسوس، خوف، تنبیہ، تحسین اور تحقیر کا اظہار پایا جاتا ہو۔

ندائیہ یا فجائیہ (!) کی مثالیں

- آہا! بس آگئی۔
- ہائے! یہ کیا ہو گیا
- خبردار! اب ایسی حرکت نہ کرنا۔
- صدر ذی وقار! خواتین و حضرات۔
- افسوس! میرا دوست حادثے میں ہلاک ہو گیا

8۔قوسین ( ) : قوسین یا خطوط واحدانی میں عبارت کے ایسے حصے لکھے جاتے ہیں جو جملہ معترضہ کے طور پر آتے ہیں۔جملہ معترضہ ایسے جملے کو کہتے ہیں جو عبارت میں آجائے لیکن اصل عبارت سے اس کا تعلق نہ ہو بلکہ حوالے کے طور پر اس کا ذکر آئے۔عام طور پر یہ علامت مکالموں اور ڈراموں میں استعمال کی جاتی ہے۔

قوسین ( ) کی مثالیں

- چوہدری اسلم (جو میرے ہم جماعت تھے) آج کل ڈاکٹر ہیں۔
- عوام نے اسے (اگرچہ وہ نااہل تھا) اپنا نمائندہ چن لیا۔
- اشرف علی (جو میرے بچپن کے دوست تھے) آج وہ مجھے اچانک بازار میں مل گئے۔

9۔واوین (" ") :

یہ علامت کسی تحریر کا اقتباس (ٹکڑا) پیش کرتے وقت یا کسی کا قول پیش کرتے وقت اُس قول یا اقتباس کے شروع اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔

واوین (" ") کی مثالیں

- رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو علم سیکھے اور سکھائے۔"
- میں نے اپنے ملازم کو آواز دی: "انور خان!" اُس نے جواب دیا "جی میرے آقا!"
- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔"

کہاوت اور ضرب الامثال

- ضرب المثل یہ کہاوت سے مراد وہ مختصر فقرہ ہے جو بذات خود اپنی جگہ مکمل معنی دار ہوتا ہے لیکن اپنے حقیقی معنوں سے ہٹ کر دوسرے معنوں میں بطور مثال زبان وادب سے رواج پاتا ہے۔ ہر ضرب المثل کہاوت کے پیچھے کوئی نہ کوئی معاشرتی تجربہ یا تہذیبی حقیقت پوشیدہ رہتی ہے۔
- جیسے :-

مرغ کی ایک ہی ٹانگ (اپنی بات کی رٹ)	خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے
گھر کا بھید لنکا ڈھائے	میٹھا میٹھا ہف ہف کڑوا کڑوا تھو تھو
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	چور کی داڑھی میں تنکا
ٹیڑھی کھیر	لیموں نچوڑا
ایک انار سو بیمار	آپ کی جوتیوں کا صدقہ
سوسنار کی ایک لوہار کی	الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے
کوا چلا ہنس کی چال	سر منڈاتے ہی اولے پڑے
مدعی سست گواہ چست	نیکی کر دریا میں ڈال
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	صبح کا پیالہ اکسیر کا نوالہ۔

-

محاورے

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجیے اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی پر غور کیجئے

☆ دھوکا کھانا، دماغ چاٹنا، غم کھانا، غصہ پینا، آسمان چھونا، ٹھکانا لگانا، دریا چڑھنا، دل بیٹھنا۔

یہاں کھانا، چاٹنا، پینا، دکھانا، چھونا، لگانا اور بیٹھنا **فعل** ہیں۔ یہ اصلی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے انہیں **محاورہ** کہتے ہیں۔

☆ محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے ان میں سے جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنی کے بجائے مرادی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو اسے **محاورہ** کہتے ہیں۔ اکثر محاورے ایک **اسم** اور ایک **فعل** سے بنتے ہیں

تارے   گننا   =   تارے گننا

اسم   +   فعل   =   محاورہ

سلسلہ نمبر	محاورے	معنی
1	باغ باغ ہونا	بے حد خوش ہونا
2	چار چاند لگانا	عزت بڑھانا
3	گھر کا چراغ	
4	اونچائی سنائی دینا	زور سے سنائی دینا
5	تیر مارنا	
6	ہکا بکا ہونا	
7	نو دو گیارہ ہونا	بھاگ جانا
8	ناک کٹنا	بے عزت ہونا
9	آسمان سے باتیں کرنا	
10	عید کا چاند ہونا	کبھی کبھار دکھنا
11	اوسان خطا ہونا	حواس گم ہونا
12	**پالا پڑنا**	سابقہ پڑھنا، واسطہ پڑنا
13	پھولے نہ سمانا	بہت خوش ہو جانا
14	دانت کھٹے کرنا	شکست دینا
15	اپنا الو سیدھا کرنا	اپنا مطلب نکال نا
16	ٹال مٹول کرنا	بہانا بنانا
17	پانی میں آگ لگنا	آپس میں لڑنا

بے شرم ہو جانا	آنکھ پانی مرنا	18
بات پر اڑے رہنا	مصر ہونا	19
پکا ارادہ کرنا	کمر کسنا	20
	ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا	21
کسی کا انتظار کرنا	تارے گننا	22
مایوس ہونا ناامید ہونا	خاک میں ملنا	23
	حلق میں کانٹے پڑنا	24
آرام کرنا	آنکھ لگنا	25
حواس اڑ جانا	ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا	26
تسکین ہونا	کلیجہ ٹھنڈا ہونا	27
اطمینان ہونا، سکون ہونا	جان میں جان آنا	28
اپنی حاجت پوری کرنا	کام نکالنا	29
باتیں سننا، دربدر پھرنا	ٹھوکریں کھانا	30
اندھیرا دور ہو جانا	اندھیرا چھٹنا	31
آرزو پوری ہونا	دل کی کلی کھلنا	32
مددکار ڈ جانا	سایہ سر سے اٹھنا	33
	جان پہ بن آنا	34
کسی کے دھوکے میں آجانا	دھوکا کھانا	35
صدمہ اٹھانا	غم کھانا	36
اپنے غصے کو ٹھنڈا کر لینا	غصہ پینا	37
بے وسیلے رزق پہنچنا، گھر بیٹھے دینا، غیبی مدد	چھپر پھاڑنا	38
عقل کا کھو جانا	گھاس کھانا	39
لاعلم رہنا	کورا ثابت ہونا	40
ہڑ بڑاہٹ	بڑبڑانا	41
ایسی باتیں سوچنا جو ممکن نہ ہو	خیالی پلاو پکانا	42
ایسے منصوبے بنانا جو ممکن نہ ہو	ہوائی منصوبے بنانا	43
کچھ نہ کچھ چھوڑنا سب کچھ لوٹنا	دھڑی دھڑی کرکے لوٹنا	44
کسی کی طرف دیکھے جانا، گھورتے رہنا	ٹکٹکی باندھنا	45

متضادالفاظ

الفاظ	ضد		الفاظ	ضد		الفاظ	ضد
آبادی	بربادی		بہادر	ڈرپوک		خمیر	فطیر
دوستی	دشمنی		عرش	فرش		تاریک	نور/ تنور
آزاد	قید		آباد	برباد		نامکمل	مکمل
دور	قریب		خارج	داخل		اوجھل	نظرآنا
بری	اچھی		کڑوا	میٹھا		امیر	غریب
خار	پھول،گل		آکاش	دھرتی		ابد	ازل
بڑھاپا	جوانی		زمین	آسمان		شر	خیر
امیر	غریب		دوری	نزدیکی		ناخوش	خوش
دکھ	سکھ		سپنا	بیداری		جدید	قدیم
محبت	نفرت		غیر	اپنا		آفتاب	مہتاب
آنا	جانا		گورا	کالا		نور	ظلمت
کھونا	پانا		طویل	مختصر		روز	شب
ہنسنا	رونا		شاداب	بنجر،سوکھا		بزدل	شیردل
خوشی	غم		نقصاندہ	فائدہ مند		سورج	چاند
جھوٹ	سچ		نگل	اگل		غربت	غنا
بدی	نیکی		اخراج	اندراج		جلوت	خلوت
گندگی	ستھرائی		لاشعوری	شعوری		اداس	دلگی
برا	اچھا		لیل	نہار		سزا	جزا
کاہل	محنتی		خوش	غمگیں،رنجیدہ		مختصر	طویل
تندرست	بیمار(اپاہج)		دلچسپی	لاپرواہی		سنگدل	رحم دل
صبح	شام		محنت	سستی،کاہلی		جنت	دوزخ
رات	دن		دوستی	دشمنی		ترقی	تنزلی
اجالا	اندھیرا		وقت	آسانی		آغاز	انجام
ٹھنڈا	گرم		سرگوشی	چیخنا		عمدہ	گھٹیا،ناقص
بڑھانا	گھٹانا		حق	ناحق		اندھیرے	اجالے
جاگنا	سونا		مفلسی	امیری		غلط	صحیح
غم	خوشی		مسکراہٹ	رنجیدگی		عقلمند	بیوقوف
انعام	سزا		شہرت	گمنامی		نرمی	سختی
بڑھنا	گھٹنا		ادنی	اعلی		اچھی	بری
مسرت	غم		مصیبت	راحت		گوارا	ناگوار

مترادفات

مترادف	الفاظ		مترادف	الفاظ
انجان	بے خبر		سرسبز	**ہرابھرا**
حیوان	جانور		صحرا	**جنگل**
ارمان	خواہش		فردوس	**جنت**
سامان	چیزیں		خوش نما	**خوبصورت**
انسان	اشرف المخلوقات		گماں	**خیال**
رحمن	رحم کرنے والا		سماں	**موسم**
نادان	بے وقوف		خیال ایک ہونا	**دل مل جانا**
سندر	خوبصورت		عزت دار	**معزز**
برکھا	بارش		خاک	**مٹی**
پون	ہوا		مہمان کو لینے کے لیئے آگے بڑھنا	**استقبال**
دھرتی	زمین		ناز	**فخر**
سپنے	خواب		خواہش	**آرزو**
یکایک	اچانک		سجاوٹ، رونق	**زینت**
بے قرار	تڑپ		چننا	**انتخاب**
بدلہ، جزاء	انعام		گننا	**شمار کرنا**
کٹورا	پیالہ		مناسب	**موزوں**
بہت تیز	چلچلاتی		جھیل	**تال**
تیز	سخت		مزہ	**لطف**
ضرورت مند	حاجت مند		جمع	**اکٹھا**
امانت دار	امانت رکھنے والا		حمایت	**تائید**
جاں نثارا	جان قربان کرنے والا		رانی	**ملکہ**
قیام	سکونت		انداز	**طرز**
تحفظ	حفاظت		ظہرانہ	**دوپہر کا کھانا**
وصال	انتقال		بلاوجہ	**بنا افسوس کے**
جبل	پہاڑ		وجوہات	**سبب**

شروع	افتتاح		اچھی طرح سے	بحسن خوبی
برقی	بجلی		گرم	تپتی
فروخت	بیچنا		رعایا کی فلاح بہبود کے لئے مال	بیت المال
نیک	اچھی		پوشیدہ	چھپا ہوا، پنہاں
دیانتداری	ایمانداری		طلب	مانگ، خواہش
عزت	آبرو		ہمنشین	مصاحبت، مصاحب
دشمن	مخالفت		جنبش	گردش، حرکت
جاں نثار	جاں باز، وفادار		مزرع	کشت، کھیت
شفقت	الفت، پیار		آغاز	ابتداء، شروع
سفید سفید	اجلے اجلے		انجام	نتیجہ، خاتمہ
سرخ سرخ	لال لال		رات	رین، شب
بھینی بھینی	میٹھی میٹھی		قرار	آرام، سکون
چہل پہل	چلنا پھرنا		تلاش	جستجو
خوشی خوشی	خوش خوش		بات چیت	چلانا
ننھے ننھے	چھوٹے چھوٹے		نوالا	لقمہ
دل ہی دل	اندر ہی اندر		تفریح	سیر
ارد گرد	آزو بازو		پریشان	حیران
چپ چپ	خاموش خاموش		خیالی پرندہ	ہما
پالنا پوسنا	پرورش کرنا		دروازہ	در
آہ وزاری	رونا دھونا		ظلمت	اندھیرا
قسمت	مقدر		خورشید	سورج
بربادی	تباہی		فلک	آسمان
مٹی	خاک		شگوفہ	کلی
قہر	غضب		قمر	چاند
حواس	ہوش		انجمن	مجلس
بنیا	آٹا دال بیچنے والا		محل	گھر
بے چینی	بے قراری		تاریکی	اندھیرا

کھٹکا	آواز		آفتاب	سورج
ہوائی منصوبہ	بے کار منصوبہ		گگن	آسمان
پوشیدہ	معمہ		غنچہ	نکلی جان
کفایت	بچت		مہتاب	chand
مرض	بیماری		محفل	مجلس
مسند	کرسی		کاشانہ	گھر
زلزلہ	بھونچال		آفتاب	سورج
فلک	آسمان		گل	پھول
دکھ	درد		غنچہ	کلی
جنگل	صحرا		چمک	روشنی
زمین	دھرتی		امتیاز	اعلیٰ
چشمہ	عینک		کاشانہ	انجمن

ذو معنی

الفاظ	معنی
لوٹا	واضح معنی کے علاوہ معنی ایک ایسا شخص جو مسجد کے لوٹے کی طرح کبھی کسی کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی کسی اور کے ساتھ۔
ہیرا	واضح معنی کے علاوہ معنی عمدہ اوصاف والا شخص
گدھا	واضح معنی کے علاوہ معنی کند ذہن شخص
پیٹ کا تنور	پیٹ کی بوکھ
موتی وچور	مٹھائیاں
ہاتھوں کو تسلیم کرنا	ہاتھوں کا حق جاننا
حسین ایوانوں کے فانوس	امیر طبقہ
جھوٹ کی گندی بستی	ظلم وستم
ظلم وستم کے پیروں کے زنجیر	ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف لڑنے کا جذبہ
ہمارے ہاتھ سچے ہیں	ہمارے ہاتھ کام کرتے ہیں
ہاتھ ہمارے جلتے ہیں	خون پسینہ ایک کرنا/ محنت کی کمائی
ہاتھوں کا ترانہ	مزدوری

اصناف ادب

اصناف نثر

داستان

- عہد جدید سے کل تک جو اردو میں قصّہ گوئی داستان کی صنفی نام سے پہچانا جاتا ہے۔
- ابتدا میں داستان امیرِ ہمزہ یا الف لیلہ جیسی طویل داستانوں کو کافی شہرت ملی۔
- ملا وجہی کی 'سب رس' کو اردو کی پہلی ادبی داستان ہونے کا شرف حاصل ہے۔ داستان کی ایک شناخت مافوق الفطرت عناصر ہے۔
- مافوق الفطرت عناصر کی وجہ سے داستان جو اپنے تخیلاتی قوت کا بھرپور استعمال کرتا ہے۔
- داستانوں میں تہذیب و ثقافت کی حیرت انگیز لوہ گری ملتی ہے۔
- عہد قدیم کی زبان اور جینے کے انداز کو جاننے کے لیے داستانوں کا مطالعہ لازم ہے۔
- تعلیمی ترقی اور مغرب کے اثرات کا سلسلہ قائم ہو گیا تو داستانوں کی پیشکش اور جہری دونوں ختم ہو گیا۔
- قبائلی سماج کی ضرورتوں نے داستانوں کو استحکام بخشا تھا۔
- داستانوں کے ذریعہ تمثیلی انداز میں قصہ بیان کر کے اخلاقی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔
- سب رس تمثیلی طرز داستان کی بہترین مثال ہے۔
- کہانی کی ارتقائی شکل اور رومانی کہانی جس میں خیالی واقعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ حسن و عشق کی رنگینیاں واقعات وحادثات کی عکاسی کہانی کار پیش کرتا ہے۔

ناول

- ناول اطالوی زبان کے ایک لفظ **ناویلا** سے نکلا ہے جس کے معنی نئے کے ہیں۔
- اردو ادب میں ناول انگریزی ادب کی دین ہے۔
- ناول انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عجیب و غریب یا انوکھی یا نرالی چیز ہے۔
- ادبی اصطلاح میں ناول افسانوی ادب کی ایک خاص صنف کو کہا جاتا ہے۔
- ناول انگریزی کے اثر سے اردو میں آئی ہے
- ڈینئل ڈیفو نے " رابنسن کروسو" لکھی اور ناول کے موجد کہلاتے ہیں۔
- ناول کی تعریف اس طرح کیا جاتا ہے "ناول وہ نثری قصّہ ہوتا ہے جس میں جدید صنعتی عہد کے پس منظر میں فرد اور سماجی کشمکش کو دکھایا گیا۔
- ناول زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے
- ناول کا موضوع فرد ہے اور اول سے آخر ناول کا پورا پلاٹ اس فرد یا معاشرے کے گرد گھومتا ہے۔
- اردو ادب میں ناول نگاری کا آغاز ڈپٹی نذیر احمد سے ہوتا ہے جس کو انہوں نے 1869 میں تصنیف کیا اسے پہلے کے نثری تصانیف کا شمار داستان میں ہوتا ہے
- پنڈت رتن ناتھ سرشار کی تصنیف" فسانہ آزاد" میں کسی حد تک ناول کی خصوصیت جھلکتی ہیں
- ناول کے اجزائے ترکیبی پلاٹ کردار، مکالمہ، منظر کشی، نظریہ حیات، پلاٹ۔

مضمون نگاری

- نثر کی اقسام میں مضمون نگاری بھی ہے یہ مضمون حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی شخصیت و سیرت پر مبنی ہے جو آٹھویں جماعت کے درسی کتاب میں ہے۔

سفر نامہ: نثر کی ایک صنف سفر نامہ ہے جس میں مصنف اپنے سفر کے تجربے بیان کرتا ہے

طنز و مزاح: آٹھویں جماعت کا سبق "مہینہ کی پہلی تاریخ" طنز و مزاح پر مبنی ہے

افسانہ

- اردو ادب کے اصناف میں افسانہ کا مرتبہ بہت بلند ہے افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کے کسی ایک واقع بیان ہوتا ہے۔
- یہ ایک نثری تخلیق ہے،
- افسانوں کے کردار ہماری زندگی اور تجربوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔
- اختصار کے ساتھ زندگی کے کسی اہم گوشہ کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔
- افسانہ نگار کا مشاہدہ اور انسانی نفسیات کا مطالعہ گہرا ہوتا ہے۔
- اردو افسانہ نگاروں میں یہ تو بہت سے نام گنوائے جاسکتے ہیں، چند ایک نام جن کے بغیر افسانہ خالی خالی ہی سمجھا جائے گا وہ نام ہیں پریم چند، کرشن چند، راجندر سنگھ بیدی، قرۃ العین حیدر، جیلانی بانو، سلام بن رزاق وغیرہ۔

مختصر افسانہ

- وہ تحریری قصّہ جسے ایک نشست میں پڑھا جائے **مختصر افسانہ** کہا جاتا ہے۔
- عام طور سے یہ تسلیم شدہ ہے کہ فکشن کی سب سے مختصر شکل ہے۔ جس میں قصہ، پلاٹ، کردار، نقطہء عروج، زمان و مکاں کے ساتھ" **وحدتِ تاثر**" کا ہونا لازمی ہے۔
- کامیاب افسانے میں واقعات کی پیشکش میں وحدت تاثر یا واقعاتی مرکز پر اتحاد کے بغیر اچھا افسانہ نہیں لکھا جاسکتا۔
- اس لیے بعض نقادوں نے اسے "**چاول پر قل**" لکھنے کا فن قرار دیا ہے۔
- افسانہ کے اجزائے ترکیبی

1۔ پلاٹ 2۔ کردار 3۔ مکالمہ 4۔ جذبات نگاری 5۔ منظر کشی

"جانور انسان سے ناراض ہیں" یہ سبق ڈاکٹر شبیر صدیقی کی تصنیف "رنگ بدلتے لوگ" سے لیا گیا ہے جو دسویں جماعت کی درسی کتاب میں ہے۔

ڈرامہ

- ڈرامہ ادب کی ایک خوبصورت اور قدیم صنف ہے۔
- ڈرامہ یونانی لفظ "ڈراؤ" سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی عمل کے ہیں
- ڈرامہ ادب کی صنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسا فن ہے جسے اسٹیج پر پیش کیا جاسکتا ہے۔
- دراصل ڈرامے میں قصہ یا کہانی کو کرداروں کے عمل اور مکالموں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔
- ڈرامے کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

1۔ **المیہ:** المیہ میں رنج والم، ہمدردی اجاگر کرتے ہیں۔

2۔ **طربیہ:** طربیہ میں طنز ومزاح جیسے پہلو کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

خطوط نویسی

- خط کو آدھی ملاقات کہتے ہیں۔
- خط کے ذریعہ ہم دور رہنے والے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو کسی اہم واقعہ کسی خاص بات یا کسی کیفیت سے واقف کرواتے ہیں۔
- خط میں سب سے پہلے کاغذ کے اوپر دائیں جانب اپنا نانام و پتہ اور اس کے نیچے تاریخ درج کرنا چاہیے۔
- اس کے بعد کچھ جگہ چھوڑ کر مکتوب الیہ (جسے خط لکھا جاتا ہے) اور القاب لکھے جائیں۔ مکتوب الیہ سے اپنے تعلقات رشتے اور اس کے مرتبے کے اعتبار سے موزوں القاب وآداب استعمال کریں۔
- القاب کے بعد نئی سطر دائیں طرف سے کچھ جگہ چھوڑ کر شروع کرنی چاہیے۔
- خط لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو بات تو کہنا چاہتے ہیں اسے نہایت بے تکلفی کے ساتھ صاف صاف اور واضح الفاظ میں ادا کریں۔ مشکل الفاظ، طویل جملے اور پیچیدہ عبارت ہر گز نہیں لکھنا چاہیئے۔ اگر کئی باتیں کہنا ہوں تو انہیں سلیقے کے ساتھ، ترتیب سے بیان کریں۔ خط کی خوبی یہ ہے کہ اس میں بناوٹ نہ ہو اور یہ معلوم ہو کہ گویا دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کررہے ہیں۔
- اردو میں خطوط نگاری کا قدیم طریقہ غیر ضروری تکلفات، فرسودہ القاب وآداب اور روایتی تمہید وغیرہ کے سبب نہایت مشکل تھا۔ مرزا غالب نے اس قدیم طریقے کو چھوڑ کر صاف اور سلیس انداز میں مکتوب نگاری کا طریقہ اپنایا جو نہایت ہی مقبول ہوا۔

انشائیہ

- " شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا" جماعت دہم کے سبق کتاب "چہرے یاد رہتے ہیں" سے لیا گیا ہے جس کے مصنف ایک مشہور شاعر منور رانا ہیں۔
- انگریزی زبان کے لفظ ایسّے (Essay) کو اردو میں انشائیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
- لفظ انشاء کے معنی "پیدا کرنے" کے ہیں

- انشائیہ کے معنی "ایسی تحریر جو ذہنی اپج کو گرفت میں لاتی ہو۔"
- انشائیہ کسی خاص موضوع کے بارے میں لکھنے والے کے خیالات اور جذبات کے عمل کا پرتو ہوتا ہے۔
- یہ ایک ایسا ادب پارہ ہوتا ہے جس میں بیک وقت موضوع کے بارے میں فکر انگیزی، خیال کی رعنائی، تاثرات کی دلفریب ترجمانی، اسلوب کا نکھار اور تصور کی لطافت سبھی عناصر سموئے ہوئے ملتے ہیں۔
- انشائیہ ہمارے ذہن کو ایک خاص ذوق آگہی بخشتا ہے اور ہمارے جذبات میں ایک انسباط پرور تازگی اور تابناکی پیدا کرتا ہے۔
- انشائیہ کی صنف میں بڑی لچک اور اس کے موضوعات میں بڑی ہمہ گیری اور وسعت ہے۔
- یہ صنف ذہنی بیداری اور سماجی حربے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔
- یہ نثر کی ایک خاص صنف ہے جس میں نفس مضمون کا بیان تخلیقی طور پر ہوتا ہے اور ساتھ ہی ادبی چاشنی بھی برقرار رہتی ہے۔
- انشائیہ کسی بھی موضوع پر لکھا جاسکتا ہے مزاح اس کا خاص جوہر ہے اور دلکشی مصنف کی آزاد خیالی اور بات سے بات پیدا کرنے کی صلاحیت میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

لوک کہانی

- "خدا کے نام خط" سبق جو نویں جماعت میں ہے، یہ ایک اسپینی لوک کہانی پر مشتمل ہے۔ لوک کہانی کسی معاشرے کے افراد میں سنی سنائی جانے والی ایسی کہانی ہوتی ہے جس میں فطرت، انسان اور ماحول کی دوسری تفصیلات کے متعلق روایتوں کو اخلاقی تعلیم و تربیت کی خاطر کہانی کے روپ میں بیان کیا جاتا ہے۔

سوانح حیات

- کوئی بھی شخص اپنی زندگی کے حالات کو کتابی شکل دیتا ہے تو اسے **"آپ بیتی"** کہتے ہیں، اس کو **خودنوشت** بھی کہا جاتا ہے۔
- سوانح حیات میں زندگی کے حالات کی عکاسی کی جاتی ہے۔ اس سے مصنف کے تجربات ہی نہیں بلکہ اس دور کے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔
- اس کے ذریعے دوسروں کو ترغیب ملتی ہے۔
- **"ترغیب"** سبق جو دسویں جماعت میں ہے، سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے عبدالکلام کی خودنوشت سوانح حیات **"پرواز"** سے ماخوذ ہے

خاکہ نگاری

- خاکہ نگاری نثری ادب کی ایک دلکش صنف ہے۔
- خاکہ نگاری کا فن غزل اور افسانے کے فن سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔
- خاکہ نگاری میں غزل اور افسانے کے طرح اشارے کنائے سے کام لیا جاتا ہے۔
- خاکہ نگاری کی بنیادی شرط اختصار ہے۔

- خاکہ نگاری میں کسی شخصیت کے نقوش کچھ اس طرح ابھارے جاتے ہیں کہ اس کی خوبیاں اور خامیاں اجاگر ہو جاتی ہیں، اور ایک جیتی جاگتی تصویر قاری کے سامنے آجاتی ہے۔
- خاکہ نگاری میں ایک ایسی چیز ہے جو اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جس کا خاکہ پیش کیا جارہا ہے اس کی کمزوریاں قاری کے دل میں اس کے لیے نفرت نہیں بلکہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔
- محمد حسین آزاد خاکہ نگاری کے بارے میں اس طرح لکھتے ہیں" خاکہ صفحہ قرطاس پر نوک قلم سے بنائی ہوئی ایک شبیہہ ہے یہ بے جان ساکت اور گم سم نہیں ہوتی یہ بولتی ہوئی متحرک اور پر کیفیت ہوتی ہے۔
- شمیم احمد کرمانی خاکہ نگاری کی تعریف کرتے ہوئے اس طرح لکھتے ہیں کہ " خاکہ نگاری ادب کی ایک صنف ہے جس میں شخصیتوں کی تصویریں اس طرح براہ راست کھینچی جاتی ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن دونوں قاری کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پڑھنے والے نے نہ صرف قلمی چہرہ دیکھا ہے بلکہ خود شخصیت کو دیکھا بھالا اور سمجھا ہوتا ہے۔
- خاکہ نگاری عظیم شخصیتوں کے بارے میں ہی نہیں بلکہ معمولی شخصیتوں کے بارے میں بھی لکھ سکتے ہیں مثال مولوی عبدالحق نے" نام دیو مالی" اور رشید احمد صدیقی نے" کندن" لکھے ہیں۔

اصناف نظم

حمد:

جس نظم میں خدا کی تعریف کی جائے اسے "حمد" کہتے ہیں۔

نعت: جس نظم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی جائے **"نعت"** کہلاتی ہے۔ نعت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف حمیدہ و خصائل جمیلہ کے ساتھ حیات طیبہ کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

مسدس :

مسدس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ موضوع کے مختلف گوشوں کو ایک ایک بند میں پیش کیا جاتا ہے۔ عموماً پہلے چار مصرعوں کا قافیہ اور ردیف ایک ہوتا اور آخری دو مصروں کے قافیے، ردیف ان چاروں سے مختلف ہوتے ہیں۔

دسویں جماعت کے 'نعت' **مسدس مدوجزر اسلام** سے ماخوذ ہے جو شاعر خواجہ الطاف حسین حالی کی لکھی ہوئی ہے۔

قصیدہ:

- شعری اصطلاح میں ایسی نظم کو قصیدہ کہتے ہیں جس میں کسی کی تعریف یا مذمت بیان کی گئی ہو۔
- تشبیہات اور استعارات کے علاوہ مضمون کی بلندی اور زور بیان قصیدے کے لیے لازم ہے۔
- قصیدے میں اشعار کی تعداد کم از کم پندرہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو تک ہوتی ہے۔
- غزل کی طرح قصیدہ کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے اور باقی اشعار کے دوسرے مصرعے مطلع کے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔
- قصیدہ میں بھی غزل کے طرح کئی مطلع لا سکتے ہیں۔

- ❖ قصیدے کے اجزائے ترکیبی اس طرح ہیں۔

1) تشبیہ 2) گریز3) مدح4) مدعا5)دعا

- ❖ قصیدہ صنف عربی سے فارسی میں داخل ہوئی اور فارسی سے اردو میں آئی۔
- ❖ فارسی اور اردو ادب میں قصیدہ درباری ماحول کی پیداوار ہے اس لئے شعراء اس میں اپنے تخیل کا پورا زور لگا دیا۔
- ❖ تخیل کی پرواز، زور بیان، پُر شکوہ الفاظ ہی قصیدے کی جان ہیں۔
- ❖ اردو کے بلند پایہ قصیدہ نگاروں میں مرزا محمد رفیع سودا، شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ اور مرزا غالبؔ کے نام اہم ہیں۔

مناجات:

مناجات کے لغوی معنی "دعا کرنا" ہے۔ اصطلاح میں وہ نظم جس میں خدا کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے بندہ اپنی حاجات کو عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا ہے "**مناجات**" کہلاتی ہے۔

نظم :

نظم کے لغوی معنی دھاگے میں موتی پرونا ہے۔ اصطلاح شعر میں کسی ایک موضوع پر اشعار کو منظّم کرنے کا نام نظم ہے۔ نظم کے تمام اشعار ایک دوسرے سے دھاگے میں موتی کی طرح منظّم و مربوط ہوتے ہیں اسی لیے اس کو "نظم" کہتے ہیں۔

ہیت کے اعتبار سے نظم کے تین قسمیں ہوسکتی ہیں

1۔ **پابند نظم** : ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، **پابند نظم** کہلاتی ہے۔

مثال: "البیلی صبح" جو جوشؔ ملیح آبادی کے مجموعہ کلام "شعلہ و شبنم" سے لی گئی ہے پابند نظم ہے۔

2۔ **نظم معرّا** :ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیہ کی پابندی نہ ہو، **نظم معرّا** کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔

3۔ **آزاد نظم**: ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی ہو اور نہ تمام مصرعوں کے ارکان برابر کے ہوں یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوں **آزاد نظم** کہلاتی ہیں۔

غزل:

1. غزل کے لغوی معنی **عورتوں سے باتیں** کرنا ہے لیکن دور جدید کے شعراء نے صنف غزل میں سیاسی، سماجی، مذہبی اور فلسفیانہ خیالات کو بھی پیش کیا ہے
2. غزل کے پہلے شعر کو **مطلع** کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے اگر غزل کے دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جائے تو **حسنِ مطلع** کہلاتا ہے۔
3. غزل کا آخری شعر **مقطع** کہلاتا ہے۔ جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔
4. غزل کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔ نظم کی طرح ایک شعر دوسرے شعر سے مربوط نہیں رہتا۔ لیکن جب شاعر اپنی بات ایک شعر میں نہیں کہہ پاتا تو اسے مکمل کرنے کے لیے دوسرے اور تیسرے شعر کی بھی ضرورت پیش آتی ہے ان اشعار میں مضمون مکمل ہو جاتا ہے غزل کے ایسے اشعار **"قطعہ بند"** کہلاتے ہیں۔
5. قطعہ بند اشعار کے لیے عام طور پر غزل کے مصروں کے درمیان "ق" بطورِ اشارہ لکھا جاتا ہے۔
6. شعر کا آخری لفظ جس کی تکرار تمام اشعار کے دوسرے مصرعے میں کی جاتی ہے اس کو **ردیف** کہتے ہیں ردیف سے پہلے آنے والے ہم وزن الفاظ کو "**قافیہ**" کہتے ہیں۔
7. جس غزل میں ردیف کی پابندی نہ ہو اُسے **غیر مردف غزل** کہتے ہیں۔

گیت:

1. گیت بنیادی طور پر غزل کی طرح ایک داخلی اور غنائی صنفِ سخن ہے۔اس میں شخصی اور دلی جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔عام طور پر گیت کے موضوع عشق و محبت کے مضامین ہوتے ہیں۔دور جدید نے اس کے موضوعات کو کافی وسعت دی ہے اور اس میں سیاسی، سماجی، معاشی و معاشرتی موضوعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔
2. گیت کی ہیئت غزل سے مختلف ہوتی ہے گیت میں کئی بند ہوتے ہیں ہر بند کے بعد گیت کا پہلا مصرع یا اس مصرعے کا ایک حصہ دوہرایا جاتا ہے۔اس کو **ٹیپ** کا مصرع کہا جاتا ہے۔
3. گیت میں عموماً چار یا پانچ بند ہوتے ہیں اور ان میں تسلسل کے ساتھ ایک ہی خیال کا اظہار ہوتا ہے۔
4. یہ ایک ہلکی پھلکی غنائی شاعری ہوتی ہے۔جس کو دھن پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔
5. زبان سادہ اور عام فہم ہوتی ہے۔
6. گیت میں بحر اور وزن کی سختی سے پابندی نہیں ہوتی البتہ اس کے لئے ایک لیے ضروری ہوتی ہے۔
7. عموماً اس کی بنیاد ہندی بحروں یعنی چھندوں پر رکھی جاتی ہے۔
8. اردو میں گیت کی روایت بہت قدیم ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس کا آغاز امیر خسرو سے ہوتا ہے۔قلی قطب شاہ، ملا وجہی، ولی دکنی نے یہ گیت لکھے ہیں۔
9. نظیر اکبرآبادی کو گیت میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔
10. دور جدید کے اہم گیت نگاروں میں آزاد لکھنوی، حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، میراجی، بیکل اُتساہی کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

دسویں جماعت کا گیت بیکل اتساہی کا **"کلیات بیکل اتساہی"** سے لیا گیا ہے۔

مثنوی:

1. مثنوی کا لفظ عربی لفظ مثنیٰ سے بنا ہے جس کے لغوی معنی دو کے ہیں۔
2. شاعری میں اس صنف کو مثنوی کہتے ہیں جس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔
3. مثنوی میں اشعار کی تعداد پر پابندی نہیں ہوتی ہے اسی لئے مثنوی طویل بھی ہو سکتی ہے اور مختصر بھی۔
4. مثنوی کے لیے ربط اور تسلسل ضروری ہے سلاست اور روانی کے بغیر کوئی مثنوی کامیاب نہیں ہو سکتی، بعض اوقات مثنوی میں فوق الفطرت عناصر کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔
5. **مثنوی سحر البیان** اور **گلزار نسیم** اردو کی بہترین مثنویاں شمار کی جاتی ہیں۔
6. مثنوی نگار شعراء میں سراجؔ اورنگ آبادی، میر تقی میرؔ، میر حسنؔ، مرزا شوقؔ، دیا شنکر نسیمؔ اہم ہیں۔
7. مثنوی "مرغ اور صیاد" کے ذریعے دیا شنکر نسیم نے دانائی کے اہمیت کو بتلایا ہے۔**مرغ اور صیاد مثنوی** گلزار نسیم کا ایک حصہ ہے۔

مرثیہ:

1. مرثیہ اردو کی ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس میں مرنے والے کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔
2. عام طور پر میدانِ کربلا میں شہید ہونے والے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء پر مرثیے لکھے جاتے ہیں ہیں۔
3. ان کے علاوہ مرثیے شخصی بھی لکھے گئے ہیں۔

مثال کے طور پر مہاتما گاندھی کے قتل پر مرثیہ لکھا گیا ہے

مجاز نے لکھا کہ

ہندو چلا گیا نہ مسلمان چلا گیا

انسان کی تلاش میں انسان چلا گیا

4. قدیم اردو کے کلاسیکی سرمائے میں جو مرثیے ملتے ہیں یہ تقریباً تمام تر غزل کی ہئیت کے ہیں۔
5. عصر حاضر میں مرثیہ مسدس کی ہئیت میں لکھا جاتا ہے۔
6. میر انیسؔ اور دبیرؔ مرثیہ گو شعراء ہیں۔

تعلیمی معیارات

1. **سننا، سمجھنا-رد عمل ظاہر کرنا:**

- تقاریر، مذاکرے، اخبار، مواجہہ (interview) وغیرہ کو سن کر سمجھ سکیں اور اپنے خیالات وضاحت کے ساتھ آزادانہ پیش کر سکیں۔
- مقامی فنون لطیفہ کے مختلف ادوار کو دیکھ کر سن کر سمجھ سکیں۔
- ذرائع ابلاغ کے مختلف امور پر معقولانا خیال پیش کر سکے۔
- مختلف کردار کے جذبات کو سمجھ کر ان کے معاون ستوں کو پرکھ سکیں مختلف کردار کے جذبات کو سمجھ کر ان کے مابین سطحوں کو پرکھ سکیں۔
- ادب کے مختلف اصناف کے درمیان فرق کو پہچان کر اپنے خیالات پیش کر سکیں۔
- قدیم ادب کے آسان اشعار اور نثر پڑھیں۔ سنیں اور سمجھ سکیں۔

2. **بولنا:**

- متعارف اصناف ادب کے متعلق اپنی رائے بول سکے۔
- ذرائع ابلاغ کے مختلف پروگراموں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکے۔
- مذاکروں میں حصہ لے سکیں۔
- اختصار کے ساتھ واقعات کو سمجھا سکیں۔
- مخاطب سے آزادانہ سوال کر کے کر معلومات حاصل کر سکیں۔
- اپنے خیالات و تجربات سامنے والے سے بخوبی بول سکیں۔
- خود ساختہ الفاظ میں کہانی کہہ سکے۔
- تقریری مقابلوں میں حصہ لے سکیں۔

3. **پڑھنا-لکھنا:**

- قدیم و جدید ادب کے اشعار نظمیں، کہانیاں اور کتابی و عوامی زبان کے نثری مواد کو پڑھ کر سمجھ سکیں۔
- خطوط و مضامین پڑھ کر سمجھ سکیں اور تجزیہ کر سکیں۔
- پڑھے ہوئے مواد کے کلیدی نکات کو اخذ کرتے ہوئے مناسب سرخی (Heading) دے سکیں۔
- اخبار میں مقامی خبریں اور واردات پڑھ کر سمجھ سکیں۔

4. **از خود لکھنا:**

- اسباق میں مطلع شدہ نکات کی بنیاد پر خلاصہ لکھ سکیں۔
- اشعار کا خلاصہ لکھ سکیں
- مختصر جملوں کی ترجمہ کر سکیں۔
- سمعی و بصری ذرائع ابلاغ کے پروگراموں کے بارے میں اپنے خیالات تحریر کر سکیں
- دیکھے، سنے گئے اور معلوم شدہ امور پر مختصر / مفصل تحریر لکھ سکیں
- زیر مطالعہ مواد کے کتابی اور مروجہ الفاظ کے درمیان فرق بتا سکیں۔
- محاورے، ضرب المثل، تشبیہ، کنایہ جان کر بر موقع استعمال کر سکیں۔
- لغات استعمال کرتے ہوئے اور مشکل الفاظ کے معنی جان سکیں۔ ☆اخبار میں مستعمل الفاظ کو "لسانی کھیل" تیار کر سکیں۔

5. **توصیف:**

- دیگر تہذیبوں اور مذہبوں کے خوبیاں جانیں۔ان کے تعین مثبت نظریہ رکھیں۔
- مخصوص ضروریات کے حامل طلباء کو بھی اپنے برابر جانیں اور ان کے انفرادی قابلیتوں کو سرہاتے ہوئے انہیں آگے بڑھائیں۔
- کسی مضمون میں پسندیدہ الفاظ اور جملے انتخاب کریں اور انہیں کیوں پسند آئے بتائیں۔
- علاقائی تعصب سے بالاتر ہو کر افراد اور تنظیموں کو سراہانا۔
- دیگر زبانوں کے خوبیاں جانیں اور انہیں تحسین پیش کریں

6. **تخلیقیت/ منصوبہ کام:**

- طلباء جو دیکھتے، سنتے اور پڑھتے ہیں ان کی تشریح و توضیح کرسکیں۔
- کہانی اور نظموں کو طول دینا نئی موڑ پر اختتام کو پہنچانا
- اشتہارات، رقعات، ورقچہ لکھ سکیں۔
- تصاویر ڈال کر مناسب نعرے لکھ سکیں۔
- خودنوشت، روزنامچہ میں ذاتی تجربات کو واضح انداز میں تشریح کرسکیں۔
- اسباق کے مضامین کو مختلف ادبی اصناف یعنی غزل، نظم، کہانی، مکالمہ، خطوط وغیرہ کی شکل دے سکیں۔
- تخیلات کی بنیاد پر تصاویر ڈال سکیں اور ان کی تشریح کرسکیں
- مواد کو کتابی زبان کی سطح بدل کر عوامی زبان کی سطح دینا

7. **اجزائے زبان:**

- حروف تہجی کے اعراب، حرکات، مخارج، مرکبات اور حروف علت و صحیح، تشدید و تنوین اور مد وغیرہ کے بارے میں فہم رکھیں۔
- فعل کے مختلف اقسام کے بارے میں جاننا۔
- جملوں کے درمیان فرق پہچان کر مناسب موقع پر استعمال کرنا۔
- مترادف، متضاد الفاظ کی خود ساختہ جملوں میں استعمال کرنا
- بحر اوزان کے بارے میں جانیں

تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت تک شعراء وادباء کی سوانح عمری

تیسری جماعت

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع	صنف	مصنف کا نام
1	بھالو نے کھیلا فٹ بال	کھیل کود	کہانی	
2	چڑیا گھر کی سیر	سیر و تفریح	مضمون	
3	لومڑی نے بدلا رنگ	پڑھیے لطف اٹھایئے	تصویری کہانی	
4	ٹیپو سلطان	حب الوطنی	مضمون	
5	انگور میٹھے ہیں	مسئلہ کا حل/ مدد	کہانی	
6	تندرستی ہزار نعمت ہے	حفظان صحت	مضمون	
7	بیربل کی دانشمندی	حکمت/ دانائی	کہانی	
8	بہادر بتو	بہادری	کہانی	
9	ہمارے تہوار	تہذیب/ تہوار	مضمون	
10	دیواری رسالہ	لسانی دلچسپی	مضمون	
11	نانی اماں کی شرط	لطف اندوزی	پہیلیاں	
12	ہم میں کوئی فرق نہیں	مساوات	مضمون	
13	دانشمند طوطا	عقلمندی	کہانی	
14	مہربان درخت	جذبہ ایثار	کہانی	
15	عقل مند لڑکی	معاون حیات مہارتیں	کارٹون کی کہانی	

تیسری جماعت نظم

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	موضوع	صنف	شاعر کا نام
1	حمد	حمد و ثنا	نظم	ڈاکٹر محسن جلگانوی
2	ہمدردی	فطری ماحول/ ہم احساسی	نظم	علامہ اقبال
3	اچھی باتیں	اخلاقی اقدار	نظم	ڈاکٹر رضاءالرحمن عاکف
4	سرکس	لطف اندوزی	نظم	
5	ٹیلی فون سے موبائل فون تک	سائنسی معلومات	نظم	
6	چڑیا	فطری ماحول	نظم	حیدر بیابانی
7	ٹافی نامہ	پڑھیے لطف اٹھائے	نظم	
8	برسات	قدرتی مناظر	نظم	الطاف حسین حالی

چوتھی جماعت اسباق۔

موضوع	سبق کا نام	سلسلہ نمبر
امداد	قندیل	1
دانشمندی	انصاف	2
پہیلیاں	پھل ہی پھل	3
جانوروں کے تئیں صلہ رحمی	آزادی کا احساس	4
سائنسی معلومات	روبوٹ	5
دور اندیشی	محنت کا پھل	6
محنت کشوں کا احترام	ایک دنیا ان کی بھی	7
وطن پرستی	پھولوں کی خواہش	8
مزاح	ایک روپے میں اونٹ	9
سیر و تفریح	تفریح	10
بچت کی اہمیت	بچت	11
کھیل کود کی اہمیت	پڑھائی اور کھیل	12
تغذیہ بخش غذا	شاہد کا خواب	13
معاون حیات مہارتیں	مستقل مزاجی	14

چوتھی جماعت نظم

پیدائش	تخلص	شاعر کا نام	موضوع	نظم کا نام	سلسلہ نمبر
بلگرامی	قاسی	انیس احمد آزاد بلگرامی	دعا	دعا	1
		جگن ناتھ آزاد	قدرت کی ثنائی	چاند اور سورج	2
		شفیع الدین نیر	حب الوطنی	میرا وطن	3
		حیدر بیابانی	اخلاقی اقدار	کیوں مجھے ستاتے ہو	4
			محنت	محنت	5
			وقت کی اہمیت	وقت	6
			انسانی رشتے اور اقدار	پیاری ماں	7
	حالی	الطاف حسین حالی	اخلاقی اقدار	نیک بنو نیکی پھیلاو	8

پانچویں جماعت اسباق کے نام

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع
1	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	سیرت
2	تتلی اور گلاب	فطری ماحول
3	حوصلے کی بلندی	خود اعتمادی
4	سائنا نہوال	کھیل کود
5	گفتگو کے آداب	اخلاقی اقدار
6	اونتی (جاپانی کہانی کا ترجمہ)	حاضر جوابی
7	صحت اور تندرستی	صحت اور تندرستی
8	میرے دوست کون	پڑھیے لطف اٹھائے
9	بکری نے دو گاؤں کھا لیے	رواداری توکل
10	پالیتھین ہمارا دوست یا دشمن	ماحول کا تحفظ

پانچویں جماعت نظم کے نام

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	شاعر کا نام	مرکزی خیال/ موضوع	تخلص
1	حمد	سلیم شہزاد	حمد و ثنا	شہزاد
2	صبح کی آمد	اسماعیل میرٹھی	فطری ماحول	
3	بچپن	شفیع الدین نیر	بچپن	نیر
4	کاٹو کھیتیاں کاٹو رے	سلیمان خطیب	پڑھیئے لطف اٹھایئے	خطیب
5	یہ ہے میرا ہندوستان	زبیر رضوی	حب الوطنی	رضوی
6	پرندے کی فریاد	علامہ اقبال	آزادی کی اہمیت	اقبال
7	چڑیا کو پیاس لگی		پڑھیئے لطف اٹھایئے	
8	سب کے لیے	حیدر بیابانی	اقدار	بیابانی
9	وقت کی قدر		لطف اٹھایئے	
10	میرے پیارے بچو بہادر بنو تم	سورج نارائن مہر	بہادری کا پیغام	مہر

چھٹویں جماعت اسباق

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	مصنف کا نام	موضوع/مرکزی خیال	پیدائش
1	محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم	ادارہ	اخلاق وسیرت	
2	سب سے بڑا دردمند (سرسری مطالعہ)	ماخوذ SCERT	سماجی اقدار	
3	سکھ دکھ کا فرق	محمد قاسم صدیقی	لوک کہانی	
4	کھیل کی خبریں	ادارہ	کھیل کی خبریں	
5	ہم بھی حاضر خدمت ہیں	ادارہ SCERT	سماجی شعور	
6	عقلمند عورت (سرسری مطالعہ)	سہیل عظیم آبادی	شعور وآگہی	
7	آیئے لغت دیکھے	NCERT	لسانی دلچسپی	
8	بات مساوات کے	ڈاکٹر اشفاق احمد	مساوات	
9	کوپن (سرسری مطالعہ)	کرشن چندر	طنزومزاح	
10	جو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے	ہیلن کیلر	معذورین کی خوداعتمادی	1880
11	اعتبار	کرشن چندر	اخلاق	

چھٹویں جماعت نظم

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	موضوع	شاعر کا نام	اصلی نام	تخلص	لقب	خطاب	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	خدا کی شان	حمد	مولانا الطاف حسین حالی		حالی		شمس العلماء	پانی پت	1837	1914
2	ریل اور قومی یکجہتی	قومی یکجہتی	ڈاکٹر محسن جالگانوی	غلام غوث خاں	محسن (ادبی حلقوں میں ڈاکٹر محسن جالگانوی)			جلگاؤں ریاست مہاراشٹرا	15 جون 1939	
3	وادی گنگا میں ایک رات	قدرت کے نظارے	اختر شیرانی	محمد داؤد خان اختر	اختر			ریاست ٹونک راجپوتانہ	1905	1948
4	گائے اور بکری	منظوم کہانی	علامہ اقبال		اقبال		انگریزی حکومت کی طرف سے "سر"	سیالکوٹ	1877	1938
5	ننھی چیزیں	احساسات	علامہ علقمہ شبلی		شبلی			میر غیاث چک بہار	1930	
6	رباعیات	جمالیاتی ذوق	امجد حیدرآبادی	سید احمد حسین امجد	امجد	حکیم الشعراء، صوفی سرمد		حیدرآباد	1888	1961
7	غزل	جمالیاتی ذوق	مرزا اسداللہ خاں غالب	اسداللہ خان	غالب	مرزا نوشہ	نجم الدولہ، دبیر الملک، ملک الشعراء	آگرہ	1796	1869

ساتویں جماعت اسباق

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع	مصنف کا نام	اصلی نام	تخلص	لقب	خطاب/ اعزازات	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	حضرت ابو بکر صدیق	سیرت واخلاق	ادارہ							
2	چچا چھکن کی عینک	طنز ومزاح	سید امتیاز علی تاج		تاج		سر کا خطاب	لاہور	1900	1970
3	محمود اور ایاز	سرسری مطالعہ	اسماعیل میرٹھی					میرٹھ	12 نومبر 1844	یکم نومبر 1917
4	ایک خط	نصیحت	پنڈت نہرو	جواہر لال نہرو				الٰہ آباد	1889	1964
5	گپ بازی کی سزا	سرسری مطالعہ	عصمت چغتائی					اترپردیش	12 آگست 1915	24 اکتوبر 1991
6	گزرا ہوا زمانہ	بیداری غفلت	سرسید احمد خان	سید احمد خان			سر کا خطاب	دہلی	1817	1898
7	ابو خان کی بکری	آزادی کی خواہش	ڈاکٹر ذاکر حسین				بھارت رتن	بیگم بازار حیدر آباد	1897	1969
8	کابلی والا	سرسری مطالعہ	رابندر ناتھ ٹیگور				نوبل انعام	کلکتہ	7 مئی 1861	1941
9	لاٹری کا ٹکٹ	سرسری مطالعہ	شوکت تھانوی	محمد عمر				تھانہ بھون	1907	1963

7th class nazam

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	موضوع	شاعر کا نام	اصلی نام	تخلص	لقب	خطاب	مقام پیدائش	پیدائش	وفات
1	حمد	حمد وثنا	بہزاد لکھنوی	سردار احمد خان	شہزاد لکھنوی			لکھنو، اترپردیش	1900	1974
2	روٹی نامہ	روٹی کی اہمیت	ولی محمد نظیر	ولی محمد	نظیر/ اکبر آبادی			دہلی	1735	1830
3	چاند اور تارے	جہد مسلسل	علامہ اقبال	شیخ محمد اقبال	اقبال		سر	سیال کوٹ	1877	1938
4	رباعیات	شعور و بیداری	امجد	سید احمد حسین امجد	امجد	حکیم الشعراء، صوفی سرمد		حیدر آباد	1888	1961
5	رباعیات	شعور و بیداری	انیس	میر ببر علی انیس	انیس	خاتمہ الکلام		فیض آباد	1803	1874
6	رات اور ریل	منظر نگاری	اسرار الحق مجاز	اسرار الحق	مجاز			لکھنؤ	1911	1955
7	ہاتھوں کا ترانہ	محنت کش طبقے کی تعظیم	علی سردار جعفری	علی سردار جعفری	سردار			بلرام پور ضلع گونڈا	1913	2000
8	دال کی فریاد	منظوم کہانی	اسماعیل میرٹھی							

آٹھویں جماعت اسباق

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع	مصنف کا نام	اصلی نام	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	حضرت عمر بن عبدالعزیز	عدل وانصاف	مولانا شبلی نعمانی		بندول ضلع اعظم گڑھ	1857	**1914** لکھنو
2	دریائے نیل کے کنارے کنارے	سیر و تفریح	محمودالرحمن فاروقی		اورنگ آباد، مہاراشٹر		
3	مہینے کی پہلی تاریخ	طنزومزاح	مرزافرحت اللہ بیگ		دہلی	1884	17اپریل1947
4	پنچایت	فیصلہ سازی	منشی پریم چند		بنارس	1880	
5	فقیر کی نصیحت	معاون حیات مہارتیں	ڈاکٹر بانو سرتاج		پانڈھر کوڑہ، ضلع ایوت، مہاراشٹر	17جولائی1945	
6	زمین کی خیر نہیں	ماحول کا تحفظ	ادارہ				
7	خطوط	خط نویسی	ماخوذ				

آٹھویں جماعت نظم

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	موضوع	شاعر کا نام	اصلی نام	تخلص	مقام پیدائش	پیدائش	وفات
1	مناجات مقبول	روحانی اقدار	ماخوذ				1860	
2	برسات	قدرتی مظاہر	بے نظیر شاہ	صدیق احمد بے نظیر شاہ وارثی	نظیر	کڑہ، مانک پور، ضلع الہ آباد	1863	
3	مزدور کی بانسری	محنت کش افراد کا احترام	میر کاظم علی جمیل مظہری			سہارنپور	1905	1980
4	جگنو	فطری ماحول	شیخ محمد اقبال	محمد اقبال احمد	اقبال	سیالکوٹ، پنجاب	9نومبر1877	21اپریل1938
5	غزل	نصیحت	سکندر علی وجد		وجد	بیجاپور، ضلع اورنگ آباد	22جنوری1914	1983
6	نیا سورج	ذوق سلیم کی تربیت	معین احسن جذبی		جذبی	مبارک پور، اعظم گڑھ، اترپردیش	21اگست1912	2005 علی گڑھ
7	غزل	سماجی اقدار	جگر مرادآبادی		جگر	مرادآباد، اترپردیش	1898	9ستمبر1960 گونڈہ

جماعت نہم نثر

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع	صنف	مصنف کا نام	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	اردو	لسانی دلچسپی	مضمون	ڈاکٹر ذاکر حسین	حیدرآباد قائم گنج (بیگم بازار)	1897	
2	عیدگاہ	جذبہ ایثار و قربانی	افسانہ	منشی پریم چند	بنارس/لمہی	13 جولائی 1880	18 اکتوبر 1936
3	دو فرلانگ لمبی سڑک	تہذیبی و سماجی اقدار	افسانہ	کرشن چندر	بھرت پور، راجستھان	23 نومبر 1913	1977
4	چڑیا گھر کا ہاتھی	آزادی کی اہمیت	مضمون	پروفیسر وحید الدین سلیم	پانی پت	1867	1928
5	جھینگر کا جنازہ	طنز و مزاح	انشائیہ	خواجہ حسن نظامی	دہلی	1878	
6	خدا کے نام خط	معاون حیات مہارتیں	لوک کہانی	گریگوریو لوپیز فوآنتے			
7	کتے	طنز و مزاح	انشائیہ	سید احمد شاہ بخاری (پطرس بخاری)	پشاور، پاکستان	1 اکتوبر 1898	1958

جماعت نہم۔نظم

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	صنف	موضوع	شاعر کا نام	تخلص	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	کب تک میرے مولا	نظم	مناجات	شاذ تمکنت (مصلح الدین)		حیدرآباد	31جنوری1933	18آگست1985حیدرآباد
2	اے ابرِ رواں	نظم	حب الوطنی	اختر شیرانی (داؤد خان)	اختر	ریاست ٹونک	1905	11ستمبر1942
3	مرغ اور صیاد	مثنوی	دانائی	پنڈت دیاشنکر نسیم (دیاشنکر)	نسیم	لکھنؤ	1811	1845
4	غزل	غزل	جمالیاتی ذوق	پروین شاکر	بینا	کراچی پاکستان	24نومبر1952	26دسمبر1984
5	جب کربلا میں عترت اظہار لٹ گئی	مرثیہ	واقع کربلا	مرزا سلامت علی دبیر	دبیر	دہلی	29آگست1803	1875لکھنو
6	شام رنگین	نظم	قدرتی مظاہر	حفیظ جالندھری (حفیظ الدین رانا)			1900	1983
7	شیشہ کا آدمی	نظم	سماجی اقدار	اختر الایمان			12نومبر1915	9مارچ1996

دسویں جماعت -نثر

سلسلہ نمبر	سبق کا نام	موضوع	صنف	مصنف	مصنف کا اصلی نام	پیدائیشی مقام	پیدائش	وفات
1	شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا	سماجی اقدار	انشائیہ	منور رانا		رائے بریلی	1952	
2	قلی قطب شاہ کا سفر نامہ	طنزومزاح	سفر نامہ	پدم شری مجتبی حسین		گلبرگہ، کرناٹک	15جولائی1936	
3	وطن کی خدمت کے ڈھنگ	حب الوطنی	تقریر	ڈاکٹر ذاکر حسین		حیدراباد، بیگم بازار، قائم گنج	1897	3مئی1969
4	دوسرا موسم	انسانی اقدار	افسانہ	کشمیری لال ذاکر		پاکستان کے گجرات کے بیگا بنیان	7اپریل1919	
5	ترغیب	شخصیت کی نشونما	سوانح حیات	ڈاکٹر عبدالکلام	ابوالفاخر زین العابدین عبد الکلام	تامل ناڈو کے رامیشورم کے قریب دھنش کوٹی	15اکٹوبر1931	
6	جانور انسان سے ناراض ہے	جانوروں سے ہمدردی	مضمون	ڈاکٹر شبیر صدیقی		لکھنو، نشاط گنج	1آگت1940	
7	گوپی چند نارنگ سے انٹریو	لسانی دلچسپی	انٹریو	پروفیسر گوپی چند نارنگ				

جماعت دہم۔نظم

سلسلہ نمبر	نظم کا نام	موضوع	صنف	شاعر کا نام	تخلص	خطاب	پیدائشی مقام	پیدائش	وفات
1	نعت	مدحت رسول	نعت	خواجہ الطاف حسین حالی	حالی	شمس العلماء 1904	پانی پت	1837	1914
2	قصیدہ	مدح سرائی	قصیدہ	شیخ ابراہیم ذوق	ذوق	خان بہادر خاقانی ہند	دہلی	1788	1854دہلی
3	البیلی صبح	مناظر فطرت	نظم	جوش ملیح آبادی[شبیر حسین خان]	جوش		ملیح آباد	5ڈسمبر1894	22فروری1982
4	غزل[دیوان غالب سے لی گئی ہے]	استحسان ادب	غزل	مرزااسداللہ خان غالب	غالب	نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ	اکبر آباد [آگرہ]	1796	1869
5	عورت	بہبودی نسوان	نظم	کیفی اعظمی[اطہر حسین رضوی]			اترپردیش اعظم گڑھ	14جنوری1919	10مئی2002 83سال کی عمر
6	غزل	شخصیت کی نشونما	غزل	پروفیسر مغنی تبسم[محمد عبدالمغنی]	تبسم	غالب ایوارڈ عالمی فروغ اردو ایوارڈ		03جون1930	15فروری2012
7	خون کا رنگ	فرقہ وارانہ ہم آہنگی	گیت	بیکل اتساہی[محمد شفیع لودی]	بیکل	پدم شری	موضع گور ڈھوال پور گونڈہ	1928	

چھٹویں جماعت

مصنف/ شاعروں کے نام	مجموعے کلام/ سوانح عمری
خواجہ الطاف حسین حالی	تصانیف: حیات جاوید، یادگار غالب، حیات سعدی، مقدمہ شعر و شاعری
غلام غوث خاں(ادبی حلقوں میں محسن جلگانوی)	شعری مجموعے: الفاف، تھوڑا سا آسمان زمین پر، آنکھ سچ بولتی ہے، شاخ صندل
محمد داؤد خان اختر(اختر شیرانی)	مجموعہ کلام: صبح بہار، اختر استان، لالہ طور، طیور آوارہ، نغمہ حرم، پھولوں کے گیت۔
شیخ محمد اقبال	شعری مجموعے: بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز
علامہ علقمہ شبلی	مجموعے کلام: تارے زمین کے، پھول عالم کے
سید احمد حسین امجد	مجموعہ کلام: ریاضِ امجد، خرقہ امجد، رباعیات امجد
اسداللہ خاں غالب	دیوان: دیوانِ غالب تصانیف: مہر نیم روز، عود ہندی، اردو معلیٰ، دستنبو۔

ساتویں جماعت

مصنفین اور شاعروں کے نام۔	کلام کے مجموعے اور سوانح عمری

سید امتیاز علی تاج	مجموعہ مضامین : چچا چھکن۔ اعزازات: مختلف اداروں اکیڈیمیوں نے اعزاز سے نوازا
اسماعیل میرٹھی	
پنڈت جواہر لال نہرو	تصانیف : تاریخ عالم کی جھلکیاں، تلاش ہند۔ خطوط کا مجموعہ: باپ کے خط بیٹی کے نام۔ عہدہ: ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم
عصمت چغتائی	ادبی تحریک :ترقی پسند تحریک۔ اعزازات: غالب ایوارڈ(1984) فلم فیئر بہترین کہانی ایوارڈ(فلم گرم ہوا) 1975
سر سید احمد خان	تصانیف : اثار الصنادید، اسباب بغاوت ہند، خطبات احمدیہ، رسالہ: تہذیب الاخلاق خدمات: علی گڑھ کالج، سائنٹفک سوسائٹی کا قیام
ڈاکٹر ذاکر حسین	تصانیف :آو گھر گھر کھیلیں اعزازات: بھارت رتن۔ عہدے: بہار کے گورنر، نائب صدر، صدر جمہوریہ ہند۔
رابندر ناتھ ٹیگور	اعزازات: 1915 میں انگریزی حکومت کی طرف سے نائٹ ہڈ دیا گیا تھا لیکن 1919 میں جلیان والا باغ کے احتجاج میں واپس کر دیا گیا۔ نوبل انعام برائے ادب 1913 میں دیا گیا۔
شوکت تھانوی	تصانیف : سیلاب تبسم، دنیائے تبسم، بحر تبسم، موج تبسم، طوفان تبسم، برق تبسم، سودیشی ریل، شیش محل، گہرستان۔ ناولیں: بقراط، بکواس، بھابی، پہلی بیگم، غزالہ، خدانخواستہ۔
بہزاد لکھنوی	
نظیر اکبر آبادی	مجموعہ کلام: کلیاتِ نظیر
اقبال	شعری مجموعے: بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز اعزازات: مختلف اداروں، اکیڈمیوں نے اعزازات سے نوازے۔
امجد	شعری مجموعے: ریاض امجد، رباعیات امجد، خرقہ امجد، کلیات امجد
انیس	
اسرار الحق	مجموعہ کلام: آہنگ
علی سردار جعفری	شعری مجموعے: پرواز، خون کی لکیر، نئی دنیا کو سلام، امن کا ستارہ، ایشیا جاگ اٹھا، پتھر کی دیوار۔ اعزازات: پدم شری، گیان پیٹھ۔

آٹھویں جماعت

شبلی نعمانی

1. 1857 میں بندور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔
2. شبلی نعمانی اٹھارہ سال کی عمر میں عربی فارسی اور اسلامی علوم کی تعلیم مکمل کی۔
3. والد کے اصرار پر وکالت کا امتحان پاس کیا ان کی وکالت اور ملازمت پر دل نہ لگنے پر علی گڑھ چلے گئے۔
4. سر سید احمد خاں نے شبلی نعمانی کی صلاحیتوں کا اندازہ کیا اور انہیں فارسی کا پروفیسر مقرر کیا۔
5. وہ سر سید کی تحریک سے وابستہ ہو گئے سولہ سال تک علیگڑھ سے وابستہ رہے۔
6. سید علی بلگرامی کی خواہش پر حیدر آباد آئے۔
7. سر رشتہ علوم و فنون کے ناظم مقرر ہوئے۔
8. ندوا کے حالات خراب ہونے پر اس کی اصلاح کے لئے لکھنو چلے گئے۔
9. آخری عمر اعظم گڑھ میں بسر کئے۔ جہاں دار المصنفین کی بنیاد ڈالی اور سیرت النبی صلی اللہ کی تصنیف میں مصروف ہو گئے
10. شبلی نعمانی کے مشہور تصانیف: المامون ،سیرۃ المامن، سفر نامہ مصر و شام و روم ، الفاروق ،الغزالی، سوانح مولانا روم ،علم الکلام، موازنہ انیس و دبیر، الکلام شعر العجم اور سیرت النبی ہیں۔
11. شبلی نعمانی ادیب نقاد مورخ اور شاعر تھے۔
12. 1914 میں ندوا لکھنوء میں ان کا انتقال ہوا۔

محمد الرحمن فاروقی

1. محمد الرحمن فاروقی کا تعلق اورنگ آباد مہاراشٹر سے ہے
2. انہوں نے ندوۃ العلماء لکھنوء سے عالم کی سند حاصل کی
3. مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد سے انگریزی ادب میں ایم اے کیا وہ عربی انگریزی ترجمہ کے ماہر ہیں
4. محمود الرحمن فاروقی ندوی کو مصر کی سیاحت کا موقع ملا انہوں نے اس سیاحت کے مشاہدات اور تجربات اپنے سفرنامے دریائے نیل کے کنارے کنارے میں پیش کیے ہیں یہ سب اسی کتاب سے ماخوذ ہے دریا نیل کے کنارے کنارے۔

اس سے پہلے ان کا سفر نامہ ناقابل یقین جاپان اور چین بھی شائع ہو چکا ہے

مرزا فرحت اللہ بیگ

1. مرزا فرحت اللہ بیگ 1884 میں دہلی میں پیدا ہوئے
2. سینٹ سٹیفنز کالج دہلی سے 1905 میں بی۔اے پاس کیا
3. 1907 میں حیدر آباد گئے اور مختلف ملازمتوں پر معمور رہے
4. مرزا فرحت اللہ بیگ مولوی ڈپٹی نذیر احمد کے شاگرد رہے
5. ملازمت کا سلسلہ حیدر آباد دکن سے شروع کیا پہلا ہائی کورٹ مترجم کی حیثیت سے کام کیا پھر میجریٹ اور بعد میں جج کے عہدے پر ترقی حاصل کی۔ عمر کے آخری ایام اسسٹنٹ ہوم سیکریٹری کے عہدے تک پہنچے۔
6. مرزا فرحت اللہ بیگ نے تنصیب افسانہ سوانح حیات اور اخلاقیات پر مضامین لکھا ہے مزاحیہ مضامین بے حد مقبول ہوئے ہیں

7. مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضامین سات جلدوں میں "مضامین فرحت" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں
8. مرزا فرحت اللہ بیگ کا انتقال 17 اپریل 1947 کو ہوا
9. مرزا فرحت اللہ کی تحریروں میں دہلی کی زبان اور محاورات کا لطف آتا ہے۔
10. خوبصورت اور مضمون خیال کا گہرا تال میل ہونا مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریر کی خصوصیات ہیں۔

منشی پریم چند

1. منشی پریمچند 1880 میں بنارس میں پیدا ہوئے
2. منشی پریم چند کو ان کے والد نے دھنپت رائے نام رکھا۔
3. منشی پریم چند کا پہلے نواب رائے اور بعد میں پریم چند راپنا قلمی نام قرار دیا۔
4. منشی پریمچند بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔
5. منشی پریم چند معلم کی حیثیت سے تدریسی فرائض انجام دیتے رہے اس کے بعد تصنیف وتالیف کا آغاز کیا۔
6. منشی پریم چند اردو اور ہندی کے مشہور و معروف ادیب ہیں۔
7. منشی پریم چند کی تحریروں میں گاؤں کا ماحول اور سماجی و معاشی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ ملتا ہے۔
8. منشی پریم چند کا انداز بیان دل نشین ہوتا ہے پڑھنے والا یہ محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتا ھے کہ سچی بات سچے انسان کے قلم سے کاغذ پر اتر گئی۔
9. منشی پریم چند کے مشہور ناول پردہ مجاز، چوگانی ہستی، میدان عمل، نرملا، جلوہ ایثار، گودان اور کفن ہیں۔
10. واردات، پریم پچیسی، پریم بتیسی ان کے مشہور افسانوی مجموعے
11. اور گوادان میدان عمل پریم چند کے مشہور ناول ہیں

ڈاکٹر بانو سرتاج

1. ڈاکٹر بانو سرتاج 17 جولائی 1945 کو بمقام پانڈھر کوڑہ ضلع ایوت محل مہاراشٹرا میں پیدا ہوئے
2. ڈاکٹر بانو سرتاج کے والد سید شاہ محمد ابراہیم حسامی الفاروقی الفرید ایوت محل کے ڈپٹی کلکٹر تھے۔
3. ڈاکٹر بانو سرتاج کی والدہ ڈاکٹر میمونہ خاتون شاہ ایوت محل ہیں میڈیکل آفیسر تھے۔
4. ڈاکٹر بانو سرتاج نے اردو ہندی اور تاریخ سے ایم اے کیا اور ایجوکیشن میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی.
5. اس کے بعد سری سائی بابا کالج آف ایجوکیشن گڑچرولی میں پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی حیثیت سے کام کیا۔
6. ڈاکٹر بانو سرتاج اردو کی ایک بہترین افسانہ نگار اور ڈرامہ نگار ہیں۔
7. "دائروں کے قیدی"، "اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا میزان" ان کے مشہور افسانوں کے مجموعے ہیں۔
8. انھوں نے بچوں کے لئے بہت سی کہانیاں اور ڈرامے لکھے ہیں۔
9۔ ڈاکٹر بانو سرتاج ایک علمی اور ادبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں

مولوی عبدالحق

1. مولوی عبدالحق 1961-1870 اردو کے عظیم محقق اور نقاد تھے۔
2. مولوی عبدالحق اردو کے بے پناہ خدمت کی وجہ سے اپنی زندگی ہی میں " بابائے اردو" کے نام سے مشہور ہو گئے۔
3. مولوی عبدالحق کی کوششوں سے اردو کی قدیم کتابوں سے دنیا واقع ہوئی۔
4. مولوی عبدالحق کی تصانیف: مرحوم دہلی کالج، چند اہم عصر، اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ۔

5. مولوی عبدالحق کا خط جو آٹھویں جماعت میں ہے خطوط عبدالحق مرتبہ اکبر الدین صدیقی سے ماخوذ ہے۔ یہ خط سید ساجد علی کے نام ہے جو مولوی صاحب کے ماتحت مہتمم تعلیمات کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔

6۔اس خط میں انہوں نے اورنگ آباد سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گزرے ہوئے دنوں کو یاد کیا ہے

ڈپٹی نظیر احمد کا خط اپنے بیٹے کا نام

1. ڈپٹی نذیر احمد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔
2. ابتدائی تعلیم کے بعد اعلی تعلیم کے لئے دہلی گئے۔
3. ڈپٹی نظیر احمد تعلیم سے فراغت کے بعد ضلع گجرات اور پنجابی مدرس ہوئے۔
4. ڈپٹی نذیر احمد ترقی کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدے پر اور اسکے بعد ڈپٹی کلکٹر ہو گئے۔
5. حکومت نے ڈپٹی نذیر احمد کی علمی خدمات کے صلے میں 1898 میں انہیں "شمس العلماء" کا خطاب عطا کیا۔
6. آٹھویں جماعت کے خط "ڈپٹی نظیر احمد کا خط اپنے بیٹے کے نام" میں ڈپٹی نذیر احمد نے اپنے بیٹے بشیر الدین کو امحنت کی اہمیت وقت کے صحیح استعمال اور مشکل وقت میں ہمت سے کام لینے کی نصیحت کی ہے۔

بے نظیر شاہ

1. بے نظیر شاہ کا پورا نام سید صدیق احمد بے نظر شاہ وارثی ہے
2. بے نظیر شاہ کی پیدائش 1860 کڑہ، مانکپور ضلع الہ آباد میں ہوئی
3. زندگی کا آخری حصہ حیدر آباد میں بسر ہوا والد کی نگرانی میں تعلیم ہوئی
4. روحانی تربیت والد کے علاوہ سید وارث علی شاہ نے کی اس لئے اپنے نام کے ساتھ وارثی کا لاحقہ بھی لگاتے ہیں
5. شاعری میں وحید الہ آبادی اور امیر مینائی کے شاگرد تھے
6. حیدر آباد اور شمالی ہند میں ان کے مرید اور عقیدت مند بڑی تعداد میں تھے
7. بے نظیر شاہ عربی اور فارسی کے عالم تھے
8. بے نظیر شاہ مثنوی الکلام ان کی زندگی ہی میں شائع ہو کر مقبول ہوئی
9. بے نظیر شاہ دیوان خود انھوں نے دورانے سفر کھو دیا دوسرا ان کے ایک دوست کے ہاتھوں گم ہوا بچا کچا کلام ان کے انتقال کے 25، 26 سال بعد اکبر الدین صدیقی نے مرتب کر کے شائع کیا
10. مناظر قدرت پر بے نظیر شاہ نے بہت خوبصورت نظمیں کہی ہیں جن میں "کلام بے نظیر" شامل ہیں ان کے ہاں مشاہدے کی گہرائی شگفتگی اور سادگی پائی جاتی ہے

میر کاظم علی جمیل مظہری

1. میر کاظم علی جمیل مظہری(1905تا1980) سہارنپور بہار میں پیدا ہوئے۔
2. میر کاظم علی جمیل مظہری نے مدرسہ عالیہ کلکتہ اور سینٹ زیویر کالج میں تعلیم پائی۔
3۔ 1931 میں ایم۔اے کیا صحافت اور سرکاری ملازمت سے وابستہ رہے۔
4. میر کاظم علی جمیل مظہری نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا اور جیل گئے آخر میں پٹنہ کالج میں اردو کے پروفیسر ہو گئے تھے۔
5. جمیل مظہری کسی صنف میں بند نہ تھے ہر صنف میں ان کا کلام ملتا ہے جمیل مظہری قوم پرست، انسانیت، دوست اور ترقی پسند شاعر تھے۔

6. جمیل مظہری آزادی کے تحریک سے متاثر ہو کر انہوں نے بڑی خوبصورت اور جاندار نظمیں کہی تھیں۔
7. جمیل مظہری کے ہاں فنی تقاضوں کا بڑا احترام ملتا ہے۔
8. جمیل مظہری شاعری میں حضرت وحشت سے تلمذ تھا۔
9. جمیل مظہری کے کلام کے مجموعے 'نقشہ جمیل' اور 'فکرے جمیل' بہت مقبول ہوئے۔

شیخ محمد اقبال

1. شیخ محمد اقبال احمد نام اور اقبال تخلص ہے۔
2. 9 نومبر 1877 میں سیالکوٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔
3. محمد اقبال کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا جنہیں صوفی مشرب بھی کہا جاتا تھا۔
4. اقبال نے ابتدائی تعلیم مکتب میں حاصل کی۔
5. ہر بل سیالکوٹ کے اسکاچ میشن کالج سے ایف اے این جہان پاس کیا۔
6. اقبال نے سیالکوٹ کالج میں مولوی سید میر حسن سے عربی اور فارسی سیکھیں اور انہیں کے فیض زبان کا صحیح ذوق پیدا ہوا۔
7. اقبال اعلی تعلیم کے لئے 1895 میں لاہور کالج کا رخ کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں سے 1897 میں بی۔اے میں امتیازی کامیابی حاصل کی یہیں سے 1899 میں فلسفے میں یہ میں کامیاب کیا۔
8. 1903 گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفے کے اسسٹنٹ پروفیسر ہوئے
9. علامہ اقبال کو بچپن ہی سے شاعری سے بے حد لگاؤ تھا ابتدا میں انہوں نے حضرت داغ دہلوی سے اصلاح لی۔
10. جتنے شعر زبان سے نکالتے تھے اسی ترتیب سے دوسرے دن بھی دہراتے تھے۔
11. اردو کا مایاناز شاعر طویل علالت کے بعد 21 اپریل 1938 میں انتقال ہوا۔
12. علامہ اقبال کے اردو کلام کے مجموعے چار ہیں بانگ درا، ضرب کلیم، بال جبریل اور ارمغان حجاز۔
13. بانگ درا پہلا مجموعہ کلام ہے اور ان کا شاہکار مجموعہ کلام بال جبریل ہے۔
14. 1923 میں علامہ اقبال کو برطانوی حکومت کی جانب سے سر کا خطاب ملا۔
15. علامہ اقبال کو شاعر مشرق اور فلسفی شاعر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

سکندر علی وجد

1. سکندر علی وجد نام اور وجد تخلص تھا۔
2. 22 جنوری 1914 کو بیجاپور ضلع اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔
3. 1929 میں شاعری کا آغاز کیا۔ 1935 میں جامعہ عثمانیہ حیدر آباد سے بی۔اے کیا۔
4. 1937 میں سول سروس کا امتحان کامیاب کیا۔
5. سرکاری ملازمت کے مختلف مراحل طے کیے آخر ڈسٹرکٹ شیشن جج کے عہدے پر سبکدوش ہوئے۔
6. انتقال 1983 میں ہوا۔
7. سکندر علی وجد غزل اور نظم دونوں کے شاعر تھے۔
8. سکندر علی وجد کی شاعری کی ابتداء عثمانیہ یونیورسٹی کے ماحول میں ہوئی قدرتی مناظر انسانی پیکر سیاسی کشمکش حسن و عشق کا بیان ان کے خاص موضوع ہیں۔

معین احسن جذبی

1. پیدائش: احسن جذبی قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ اتر پردیش میں 21 اگست 1912 میں پیدا ہوئے۔
2. ابتدائی تعلیم ہائی سکول جھانسی میں ہوئی سینٹ جانسن کالج آگرہ اور اینگلو عربک کالج میں تعلیم پائی۔
3. علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی اور وہیں 1956 میں پی۔ایچ۔ڈی کی۔
4. ماہنامہ "آجکل" کے مجلس صدارت سے وابستہ ہو گئے۔
5. جذبی ترقی پسند شاعر ہیں۔
6. جذبی کم لکھتے ہیں لیکن جو لکھتے ہیں خاصے کی چیز ہوتی ہے۔
7. انہوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی ان کی غزل میں اپنا منفرد رنگ ہے۔
8. انکا کلام "سوز و گداز" نمایاں خصوصیت ہے۔
9. دو شعری مجموعے فروزان اور سخن مختصر ہیں۔ایک اور مجموعہ گداز شب کے نام سے منظر عام پر آیا۔
10. نثری تصانیف میں حالی کا سیاسی شعور اہمیت کی حامل ہے۔
11. انہوں نے طلسم ہوش ربا پر بھی کام شروع کیا تھا جو نامکمل رہا۔
12. جذبی کو کئی انعامات سے نوازا گیا جیسے غالب ایوارڈ اور اقبال سمان وغیرہ۔

جذبی کا انتقال 2005 میں علیگڑھ میں ہوا

جگر مرادآبادی

1. جگر مرادآبادی کا اصل نام علی سکندر اور تخلص جگر تھا۔
2. جگر مرادآبادی کی ولادت 1898 میں ریاست اتر پردیش کے شہر مرادآباد میں ہوئی۔
3. جگر مرادآبادی کے والد نظر علی صاحب دیوان شاعر تھے۔
4. جگر کی ابتدائی تعلیم مشرقی انداز میں گھر پر ہوئی۔
5. وہ نہایت شگفتہ مزاج اور رنگین طبیعت کے مالک تھے۔
6. جگر کے شاعری میں کیف و رفتگی اور بے خودی کی لہر بہت نمایاں دکھائی دیتی ہے جو کلام میں ایک امتیازی شان اور شاعر کی انہماک،ذوق و جوش فکر کا پتہ دیتا ہے۔
7. جگر کی آنکھیں حسن اداشناس ہیں اور ان کا دل لذت عشق سے سرشار نظر آتا ہے۔
8. جگر کو شاعری وراثت میں ملی ان کی غزلوں میں رندو سرمستی اور حسن و عشق کی چاشنی پائی جاتی ہے۔
9. جگر حسن مزاجی کے پرستار رہے۔
10. جگر نے ابتدا ان اپنے کلام پر اپنے والد نظر علی سے اصلاح لی بعد کو داغ دہلوی اور امیر اللہ خان تسلیم کی شاگردی اختیار کی۔
11. جگر بنیادی طور پر غزل گو شاعر ہیں۔
12. جگر کی وفات 9 ستمبر 1960 کو گونڈہ گاؤں میں ہوئی۔
13. جگر کی شاعرانہ عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے گونڈہ میں ایک محلے کو آپ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

14. اس کے علاوہ ایک مدرسہ جگر میموریل انٹر کالج بھی قائم کیا گیا۔
15. جگر نے "داغ جگر"، "شعلہ طور" اور "آتش گل" تین شعری مجموعہ اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔
16. آخر الذکر کے مجموعے پر ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ ملا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے جگر کو ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

ڈاکٹر ذاکر حسین

- ڈاکٹر ذاکر حسین کی پیدائش:- 1897ء قائم گنج بیگم بازار حیدر آباد
- آبائی وطن:- قائم گنج
- ابتدائی تعلیم:-حیدر آباد
- اعلی تعلیم:-اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ سے میٹرک اور علی گڑھ سے بی۔اے اور ایم۔اے کے طالب علم رہے۔ترک موالات کی تحریک سے متاثر ہو کر علی گڑھ چھوڑ کر جامعہ ملیہ سے وابستہ ہو گئے۔جرمنی کے برلن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔
- عہدے:-ڈاکٹر ذاکر حسین جامعہ ملیہ کے شیخ الجامعہ ہو گئے
- 1948 میں مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی حیثیت سے آٹھ سال رہے
- بہار کے گورنر بنے نائب صدر اور صدر جمہوریہ کے عہدے پر رہے
- کہانیاں:-ڈاکٹر ذاکر حسین نے بچوں کے لئے ابو خاں کی بکری، خرگوش اور چوہا جیسی کہانیاں لکھی ہیں

پریم چند

- پیدائش:- 13 جولائی 1880 بنارس کے گاؤں لمہی۔
- والد:-عجائب لال ڈاک خانہ میں کلرک تھے
- اصل نام:-والد نے دھنپت رائے اور چچا نواب رائے پکارتے تھے
- ماں آٹھ سال کی عمر میں انتقال ہو گئی
- پریم چند سرکاری اسکول میں مدرس ہو گئے
- انگریزوں کے خلاف کئی کہانیاں لکھیں یہ تمام افسانوں کی طرح تھے "سوز وطن" کے نام سے شائع ہوئے.
- پریم چند کو مختصر افسانہ نگاری کا بادشاہ کہا جاتا ہے
- ان کی خدمات مختصر افسانہ نگاری میں دوسرے افسانہ نگاروں کے لئے راہ
- اردو افسانے کے فن کو پریم چند نے استحکام بخشا
- پریم چند ترقی پسند تحریک کے حامی تھے۔
- ناول: گودان
- افسانہ: کفن
- وفات 18 اکتوبر 1936

کرشن چندر

- پیدائش:- 23نومبر 1913کو بھرت پور راجستھان میں پیدا ہوئے
- مذہب:-سناتن دھرم
- والد:-میڈیکل افسر
- تعلیم:-بھرت پور اور پونچھ میں تعلیم حاصل کی۔ پانچویں جماعت تک اردو پڑھی اور چھٹی سے سنسکرت
- میٹرک کے بعد 1929 میں لاہور چلے گئے اور انگریزی ادب میں ایم۔اے کیا۔ 1937 میں LLB کیا۔
- سوانح عمری" میری یادوں کے چنار"
- ترقی پسند مصنفین کے صدر کے حیثیت سے تھے
- وفات 1977
- ان کے افسانے اور ناول میں انسان دوستی اور انسانی عظمت لازمی طور پر موضوع کا حصہ ہوتے ہیں

وحیدالدین سلیم

- پیدائش: 1867 پانی پت
- انتقال: 1928
- تعلیم: لاہور کے اورینٹل کالج سے منشی فاضل کیا
- وحیدالدین کا تعارف سر سید سے اور مولانا حالی کے توسط سے ہوا اور ان کے ادبی مشیر مقرر ہوئے
- وحیدالدین نے سر سید کے انتقال کے بعد صحافت سے وابستہ ہوئے اور معارف علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ، مسلم گزٹ اور زمیندار کی ادارت کے فرائض انجام دیے۔
- آخری عمر میں جامعہ عثمانیہ میں اردو کے پروفیسر ہوگئے۔ دارالترجمہ کی وضع اصطلاحات کی مجلس کے رکن کی حیثیت سے انھوں نے خدمات انجام دیے
- وحیدالدین بڑے جوشیلے، اخبار نویس، بلند پایہ انشاپرداز، بہترین شاعر اور وضع اصطلاحات کے ماہر تھے
- کتاب: اصطلاحات علمیہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔
- مضامین: افادات سلیم، مضامین سلیم
- نظموں کا مجموعہ: افکار سلیم

خواجہ حسن نظامی

- پیدائش: 1878 دہلی میں پیدا ہوئے
- تعلیم: ابتدائی تعلیم عربی اور فارسی کی۔ والدین کے انتقال کے بعد بڑے بھائی نے پرورش کی
- خواجہ حسن نظامی عبدالحلیم شرر کے ناول پڑھ کر انشاپردازی کا چسکا لگا
- خواجہ حسن نظامی اردو ادب کے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنی سوانح عمری "آپ بیتی حسن نظامی" کے نام سے لکھ کر اردو ادب میں ایک نئی صنف کا آغاز کیا
- حسن نظامی کی تحریروں میں درد و تاثر کے ساتھ ندرت اور بیان میں سوز و گداز کا پہلو نمایاں ہوتا ہے
- ان کی مشہور کتابیں: سی پارہ دل، غزل کا افسانہ اور دہلی کا روزنامچہ
- بے حیثیت چیزوں کو اپنے مضامین میں موضوع بنایا ہے اور انشائیہ تحریر کی ہے

پطرس بخاری (سید احمد شاہ بخاری)

- نام: پطرس بخاری
- اصل نام: سید احمد شاہ بخاری
- پیدائش: یکم اکتوبر 1898 پشاور، پاکستان وفات: 1958
- تعلیم: پیشاور میں ابتدائی تعلیم اس کے بعد لاہور کالج کے طالب علم رہے
- اپنی ذہانت کے وجہ سے طلبہ اور اساتذہ دونوں میں مقبول تھے
- لاہور کے بعد لندن کیمرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے
- عہدے: لندن سے واپس آنے کے بعد ٹریننگ کالج اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی کے پروفیسر رہے۔
- 1937 میں آل انڈیا ریڈیو کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد کنٹرولر جنرل ہو گئے
- اقوام متحدہ کے شعبہ اطلاعات کے جنرل سیکریٹری بنے (پہلے ایشیائی جن کو وہ عہدہ ملا)
- مزاح نگاری میں خاص مقام حاصل تھا
- پطرس بخاری کی تحریروں میں اصلاح کا کوئی نہ کوئی پہلو ہوتا تھا
- ان کا اسلوب اس شگفتہ اور دلچسپ ہے جس سے معمولی باتوں میں بھی جان پڑتی ہے
- مضامین کا مجموعہ: مضامین پطرس

شعراء

شاذ تمکنت

- نام سید مصلح الدین
- قلمی نام شاذ تمکنت (یہی نام سے دنیا میں مشہور ہوئے)
- پیدائش: 31 جنوری 1933 کو حیدر آباد میں پیدا ہوئے
- تعلیم: عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کی تکمیل کی
- انجمن عوامی مصنفین حیدر آباد سے وابستہ ہوئے
- شاذ تمکنت اپنے دور کے بڑے شاعروں جوش اور فراق سے متاثر تھے
- شاذ کی شاعری میں غم ذات اور غم کائینات کی شاعرانہ تفسیر ملتی ہے۔
- شاذ کی شاعری میں ان کے چار شعری مجموعہ:-تراشیدہ، بیاض شام، نیم خواب، دست فریاد
- شاذ نے اپنے کلام کا انتخاب "ورق انتخاب" کے نام سے 1981 میں شائع کیا
- (حیدر آباد پاکستان سے بیک وقت شائع ہوا)
- انتقال 18 اگست 1985 کو حیدر آباد میں ہوا
- شاذ کے انتقال کے بعد کلیات شاذ 2004 میں شائع ہوا تھا
- یہ مناجات کلیات شاذ سے ہی لیے گئے ہیں۔

اختر شیرانی

- نام: اختر شیرانی
- اصل نام: داؤد خان۔ تخلص: اختر
- پیدائش: 1905 میں ریاست ٹونک
- وفات: 11 ستمبر 1942
- والد: مشہور محقق حافظ محمود خان شیرانی اور دادا اسماعیل خان شیرانی 1909 میں ان کے والد ٹونک سے لاہور منتقل ہو گئے۔
- تعلیم: اختر شیرانی کی تربیت لاہور میں ہوئی
- 1921 میں اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا
- 1922 میں ادیب فاضل کیا۔
- کارنامے: ایک جریدے "ہمایون" کی ادارت کی اس کے بعد سہیل، شاہکار اور پھر شیرازہ رسائل سے وابستہ رہے
- رسالے: پہلے انتخاب اور اس کو بعد میں بہارستان کے نام سے معنون کیا
- اختر شیرانی کے کلام کے مجموعے: صبح بہار، اخترستان، لالہ طور اور طیور آوارہ
- وفات کے بعد کلام: کلیات اختر شیرانی
- اختر شیرانی کا نثری مجموعہ: آئینہ خانے

دیا شنکر نسیم

- نام: دیا شنکر نسیم۔ تخلص: نسیم
- خاندان: کشمیری پنڈتوں کے کول خاندان
- پیدائش: 1811 لکھنؤ
- والد کا نام: پنڈت گنگا پرشاد کول
- ابتدائی تعلیم: اردو اور فارسی (20 سال کی عمر میں شاعری میں نام پیدا کئے
- استاد: آتش (نسیم، آتش کے شاگرد تھے)
- مثنوی: 1838 میں گلزار نسیم لکھی۔ (اردو کی مشہور مثنوی ہے)
- ابتدا میں طویل مثنوی تھی آتش نے اختصار کی طرف مائل کی
- مثنوی کو نسیم نے تشبیہ واستعارہ اور صنعتوں کے استعمال سے مثنوی کو خوب سے خوب تر بنا دیا
- وفات: 1845

پروین شاکر

- نام: پروین شاکر
- پیدائش: 24 نومبر 1952 کراچی، پاکستان
- تخلص: ابتداء میں بینا بعد میں بدل دیا

- وفات: 26دسمبر1984ایک حادثے سے
- والد: سید شاکر حسین
- پروین شاکر کا گھرانہ علمی ادبی اور مذہبی تھا
- پروین شاکر امیر انیس سے متاثر تھی
- تعلیم: ایم۔اے کے بعد سول سروس کامیاب کیا محکمہ کسٹم سے وابستہ ہوئے
- شعری مجموعے پانچ: خوشبو، صد برگ، خود کلامی، انکار، کف آئینہ
- (ان مجموعہ سے بین الاقوامی شہرت ملی)
- پروین شاکر کی شاعری میں نسائی نسوانی جذبات کی بھرپور عکاسی ملتی ہے
- پروین شاکر نے اردو شاعری کے منظر نامہ پر نیا تخیل، نئی تشبیہات، نئی لفظیات کا اضافہ کیا

مرزا سلامت علی دبیر

- پیدائش: مرزا سلامت علی دبیر 29آگست 1803کو دہلی میں پیدا ہوئے
- انتقال: 1875لکھنؤ
- والد کا نام: مرزا غلام حسین
- تعلیم: ابتدائی تعلیم لکھنؤ میں ہوئی
- کارنامے: دبیر 12سال سے ہی شعر گوئی کے طرف مائل ہوئے
- دبیر، میر ضمیر سے اپنے کلام کی اصلاح کرنے لگے
- دبیر شوکت لفظی کے ماہر تھے
- دبیر کے مرثیوں میں سراپا اور رزم کا پہلو نمایاں ہے
- میر انیس کی طرح دبیر کو مرثیہ نگاری میں اہم مقام ہے
- دبیر نے رباعیات، سلام وغیرہ بھی کہے ہیں

حفیظ جالندھری

- پورا نام: حفیظ جالندھری کا پورا نام حفیظ الدین رانا تھا
- پیدائش: 1900میں پیدا ہوئے۔انتقال1983
- والد کا نام: شمس الدین حافظ قرآن تھے
- حفیظ جالندھری ایک فطری شاعر تھے۔روانی، ترنم اور ان کے کلام کے خصوصیات نرم اور شیرین تھی۔
- شعری کارنامہ: شاہنامہ اسلام (اسلام کی منظوم تاریخ اور اسلام کی عظمت)
- کلام کے دو مجموعے: نغمہ زار اور سوز و ساز

اختر الایمان

- پیدائش: 12نومبر1915
- انتقال: 9مارچ1996
- دہلی کے یتیم خانے میں رہتے تھے۔اختر الایمان 1934میں فتح پور سکری مسلم ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ابتدا میں غزل لکھتے تھے۔

- ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہوئے
- ہائی اسکول کے بعد اینگلو عربک کالج میں داخلہ لیا۔ نظم کے ساتھ افسانے بھی لکھتے تھے
- افسانے: ساقی، ادب لطیف اور نیا ادب
- اختر الایمان نے عصری موضوعات کو اپنی نظموں میں مرکزی حیثیت دی۔ ان کی نظمیں تازہ کاری اور معنویت سے معمور تھی۔ ان کی نظموں سے آگہی و ادراک جلا ملتی ہیں
- شعری مجموعے: کلام، آب جو، یادیں، بنت لمحات، نیا آہنگ، سر و سامان اور زمین زمین شامل ہی

دسویں جماعت کے مصنفین کے حالات زندگی

منور رانا

نام: منور رانا پیدائش: رائے بریلی 1952

- اردو اور اودھی زبان کے بہت احساس شاعر ہیں
- منور رانا اپنے شاعری میں ماں کو موضوع بنایا
- منور رانا کے مضامین کا سب سے بڑا وصف ہے کہ انھوں نے روانی اور سلاست کے ساتھ متن کو بھی اثر انداز میں پیش کیا
- منور رانا شہروں کی زندگی سے بیزار اور گاوں کی زندگی اچھی لگتی ہے
- گاوں میں رہنے والے انسانی اقدار کئی آئینہ دار کرتے ہیں
- ان کے انشایئے اور افسانے بھی ہیں

مجتبیٰ حسین

- پیدائش: 15 جولائی 1936 ضلع گلبرگہ، کرناٹک
- 1956 میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد سے بی۔اے کیا
- روزنامہ سیاست سے وابستہ ہوئے
- اخبار: 1962 روزنامہ سیاست میں مزاحیہ کالم نگاری شروع کی
- 1972 میں دلی منتقل ہوگئے NCERT سے وابستہ ہوئے 1991 میں بحیثیت ایڈیٹر وظیفہ پر سبکدوشی ہوئے

- 1993 میں روزنامہ سیاست کے لئے دوبارہ کالم نگاری شروع کی۔
- تصانیف: تکلف برطرف، قطع کلام، قصہ مختصر، بہر حال، آدمی نامہ، بالآخر جاپان چلو جاپان چلو، الغرض، سو ہے وہ بھی آدمی، چہرہ در چہرہ، سفر لخت سفر، آخر کار، ہوئے ہم دوست جس کے، میرا کالم
- بہترین تحریریں: مرتبہ حسین چشتی (شکاگو) دو جلدوں میں
- اعزازات: اڑیہ ادیبوں کی تنظیم سرس ساہتیہ سمیتی، کٹک کی جانب سے ہاسیہ رتن، غالب انسٹیٹیوٹ برائے اردو طنز و مزاح (پہلا)، تخلیقی نثر اردو اکادمی، کل ہند مخدوم محی الدین ایوارڈ، آندھرا پردیش اردو اکیڈمی، پدم شری، گلبرگ یونیورسٹی سے D.Lit

ڈاکٹر ذاکر حسین

- پیدائش 1897 محلہ بیگم بازار حیدرآباد آبائی وطن قائم گنج
- ذاکر حسین کے والد وکالت کی غرض سے حیدرآباد آئے
- تعلیم: ابتدائی تعلیم حیدرآباد، اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ میں میٹرک پاس کیا۔
- علی گڑھ میں بی۔اے اور یم۔اے کیا پھر وہیں لکچر رہوئے
- ترک موالات تحریک سے متاثر ہو کر علی گڑھ کو خیر باد کہہ کر دلی چلے گئے جامعہ ملیہ سے وابستہ ہوئے
- اعلی تعلیم کے لیے جرمنی چلے گئے واپسی پر جامع ملیہ کے شیخ الجامعہ ہو گئے
- عہدے: 1948 میں مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر
- 1957-62 بہار کے گورنر
- 1962-67 نائب صدر
- 1967-69 صدر جمہوریہ ہند
- اعزاز: بھارت رتن
- وفات: 3 مئی 1969
- ذاکر صاحب کو بچوں سے بے حد لگاؤ تھا
- بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھیں ہیں ان میں موضوع انسانیت کے آداب سکھائے ہیں
- کہانیاں: ابو خاں کی بکری اور چودہ اور کہانیاں ان
- ان میں آزادی حب الوطنی، انسانیت کا درد اور اردو تہذیب کی سحر کاری ہے
- ذاکر صاحب کا اسلوب: حسن اور سادگی ان کی تحریر کی خصوصیات ہے۔

کشمیری لال ذاکر

- پیدائش: 7 اپریل 1919 گجرات کے بیگابنیان
- کشمیری لال ذاکر اردو افسانہ نگاری کے منور ترین دور سے تعلق رکھتے ہیں
- افسانہ نگاری میں کرشن چندر، منٹو اور بیدی سے تعلق رکھتے ہیں
- کشمیری لال ذاکر نفسیات کا مطالعہ کمال گہرائی سے کیا
- کشمیری لال ذاکر کا اسلوب: اظہارِ دل آویز، زبان سلیس اور افسانہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی دوستانہ گفتگو ہو رہی ہے۔
- کشمیری لال 125 کتابوں کے مصنف ہیں

اے پی جے عبدالکلام

- نام: ابوالفاخر زین العابدین عبدالکلام
- پیدائش: 15 اکتوبر 1931ء کو ریاست تمل ناڈو میں رامیشورم میں واقع دھنش کوٹی
- سائنسدان اور صدر جمہوریہ ہند رہے
- تصانیف: اگنیسئیڈ مائنڈس، دی ونگس آف فائیر، آپ بیتی
- ایوارڈز: پدما بھوشن، پدم وی بھوشن، بھارت رتن

ڈاکٹر شبیر علی صدیقی

- پیدائش: 1946 میں یکم آگست، نشاط گنج لکھنؤ والد: شفقت علی صدیقی
- شبیر علی صدیقی کی پہلی کتاب "ماں کی نصیحت" قومی آواز لکھنؤ سے شائع ہوئی
- ایک کہانی "ملک اومان" شائع ہوا
- ہندی ماہنامہ "کریکٹر" کے ایڈیٹر بھی رہے
- دوردرشن میں مزاحیہ ٹی وی سیریل "بابا معاف کرو" بنٹادھار" "ڈاکٹر حیران، مریض پریشان"
- تین افسانوں کے مجموعے: دل کی بات، تختی، رنگ بدلتے لوگ
- ڈراموں کا مجموعہ: شام اودھ، سنگتراش
- بیسٹ اسکرپٹ رائٹر اور حاصل کیے

دسویں جماعت۔شعراء

خواجہ الطاف حسین حالی

- حالی نثر نگار اور سوانح نگار بھی تھے
- تخلص: حالی
- پیدائش: 1837 پانی پت
- وفات: 1914
- تعلیم: اعلیٰ تعلیم دلی میں حاصل کئے۔غالب کے شاگرد ہوئے
- ملازمت کیلئے لاہور چلے گئے
- خطاب: شمس العلماء کا خطاب 1904 میں ملا
- جدید شاعری کا آغاز میں حالی کا نام بہت اہمیت کے حامل ہیں
- حالی نے سیدھے سادے خیالات مناظر فطرت کا بیان اور اصلاح پسند تصورات اپنی شاعری میں پیش کئے
- طویل مسدس: مدوجزر اسلام
- سوانح: یادگار غالب اور حیات جاوید

شیخ محمد ابراہیم ذوق

- نام: شیخ محمد ابراہیم تخلص: ذوق۔پیدائش: 1688 دہلی وفات 1853 دہلی

- والد: الشیخ رمضان جو ایک غریب سپاہی تھے
- ابتدائی تعلیم: حافظ غلام رسول سے پائی کلام کی اصلاح انھیں سے لیتے تھے۔
- بعد میں شاہ نصیر کے شاگرد تھے
- بہادر شاہ ظفر کے استاد رہے
- خطاب: اکبر شاہ ثانی نے خاں بہادر اور خاقانی ہند
- مرتبہ: غزل گوئی اور قصیدہ نگاری
- کلام: صفائی، سادگی اور برجستگی کے لئے مشہور۔ قصیدوں میں تصنع، تکلف اور مبالغہ ہی مبالغہ ہوتا تھا
- ذوق جو بات کہتے ہیں دوٹوک کہتے ہیں
- کئی لاکھ اشعار کہے لیکن غدر کے زمانے میں بہت سا کلام ضائع ہو گیا
- کلام میں اخلاقی مضامین کی کثرت ہے
- مولانا حسین آزاد کی کوشش سے کچھ کلام مروج ہے۔
- شاگرد: مرزا خان داغ دہلوی، بہادر شاہ ظفر، مولانا حسین آزاد
- انتقال سے چند لمحے قبل یہ شعر کہا کہ
- کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گزر گیا
- کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

شبیر حسین خاں جوش

- نام: شبیر حسین۔ تخلص: جوش۔ خطاب: پدم شری
- پیدائش: 5 دسمبر 1984 ملیح آباد۔ وفات: 22 فروری 1982
- لقب: شاعر انقلاب
- تعلیم: ابتدائی تعلیم گھر، لکھنؤ، سیاپور آگرہ اور علی گڑھ کے اسکولوں میں سینئر کیمبرج
- 1924 میں حیدر آباد آئے۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ناظر ادبی کے حیثیت سے ملازم ہوئے
- رسالہ: دہلی میں رسالہ کلیم شائع کیے
- آزادی کے بعد حکومت ہند کے رسالہ "آج کل" کے ایڈیٹر ہو گئے
- شعری مجموعے: نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، آیات و نغمات اور سنبل و سلاسل
- خود نوشت سوانح حیات: یادوں کی برات
- بنیادی طور پر جوش نظم کے شاعر ہیں
- ابتدائی نظموں میں جذباتی، رنگین مزاج اور حسن پرست نوجوان نظر آتے ہیں
- آزادی کے لیے پر جوش اور ولولہ انگیز نظمیں لکھی اور شاعر انقلاب بن گئے
- ان میں بعض نظمیں باغیانہ خیالات کی وجہ سے برطانوی حکومت نے ضبط کر لی
- جوش نے اس نظم سے پہلے ایک شعر لکھا تھا

- ہم ایسے اہل نظر کو ثبوت حق کے لیے
- اگر رسول نہ آتے تو صبح کافی تھی

غالب

- نام: مرزا اسداللہ خان۔ تخلص: غالب۔ پیدائش: 1796 اکبر آباد آگرہ۔ انتقال: 1869 دہلی
- والد: عبداللہ بیگ ایک جنگ میں مارے گئے چچا نے پرورش کی
- تیرہ سال کی عمر میں شادی ہوئی
- مزاج خوددار اور بذلہ سنج تھے
- شاعری میں نئے طرز کی بنیاد ڈالی
- خیالات کی تازگی، موضوعات کی رنگارنگی، فکر کی بلندی اور الفاظ کی معنی خیزی غالب کے کلام کی خصوصیات ہیں
- ذوق کے بعد بہادر شاہ ظفر کے استاد مقرر ہوئے
- خطابات: نجم الدولہ، دبیر الملک اور نظام جنگ
- تیموریہ خاندان کی تاریخ نویسی پر بہادر شاہ نے پنشن مقرر کی تھی

پروفیسر مغنی تبسم

- نام: پروفیسر مغنی تبسم۔ پیدائش: 3 جون 1930۔ وفات: 15 فروری 2012
- اصلی نام: محمد مغنی۔ قلمی نام: مغنی تبسم
- حیدر آباد کی بلند قامت وادبی شخصیت مغنی تبسم
- ابتدا میں مغنی تبسم ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہے اور بعد میں جدیدیت کے علم بردار بن گئے
- عثمانیہ یونیورسٹی پروفیسر اور صدر شعبہ اردو رہے
- مغنی تبسم کا تحقیقی مقالہ: "فانی شخصیت" اور "فن" جو Phd کے لئے لکھا
- تصانیف میں تنقید کے موضوع پر "بازیافت، آواز اور آدمی لفظوں سے آگے" ہیں
- شاعری: نوائے تلخ، پہلی کرن کا بوجھ، مٹی مٹی میرا دل، ترتیب میں فانی کی نادر تحریریں، فکر و اقبال، نذر فانی بدایونی
- ترجمہ: کہانی اور اس کا فن، شادی کی پہلی سالگرہ
- ایوارڈز: غالب ایوارڈ، عالمی فروغِ اُردو ادب ایوارڈ
- نواب شاہ عالم خان کے مطابق "شخصیت کا احاطہ کرنا جوئے شیر لانے کے مصداق ہے
- ماہنامہ سب رس کے مدیر رہے
- مغنی تبسم اور اخلاق محمد خان شہریار دونوں نے اردو کا سہ ماہی رسالہ "شعر و حکمت" نکالا۔

بیکل اتساہی

- نام: بیکل اتساہی۔ اصلی نام: محمد شفیع لودی۔ قلمی نام اور تخلص: بیکل اتساہی
- والد: خاں بہادر حنیف خان
- پیدائش: 1928 کو موضع گوڑھوال پور گونڈہ
- تعلیم: ادیب ماہر اور کامل منشی کی سند لی۔ ہندی میں ڈگری لی

- بنیادی طور پر گیت کے شاعر مانے جاتے ہیں
- خوش گلوئی ان کا خاص وصف ہے
- شعری مجموعے: نغمہ ترنم، نشاط زندگی، سرور جاوداں، پروائیاں، کومل مکھڑے، بیکل گیت، غزل سانوری
- خطاب: پدم شری کے اعزاز سے نوازا گیا

کیفی اعظمی

- نام: کیفی اعظمی۔ اصل نام:۔ اطہر حسین رضوی (ترقی پسند شاعر)
- پیدائش: 14 جنوری 1919 کو اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں مجھوال
- والد: سید فتح حسین رضوی
- تعلیم: ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی لکھنؤ اور الہ آباد یونیورسٹی سے کچھ امتحانات پاس کیے
- جیسے دبیر ماہر، دبیر کامل، عالم، اعلیٰ قابل منشی اور منشی کامل
- کیفی اعظمی کی غزلیں اور نظموں کے مجموعے
- جھنکار، آخری شب، آوارہ سجدے، ابلیس کی مجلس شوریٰ، سرمایہ
- کیفی اعظمی کی شاعری میں انقلابی آہٹیں سنائی دیتی ہیں
- کیفی اعظمی نئی صبح کے نقیب ہیں انہیں سماجی تبدیلیوں کا احساس ہے
- کیفی کی شاعری میں کلاسیکی رچاؤ کے ساتھ نئے رنگ و آہنگ کا بھی تصور ملتا ہے
- کیفی کی شاعری میں سماجی کرب کا پتہ چلتا ہے
- کیفی ادب کی صحت مند قدروں کے پاسبان ہیں
- خطابات/ایوارڈز: مجموعہ کلام آوارہ سجدے کے لیے ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ
- پدم شری ایوارڈ
- بہترین نغمہ سات ہندوستانی کے لیے فلم فیئر ایوارڈ
- بہترین مکالموں (گرم ہوا) کے لیے فلم فیئر ایوارڈ
- وفات 10 مئی 2002 83 سال کی عمر میں ہوا

اردو طریقہ تدریس

1. زبان کی ابتداء اور ارتقاء

- مخلوقاتِ قدرت میں انسان حیوان ناطق ہے۔
- مخلوقات میں انسان کو قوتِ گویائی کی فضیلت حاصل ہے۔ چونکہ وہ زبان کا استعمال کرتا ہے۔
- یونان کے مفکرین نے اس زبان کے آغاز کے مسئلہ پر اپنے نظریے کو پیش کیا جو تاریخِ لسانیات کا اہم باب کہلا سکتے ہیں۔
- Hobbes نے اپنی کتاب ''Elemeto Philosophy'' میں جو 1668ء میں منظر عام پر آئی، زبان پر بحث کی ہے۔
- جدید لسانیات پر مطالعہ 11 ویں صدی سے شروع ہوا۔
- زبان انسان خدا کی بے شمار نعمتوں سے مالا مال ہے جن میں بصارت، سماعت اور کلام بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔
- انسان کی صلاحیت نطق ہی زبان کہلاتی ہے۔
- پروفیسر انعام اللہ خان شروانی لکھتے ہیں کہ

"زبان صرف انسان کے خیالات کا اظہار کا اہم اور مرکزی ذریعہ ہی نہیں بلکہ ایک نسل سے دوسری نسل کے تہذیب کی ترسیل کے لیے بھی لازم اور ضروری ہے"۔

- لسانیات کی اصطلاح میں زبان اپنے مافی الضمیر کو دوسروں پر ظاہر کرنے کے لیے ملفوظ آوازوں کا استعمال زبان کہلاتی ہے۔
- ڈاکٹر محی الدین قادری زور کے مطابق زبان کی واضح تعریف ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے کہ

"زبان انسانی خیالات اور احساسات کی پیدا کی ہوئی ان تمام عضوی اور جسمانی حرکتوں اور اشاروں کا نام ہے جن میں زیادہ تر قوتِ قوائی شامل ہیں۔ اور جن کو ایک دوسرا انسان سمجھ سکتا ہے اور جس وقت چاہے اپنے ارادے سے دہرا سکتا ہے۔

- سید احتشام حسین ہندوستانی لسانیات کا خاکہ فرماتے ہیں کہ

"یہ بتانا تو بہت مشکل ہے کہ زبان کسے کہتے ہیں لیکن کچھ سمجھنے کے لئے کہا جاسکتا ہے آوازوں کے ایک ایسے مجموعے کا نام ہے جسے انسان اپنا خیال دوسروں پر ظاہر کرنے کے لیے ارادتاً نکالتا ہے"

- پروفیسر گوپی چند نارنگ نے زبان کو آوازوں اور لفظوں کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جس میں انسان اپنے خیالات اور جذبات کو ضرورت کے مطابق دوسروں تک پہنچاتا ہے اور وہ بے معنی یا لغو نہیں ہوتا۔

آغاز زبان کے نظریے

آغاز بان کے لئے دو نظریے کو پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ **ایک خلقی نظریہ**(Mono genetic Theory) : جس کے تحت دنیا کی ساری زبانیں ایک زبان سے پیدا ہوئی ہیں۔

2 - **کثیر خلقی نظریہ**(Polygenetic Theory) : جس کے تحت زبانوں کی ابتداء دنیا کے مختلف خطوں میں آزادانہ طور پر ہوئی۔

- مندرجہ بالا نظریوں کا تعلق نسل انسانی سے ہے نہ کہ حیوان سے، زبان یا زبانوں کے بننے کے مندرجہ ذیل نظریات ہیں۔

الہامی نظریہ Theory of Religion : (ملحق ہونے کا نظریہ)

- زبان کے آغاز کے بارے میں قدیم ترین ذریعہ مذاہب کا ہے جس میں زبانوں کو الہام قرار دیا گیا ہے
- ہر مذہب کے ماننے والے اُس زبان کو الہامی سمجھتے ہیں جس میں ان کی مذہبی کتابیں لکھی گئیں۔
- جیسا کہ عیسائی "عبرانی"، مسلمان "عربی" کو آسمانی زبان جانتے ہیں، ہندو سن سنسکرت کو دیو بھاشا کہتے ہیں، بدھ مت کے ماننے والے "پالی" کو دنیا کی سب سے قدیم ترین مانتے ہیں۔
- سویڈن ماہر نے کہا اللہ کے قائم کردہ ایڈن باغ نے سویڈش زبان کو شیطان (سانپ) ڈیانش زبان "حوا" نے فرانسیسی زبان کا استعمال کیا ہے۔
- الہامی نظریہ پر Herder نے اعتراض کیا اور بتایا کہ

"اگر زبان خدا کی تخلیق ہوتی تو منظّم اور باقاعدہ ہوتی جبکہ ان زبانوں میں بے اصولی اور بے ترتیبی ہے۔"

- Herder نے اپنے مقالے میں زبان کی ابتداء اور الوہی آغاز کے منافی قرار دیا ہے۔

فطری نظریہ Natural Theory

- فطری نظریئے کو پیش کرنے والے افلاطون اور فیثا غورث ہیں۔
- افلاطون نے اپنے مجموعے مکالمات "Cratylus" میں لفظوں کے آغاز پر بحث کی ہے.
- افلاطون کا نظریہ یہ ہے کہ شئے اور اس کے نام میں فطری اور لازمی تعلق ہوتا ہے۔
- یہ نظریہ محض یونانی زبان کی حد تک ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہوا۔

معاہدے کا نظریہ

- معاہدے کا نظریہ زبانوں کو انسانوں کے آپسی تعلقات اور معاہدوں کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔
- انسانوں نے مختلف اشیاء کے ناموں کو اتفاق رائے سے طئے کر لیا۔
- اس نظریئے کی وکالت کرنے والے Domocritus اور ارسطو ہیں.
- روسو نے زبان کو سماجی معاہدے کا نتیجہ قرار دیا ہے۔

فطری آواز (صوتی) پر مبنی نظریہ

چند کا نظریہ یہ ہے کہ زبان فطری آوازوں کی بنیاد پر مبنی ہے اس میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

A ۔حیوانی آوازوں کے نقل کا نظریہ اس نظریہ (BOW-BOW Theory):

- اس نظریئے کے تحت زمانہ قدیم کے لوگ اپنے ماحول میں موجود فطری آوازوں کی تقلید کے ذریعے زبان کی تشکیل کی ہے۔

مثلاً: کوا، بکری جیسے کائے کائے، بھو بھو، مئے مئے، میاؤں میاؤں جانوروں کی آواز کو ان جانوروں کے ناموں کے لیے قائم کیے ہیں۔

- میکس ملر نے اس نظریے کا نام Bow-Bow نظریہ دیا ہے۔
- یہ نظریہ بھی واضح نہیں ہو سکا کیونکہ جانوروں کو مختلف زبانوں میں علیحدہ نام دیا گیا ہے اردو میں کوا، انگریزی میں Crow

B ۔فوفویاٹٹ کا نظریہ (فجائی نظریہ):

- میکس ملرنے اس نظریہ کا نام "فوفو نظریہ" دیا ہے ۔
- تکلیف، ڈر، خوشی، تعجب وغیرہ کے تصورات کو اظہار کرنے کے لئے اوہو، آہا، ایچ، آہ، واہ، ہائے وغیرہ آوازوں کی بنیاد سے ہی زبان کی ارتقاء ہوئی۔ یہ بات کو کونڈی کل نامی ماہرین لسانیات نے واضح کیا۔
- ایسی فجائی آوازیں ہر زبان میں کم ہوتے ہیں اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ زبان کی پیدائش کا ان آوازوں سے کوئی رشتہ نہیں۔

C -ایو-ہی ہو- نظریہ (ہائی سو نظریہ):

- اس نظریہ کو نوارےNoireنے پیش کیا۔
- Noireکے خیال کے مطابق جہازوں کو چلاتے وقت ملاح کی ادا کی جانے والی آواز "یو-ہے-ہو" جو نعرے کے طور پر بلند کرتے ہیں۔
- اس نظریے کو اجتماعی محنت سے جوڑا گیا جو مزدور کوئی بوجھ اٹھاتے ہیں تو ایک مخصوص آواز بلند کرتے ہیں جس سے ان کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ جیسے "ہائی سو"
- یہ نظریہ بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ ہر زبان میں ایسے لفظوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔

D – مادوں کا نظریہ(Ding Dong Theory)

- اس نظریے کو ایجاد کرنے والا پروفیسر ہیری ہے۔
- اس نظریے کو تحریری شکل دینے والا ہیری کا شاگرد اسٹائن تھال ہے۔
- اس نظریے کے مطابق آواز اور تصور کے درمیان بہت گہرا رشتہ ہے۔
- کسی شئے پر ضرب کی آواز سن کر انسان فطری طور پر اس کو ادا کرتا ہے، جیسے: دھات کی چوٹ پر ٹن کی آواز، لکڑی کی ضرب پر کھٹ کی آواز۔

اشیاء کی جھنکار کی نقل کا نظریہ Olomotopocia Theory

- اس نظریہ کے مطابق متعدد قسم کی گونج اور جھنکار کو جو مظاہر قدرت اور مختلف اشیاء میں آتی ہے الفاظ میں ڈھالا گیا۔
- جیسے گڑبڑ، چیر پھاڑ، ٹن ٹن، کھٹ پٹ وغیرہ

زبانی اداکاری کا نظریہ

- ماہرین نفسیات ڈارون کے مطابق جسمانی اداکاری اور زبانی آوازوں کے درمیان قریبی تعلق ہے۔
- چہار کے اظہار ہاتھوں کے کرتب کی انسان نہ چاہتے ہوئے بھی تقلید کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس تقلید کے نتیجے میں زبان کی تشکیل عمل میں آئی۔
- ڈارون کے پیش کردہ اس نظریے کے مطابق زمانے کا انسان شروع میں جسم کے حرکات کے ذریعے مرتب کیا۔ بعد میں اس کے مطابق زبان، ہونٹ وغیرہ حرکت کرتے ہوئے آوازیں پیدا ہوئی ہیں۔
- اس نظریے کی تنقید کی جاتی ہے کہ حرکات کے ذریعے کی تصورات کو پیش کرنے کے باوجود تمام آوازیں الفاظ کا احاطہ اس میں نہیں کیا جاسکتا۔

ازخود نظریہ

- حقیقت پسند نظریے کی بنیاد پر "چامسکی" کا پیش کردہ بہت ہی جدید نظریہ ہے۔ یہ نظریہ تجربات سے قبل ہوئے نظریات کے خلاف ہے۔
- اس نظریہ کے مطابق انسانی زبان ازخود تیار ہے۔

ہنری سیوسٹ کا نظریہ

- اس نظریہ کو ہنری سیوسٹ نے بہت سارے نظریوں پر غور وخوص کے بعد اپنا نظریہ قائم کیا۔
- ہنری سیوسٹ کے مطابق زبان کے ابتدائی کیفیت اشاروں اور مجموعہ اصوات دونوں پر مشتمل تھی۔اور مجموعہ اصوات کی بناء پر ہی لفظوں کا ارتقا ہوا۔
- ابتدائی الفاظ تین قسم کے تھے۔

1 ۔نقل اصوات

2 ۔فجائی الفاظ

3 ۔رمزی الفاظ

1 ۔**نقل اصوات:** نقل اصوات میں جانوروں کی آوازوں کی نقل کو لیا گیا۔

جیسے: سنسکرت میں کاک سے کوا،انگریزی میں کوکو(کوئل) ، مصری میں کاؤ سے بلی۔

2 ۔**فجائی الفاظ** : جذبات سے پیدا ہونے والے فجائی الفاظ جیسے ہائے،اف،آہ بھی زبان کی نشوونما کے لئے گئے۔

3 ۔**رمزی الفاظ:** جو محض اتفاق یا کسی اور تعلق کی بناء پر مخصوص معنی فرض کر لیے گئے جاتے ہیں۔

مثلاً: بچے دودھ پینے پر ہونٹوں کی جنبش سے جو دلبی آواز نکلتی ہے۔جیسے: بابا-ماما-پاپا سے موسوم کر دیا گیا ہے۔

- مختلف زبانوں میں رمزی الفاظ ملتے ہیں جیسے عبرانی اور عربی میں ام-اب یونانی میں Peter,Mater انگریزی میں ماما، پاپا ہندی اردو میں اماں، بابا وغیرہ۔

زبان کی تعریفات

- خیالات کے اظہار اور خیالات کو سمجھنے کے لئے استعمال ہونے والے معنی خیز الفاظ کا مجموعہ ہی زبان ہے۔
- انسان کے اندر پیدا ہونے والے رجحانات،احساسات،جذبات کے اظہار کا اہم وسیلہ زبان ہے۔
- Emman bach نامی ماہرین لسانیات کے مطابق

"زبان لامحدود الفاظ کا مجموعہ ہے"

- زبان جس کو بھاشا کہتے ہیں یہ سنسکرت کے عنصر "بھاش" سے اخذ کیا گیا ہے۔
- سائمن پاٹر نامی ماہر لسانیات کے مطابق

"ایک زبان کو انسانوں کے ذریعہ ایک دوسرے کے خیالات کے ردوبدل کے لئے دوسرے کا تعاون حاصل کرنے کے لیے بامعنی آوازوں کا نظام ہی زبان ہے"

- Hacket نامی ماہر لسانیات کے مطابق

"زبان ایک تقریر کی عادت کا پیچیدہ نظام ہے"

زبان کے اقسام

زبان کی تقسیم اس طرح کی جاتی ہے ۔

1. اشاروں کی زبان   2۔آوازوں کی زبان   3۔علامتوں کی زبان

1- اشاروں کی زبان:

- اشاروں کی زبان میں گفتگو اور تحریر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آنکھ، سر یا ہاتھ کے اشارے سے اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔
- اشاروں کی زبان کا استعمال بات چیت کے دوران، درس و تدریس کے وقت اکثر و بیشتر کیا جاتا ہے۔
- اشاروں کی زبان میں ہر وقت اور ہر حالات کے مطابق "خاموش الفاظ" یعنی پر اثر اشارے موجود ہیں۔
- ماہرین لسانیات کے مطابق اشاروں کی زبان آواز اور علامتوں کی زبان سے پرانی ہے۔
- بصری جیسے ہم اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہیں جیسے چہرہ، ہاتھ، سر اور بھنوؤں کو جنبش دیتے ہیں۔
- سماعت کرنا یعنی ایسی اشاروں کی آواز جنہیں ہم سنتے ہیں جیسے چٹکی بجانا، ریل کا ہارن بجانا، دستک دینا وغیرہ۔
- لمس یعنی چھو کر اشارہ دینا، ہاتھ دبانا، کہنی مارنا، چٹکی کاٹنا وغیرہ۔

2- آوازوں کی زبان:

- آوازوں کی زبان کا مطلب کہ کوئی آواز سن کر ہم کسی بات کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ دودھ پیتے بچے کے رونے کی آواز کا مطلب یہ ہے کہ اسے بھوک لگی ہے یا پیاس کی شدت ہے۔
- روز مرہ زندگی میں بچہ اپنے گھر میں ماں، باپ، بھائی، بہن سے جو الفاظ سنتا ہے اُسی کو نقل کرتا ہے۔
- دوسرے آوازیں بھی سنتا ہے جیسے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز گھڑیال کی ٹک ٹک کی آواز، بادل گرجنے کی آواز، بجلی کی کڑک کی آواز وغیرہ۔ مگر کون سا لفظ کب وجود میں آیا ہوگا یہ کہنا مشکل ہے۔

3 ۔علامتوں کی زبان:

- جب الفاظ اور آوازوں کو علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے تو وہ تحریر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
- کبھی کبھی خاص نشانات جن کے کوئی معنی نہیں ہوتے علامت کے طور پر استعمال کیے جانے سے ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہیں جیسے پل یا ریلوے پھاٹک آنے سے پہلے کا نشان، ہاسٹل یا اسکول کی شناخت بتانے والا مارک
- بعض دفعہ عام بول چال میں لفظوں کے اتار چڑھاؤ سے بھی کئی طرح کی علامات ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے "اچھا" لفظ نرمی سے بولا جائے تو رضامندی اور غصہ سے یا چیخ کر بلند آواز میں چلا جائے تو ناراضگی و انکار بتاتا ہے۔
- رنج و خوشی، نفرت اور محبت، پریشانی و سکون جیسی کیفیت کے اظہار کے لیے مخصوص چہرے کی بناوٹ بھی ایک طرح کی علامت ہے۔

اردو زبان کی ابتداء وارتقاء

اردو زبان کے آغاز سے قبل ہندوستان کا لسانی پس منظر

- اردو ایک ہند آریائی زبان ہے۔
- آریاؤں کی آمد کے بعد ہندوستان میں زبانوں کے مطالعہ کو قدیم ہند آریائی، وسطی ہند آریائی اور جدید ہند آریائی یعنی تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔
- آریاؤں کی مقدس کتابیں وید سنسکرت میں ہیں۔
- سنسکرت کے بعد بدھ مت کے دور میں پالی اور اس کے بعد پراکرت اور اپ بھرنش زبانوں کا دور رہا۔
- ایک ہزار عیسوی کے بعد ہند میں پانچ بولیاں بولی جاتی تھیں اور ان میں سے ایک کھڑی بولی۔ کھڑی بولی سے اردو قرار پائی۔
- مختلف نظریات میں ایک بات مشترک ہے اردو کی ابتداء کی بنیاد برصغیر میں مسلمان فاتحین کی آمد پر رکھی گئی
- بنیادی استدلال ہے کہ

"اردو زبان کا آغاز مسلمان فاتحین کی آمد اور مقامی لوگوں سے میل جول اور مقامی زبان پر اثرات و تاثر سے ہوا اور ایک نئی زبان معروض وجود میں آئی جو بعد میں اردو کہلائی۔

اردو کی ابتدا وارتقاء۔ مختلف نظریات

کتابیں	نظریات	ماہرین لسانیات
باغ و بہار	• اردو کے آغاز کے تعلق سے جو نظریہ بہت دنوں تک عوام و خواص میں رائج رہا اور جس کی تائید کئی علماء نے کی وہ یہ ہے کہ "اردو مختلف زبانوں کے میل جول کا نتیجہ ہے" ان میں سب سے اہم نظریہ میر امن کا ہے۔ • میر امن نے باغ و بہار کے دیباچے میں لکھا ہے کہ "حقیقت اردو زبان کی بزرگوں کی منہ سے یوں سنی کہ جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تو چاروں طرف کے ملکوں سے سب قوم قدردانی اور فیض رسانی اس خاندان لاثانی کی سن کر حضور میں جمع ہوئے لیکن ہر ایک کی گویائی اور بولی جدا جدا تھی اکٹھے ہونے سے آپس میں لین دین، سودا سلف، سوال و جواب کرنے سے ایک زبان مقرر ہوئی۔" • انشاء نے میر امن کے نظریے کو بنیاد بنا کر اردو کو عربی، فارسی، ترکی اور برج بھاشا پر مشتمل قرار دیا ہے۔ • امام بخش صہبائی نے "رسالہ قواعد اردو" میں لکھا کہ شاہ جہاں آباد میں فارسی اور اردو کے ملاپ سے جو بولی مروج ہوئی اس کا نام اردو ٹھہرا۔	میر امن کا نظریہ

مولوی عبدالحق کا نظریہ	• مولوی عبدالحق نے اپنی تصنیف "اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیاء کرام کا حصہ" میں اردو کے آغاز کے متعلق نظریہ پیش کیا ہے دعوت و تبلیغ کے لیے بزرگان دین نے راست عوام سے مل کر دین کی اشاعت کرتے تھے۔اس کام کے لیے مقامی زبانوں اور اپنی زبانوں کو ملانا شروع کیا اس میل جول کے ارتباط سے خود بخود ایک نئی زبان بن گئی جو نہ ہندی تھی اور نہ فارسی بلکہ ایک مخلوط زبان تھی جسے اب ہم اردو یا ہندوستانی کہتے ہیں۔	اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیاء کرام کا حصہ
محمد حسین آزاد کا نظریہ	• محمد حسین آزاد نے کہا کے اردو کی پیدائش آگرہ اور اس کے نواح میں بولی جانے والی زبان برج بھاشا سے ہوئی۔ • اس نظریہ کو اپنی کتاب "آب حیات" میں کیا۔ • محمد حسین آزاد نے آب حیات میں لکھتے ہیں کہ "اتنی بات ہر شخص جانتا ہے کہ ہماری اردو زبان برج بھاشا سے نکلی ہے اور برج بھاشا خاص ہندوستان کی زبان ہے۔ • برج بھاشا آگرہ میں بولی جانے والی زبان تھی۔	آبِ حیات
سید سلیمان ندوی کا نظریہ	• سندھ میں اردو • سید سلیمان ندوی اپنی کتاب "نقوشِ سلیمانی" میں دعویٰ کیا ہے کہ اردو کے ابتدائی نقوش مسلمانوں کی سندھ میں آمد کے بعد سے ملتے ہیں۔اس لیے وہ اردو کی پیدائش سندھ میں قرار دیتے ہیں۔	نقوشِ سلیمانی
نصیر الدین ہاشمی کا نظریہ	• مولوی نصیر الدین ہاشمی جنوبی ہند کے علاقے دکن کے نامور محقق گزرے ہیں۔ان کی شاہکار تصنیف "دکن میں اردو" ہے۔جس میں انھوں نے اردو زبان کے دکن سے آغاز سے متعلق نظریہ پیش کیا ہے۔ • نصیر الدین ہاشمی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ "اردو سندھ سے نہیں بلکہ جنوبی ہند کے دکن کے علاقے سے شروع ہوئی جبکہ مالا بار کے ساحل اور کرناٹک کے علاقوں میں عرب شیخ اور ہاشم خاندان کے سردار تجارت اور دین پھیلانے کے لیے یہ اترے تھے۔"	دکن میں اردو
حافظ محمود شیرانی کا نظریہ	• حافظ محمود شیرانی نے اپنی تصنیف "پنجاب میں اردو" میں لکھا کہ "پنجاب میں مسلمان ابتدائی زمانے میں سو سال تک حکومت کرتے رہے اس لیے مسلمانوں کی عربی،فارسی اور ہندوستانیوں کے الفاظ سے مل کر جو زبان وجود میں آئی وہ اردو زبان ہے۔	1928 میں پنجاب میں اردو

	• پروفیسر شیرانی آگے فرماتے ہیں اردو دہلی کی قدیم زبان نہیں بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دہلی جاتی ہے اور چونکہ مسلمان پنجاب سے ہجرت کر کے جاتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ وہ پنجاب سے کوئی زبان اپنے ساتھ لے کر گئے ہونگے۔" • حافظ شیرانی لکھتے ہیں "اردو کی ابتداء پنجاب میں اس زمانے میں ہوئی جب سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری ہندوستان پر بار بار حملہ کر رہے تھے۔اوران کی حکومت دو سو سال پنجاب میں تھی اوران کی فارسی زبان اور مقامی زبان کے میل اور پنجابی کے اثرات سے ایک نئی زبان کی ابتدائی صورت نظر آئی۔	
جارج گریرسن	• جارج گریرسن نے " لسانی جائزہ ہند" میں اردو کی پیدائش بالائی دوآبہ اور روہیل کھنڈ کی بولی ورناکلر ہندوستانی سے مانا ہے	لسانی جائزہ ہند

اردو زبان کے آغاز کے بارے میں ماہرین لسانیات کے جدید نظریات۔

ماہرین لسانیات	نظریات	کتاب
ڈاکٹر محی الدین قادری زور	• ڈاکٹر محی الدین قادری زور کی کتابیں "ہندوستانی فونیٹکس" اور "ہندوستانی لسانیات" • محی الدین قادری زور اپنی کتابوں ہندوستانی فونیٹکس اور ہندوستانی لسانیات میں لکھا ہے کہ اردو کا سنگ بنیاد مسلمانوں کی فتح دہلی سے بہت پہلے رکھا جا چکا تھا۔ • مسلمانوں کی آمد سے اردو کو ترقی ہوئی اردو زبان زیادہ تر کھڑی بولی سے متاثر ہوئی۔ • زور نے مسعود حسین صاحب سے اختلاف کیا کہ انہوں نے کہا کہ ہریانوی اردو کے بعد کی زبان ہے۔	ہندوستانی فونیٹکس اور ہندوستانی لسانیات
ڈاکٹر مسعود حسین خان کا نظریہ	• ڈاکٹر مسعود حسین خان نے سائنٹفک بنیادوں پر ہندوستان میں زبانوں کے آغاز کا مطالعہ پیش کیا۔ • ان کے نظریہ کے مطابق اردو دہلی کے نواحی علاقے میں پیدا ہوئی۔ • ڈاکٹر مسعود حسین خان نے "مقدمہ تاریخ زبان اردو" 1948 میں اپنا مستند نظریہ دیا۔ • ان کے مطابق نواح دہلی کی بولیاں ہریانی، کھڑی بولی اور برج اردو کا اصل منبع اور سرچشمہ ہے۔	مقدمہ تاریخ زبان اردو
شوکت سبزواری	• شوکت سبزواری نے کہا کہ اردو نے جس زبان سے ارتقاء ہوئی وہ کبھی بالائی دوآبے میں بولی جاتی تھی۔یعنی سنسکرت اور پالی زبانوں کے بعد کھڑی بولی وجود میں آئی جس سے اردو کا آغاز ہوا۔	

مادری زبان

- مادری زبان میں کسی بھی موضوع کا اظہار درس وتدریس اکتساب آسان اور سہل ہوتا ہے۔
- مادری زبان میں ہی انسان کی مکمل شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔
- مہاتما گاندھی کی پیش کردہ تعلیمی نظام میں بھی مادری زبان کو پہلا مقام، ہندی کو دوسرا مقام دیا گیا ہے۔
- سہ لسانی طریقہ کے تحت زبان اول مادری زبان ہے۔
- بچہ اپنی جمالیاتی نظر، خوشی کے اظہار کے لیے استعمال کرنے والی زبان ہی مادری زبان ہے۔(گاندھی جی)
- بچے کی شیر خوارگی سے لے کر زندگی کے سدھار، روحانی ترقی، قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے ہونا شہری بنانے کی طاقت مادری زبان کو ہی ہے۔

2. زبان کی بنیادی مہارتیں

کسی بھی زبان سیکھنے میں چار بنیادی مہارتیں شامل ہوتے ہیں۔ جنہیں عام طور پر LSRW کہا جاتا ہے۔

وہ اس طرح ہیں۔

1. سننا اور سمجھنا
2. بولنا یا گفتگو کرنا
3. پڑھنا
4. لکھنا

1۔ سننا اور سمجھنا سکھانا:

- آواز کو سننے، ان کی درجہ بندی کرنے اسے تسلسل سے ترتیب دینے بامعنی اور مہمل آوازوں کے فرق کو سمجھنے اور مطلب اخذ کرنے کا عمل "سماعت کا عمل" کہلاتا ہے۔
- مادری زبان کی بنیاد "سننے" پر ہے چونکہ پیدائش کے بعد بچہ سب سے پہلے ماں کی آواز سنتا ہے اس لیے بنیادی زبان کو ہی مادری زبان کہا جاتا ہے۔
- عملِ سماعت کے اجزاء

1. توجہ کی مرکزیت
2. تلفظ پر توجہ
3. جملوں کی ادائیگی پر توجہ
4. انداز بیان اور طرز رسائی پر توجہ
5. مفہوم کا اخذ کرنا
6. دلچسپی کا اظہار

آداب سماعت/ضروری احتیاطیں:

- کسی بات کا مفہوم کو اخذ کرنا ہی عملِ سماعت کہلاتا ہے۔ گفتگو کو غور سے سننا تہذیب سے آراستہ و تعلیم یافتہ انسان کی پہچان ہے۔
- سنتے وقت اپنی توجہ بولنے والوں پر دیں۔ توجہ منتشر ہو تو عدم دلچسپی کہلاتی ہے۔
- جسم کی زبان باڈی لینگویج کا بھی بولنے والے پر اثر پڑتا ہے۔
- بولنے والا جس بات کو کہہ رہا ہے اسے سمجھنے کی پوری کوشش کریں یا لاپرواہی کا اندازہ نہ برتیں۔

سماعت کی خامیاں اور اس کا علاج

سماعت کا عمل کانوں سے گزرتا ہوا ذہن تک پہنچتا ہے اگر ذہن کی بات کا صحیح مفہوم ادا نہ کر سکے تو یہ سماعت کی خامی ہو گی۔

بنیادی طور پر سماعت کے عمل میں تین خامیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

1. ان سنی
2. نیم سماعت
3. غلط سماعت

سماعت کی خامیوں کا علاج

- سامع کو اپنی جانب متوجہ رہنے کی بار بار تاکید کی جائے۔
- اپنی گفتگو میں دلچسپی، کشش پیدا کریں۔
- لفظوں کے مفہوم کو ادا کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کا خیال رکھیں۔

سماعت کے تدریسی طریقے اور وسائل:

سننے کی عادت بچوں کو اسکول میں آنے سے پہلے ہی پڑ جاتی ہے مگر معلم بچوں کی غلطیوں کی اصلاح کرے۔ چند تدریسی طریقے درج ذیل ہیں۔

1. **بیان** :

- سماعت کا عمل بہتر بنانے کے لئے معلم اپنی بات کو دلکش اور پر کشش انداز میں بیان کرنا چاہیے۔
- منظر کشی کے ذریعے مقامات اور مناظر کی ہو بہو تصویر پیش کی جاسکتی ہے۔
- موضوع کا انتخاب بچوں کی عمر اور ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے۔
- دوران بیان چھوٹی چھوٹی مثالیں، پُر اثر دلیلیں اور معلومات آمیز گفتگو سماعت کو فروغ دینے میں بہتر معاون ہوتی ہیں۔

2. **وضاحت** :

- کسی مشکل بات کو سمجھنا، بند گتھیوں کو سلجھانا، مثالوں کے ذریعہ پیش کرنا وضاحت کہلاتا ہے۔
- بیان میں وضاحت تدریس کا ایک خاص طریقہ ہے۔ اسے ذہنی عمل کی اجزاء بھی کہتے ہیں۔
- موضوع کی وضاحت آسان اور مربوط ہونی چاہیے۔

تدریس سماعت کے وسائل

- تدریسِ سماعت کو موثر بنانے کے لئے سب سے پہلے موضوع کے انتخاب پر غور کرنا۔
- بچوں کی ذہنی نشو نما کے لیے تدریسی طریقوں میں تصاویر، تختہ سیاہ اور چارٹ کا استعمال کیا جانا ہے۔
- فلم-ٹی وی-ویڈیو-پروجکٹر یا کمپیوٹر استعمال کرنا۔
- مثالوں اور تشبیہوں کے لئے سمعی و بصری آلات استعمال کرنا۔
- موضوع کے اعتبار سے ماڈل اور نمونے پیش کرنا۔
- کہانیوں، قصّوں اور مثالوں کو ضرورت کے اعتبار سے استعمال کرنا۔

سماعت کی پیمائش قدر

- مختلف جانوروں کی آوازیں نکال کر ان کو پہچاننے کے لئے طلباء سے کہنا۔
- جانوروں کے آوازوں کے فرق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ریڈیو پروگرام، تقریر، ڈرامے، مکالمے، گیت، کہانیاں وغیرہ کے ذریعہ بچوں کے اندر سننے کی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

2 ۔بولنا:

- بچہ جو زبان وہ اپنی ماں سے سیکھتا ہے اُسی کو بولنے کی کوشش کرتا ہے اس کا یہی بولنا اسکول میں گفتگو کی شکل میں بدل جاتا ہے۔
- بچے کی ابتدائی زبان تو تلاہٹ ہوتی ہے اسکول میں بولی جانے والی زبان ادبی ہونے کے ساتھ ساتھ معیاری بھی ہوتی ہے۔

تکلم کے مختلف اجزاء

- تلفظ کی صحیح ادائیگی
- اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کے لئے مناسب اور موزوں الفاظ کا انتخاب۔
- آہنگ اور لہجے پر قدرت
- روانی کے دوران وقفہ
- مناسب جملوں کا موثر انداز میں استعمال
- سامعین کی دلچسپی کا خیال

بولنے کی قسمیں:

1 ۔**گفتگو**: گفتگو دو یا دو سے زائد افراد کے درمیان ہوتی ہے جس میں سماعت اور کلام دونوں ہی عمل ایک ساتھ چلتے ہیں۔

2 ۔**بیان**: بیان بولنے کا وہ انداز ہے جس میں کسی واقعے کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ وہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔

3 ۔**تبصرہ**: کسی موضوع کے تجزیے سے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرنا تبصرہ کہلاتا ہے

4 ۔**تقریر**: تقریر ایک مخصوص فن ہے جس میں کثیر مجمع سے خطاب کا عمل جاری رہتا ہے۔

5 ۔**لیکچر**: لیکچر کا تعلق تدریس سے ہے۔ لیکچر میں تفہیم اور دلائل پر زور دیا جاتا ہے۔

6 ۔**بحث و مباحثہ**: بحث و مباحثہ دو فریقین کے درمیان ہوتا ہے۔

- اختلاف رائے، گفتگو کا حصہ بنتا ہے۔
- بحث و مباحثہ میں منتقی انداز، پر جوش الفاظ، نظریات کا توڑ بھی دلائل کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے۔

7 ۔**انٹرویو** : انٹرویو کسی شخص کی ذاتی قابلیت کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔

- امیدوار داخلے یا نوکری کیلئے انٹرویو دیتا ہے۔

8 ۔**مکالمہ:**

- مکالمہ ڈرامے کا ایک جز ہے۔
- ہر کردار کو اپنے مخصوص انداز بیان ہوتا ہے۔ وہ اپنے کردار کو پیش نظر رکھتے ہوئے مکالمے ادا کرتا ہے۔

9 ۔**گپ شپ:** دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ کی جانے والی بے تکلف گفتگو ہے۔

10 ۔**کہنا:** کسی واقعہ یا کہانیاں یا حادثے کے مختلف پہلوؤں کو صحیح ترتیب کے ساتھ بولنا کہنا کہلاتا ہے۔ اس میں روانی اور تسلسل دونوں پائے جاتے ہیں۔

گفتگو یا بولنے کی خامیاں اور ان کا تدارک

- چار بنیادی مہارتوں میں بولنے کی مہارت انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔
- یہ اثر مثبت اور منفی دونوں طرح کا ہو سکتا ہے اس لیے اساتذہ ابتداء میں ہی طلباء کی غلطیوں کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

گفتگو یا بولنے کی خامیاں :

- عام طور پر بچوں میں تتلانا، ہکلانا، غلط لفظ ادا کرنا، ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانا، مصوتے اور مصمتے کی غلط ادائیگی کرنا بولنے کی خامی ہے۔
- یہ تمام غلطیاں اور کمیاں ذہنی، جسمانی، نفسیاتی نقص اور گھریلو یا اسکولی ماحول کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔
- اعضائے گویائی پھیپھڑے، ڈایفر نما، نرخرہ، نطقی عصبیہ، زبان کے مختلف حصے، تالو، دانت، جبڑے، ناک کا جوف، ہونٹ اور غذائی نالی وغیرہ آواز پیدا کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

گفتگو کے خامیوں کا تدارک:

- شرمیلے اور کم سن بچوں کو منصوبہ بندی کے طریقے اور Project Methods سے شامل کر کے زیادہ سے زیادہ بولنے کا موقع دے کر ہمت افزائی کرنی چاہیے۔

3۔**پڑھنا:**

- لفظوں کو دیکھنا، پہچاننا اور پڑھنا مطالعہ کہلاتا ہے۔
- مطالعے میں بیک وقت قدرت کے تین نعمتیں کام کرتے ہیں بصارت، سننا، کلام پڑھنا۔

مطالعے کے مقاصد

قومی تعلیمی تحقیقی و تربیتی ادارہ (NCERT) کا شائع کردہ "Teaching Reading Challenges" نامی کتاب میں مطالعہ کے مطابق اس طرح ہے

"ادیب کی بولی گئی باتوں کو معلوم کرنا اور اس کے معنی و مطلب پر غور و فکر کرنا اس پر تشخیص کرنا اور قاری کو کہاں تک متاثر فائدہ مند ہے فیصلہ کریں"

پڑھنا سیکھنے کے لیے چند اہم عما امور ذہن میں رکھنا ضروری ہے

- مطلب اور مفہوم اخذ کرنا
- پڑھنے میں تسلسل اور روانی رکھنا
- رموز واو قاف کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا
- خاموش پڑھنے کی عادت ڈالنا
- اعلی معیار کی کتابوں کا مطالعہ کرنا
- پڑھنا سیکھنے سے پہلے سننے اور بولنے کی صلاحیتوں کو ترقی دینا
- مطالعہ کے دوران شور شرابے سے احتراز کرنا۔

مطالعے کی قسمیں:

1۔بلند خوانی

2۔خاموش مطالعہ یا خاموش خوانی

1۔بلند خوانی:

- باآواز پڑھنا بلند خوانی کہلاتا ہے اس میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1 ۔الفاظ کے مجموعے کو نگاہوں سے اخذ کرنا

2 ۔ان کا مطلب اخذ کرنا

3 ۔بلند آواز میں پڑھنا

بلند خوانی کے فوائد

- مدرس کی بلند خوانی طلبہ کے لیے مثالی ثابت ہوگی۔
- تلفظ کی غلطیوں کو فوری اصلاح کر سکتے ہیں۔
- صوتیاتی نظام سے مطالعہ ہوگا۔
- پڑھنے والے طالب علم لطف اندوز ہوتے ہیں۔

2 ۔خاموش مطالعہ

- خاموش مطالعہ کے دو اہم مقاصد 1۔زود خوانی 2۔مطلب فہمی
- خاموش مطالعہ بے آواز پڑھنے کو کہتے ہیں۔اس مطالعہ میں یکسوئی اور تنہائی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- خاموش مطالعہ کے دو افعال پہلا حرف کی شناخت اپنی آنکھوں سے کرنا، دوسرے دماغ سے مطلب اخذ کرنا۔

مطالعے کے بعض اقسام

وسیع مطالعہ:

- متفرق کتب پڑھنے کو وسیع مطالعہ کہتے ہیں۔
- وسیع مطالعے سے خاموش مطالعہ کی عادت پڑتی ہے۔
- کم وقت میں زیادہ کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

بغور مطالعہ:

- ہر موضوع کو تفصیل سے پڑھنا **بغور مطالعہ** کہلاتا ہے۔یعنی ایک ایک سبق میں زبان، خیالات کے خصوصیات کو جامعہ طور پر واقف ہو کر پڑھنے کو "بغور مطالعہ" کہتے ہیں۔

فوائد

- طلبہ مضمون کو مکمل طور پر تفہیم حاصل کر سکتے ہیں۔
- اس مضمون پر خیالات ظاہر کرتے ہیں۔
- تخلیقیت کو فروغ دیتے ہیں۔
- منطقی قوت، فکری ترقی ہوتی ہے۔

انفرادی مطالعہ: طالب علم الگ الگ طور پر پڑھنا ہی **انفرادی مطالعہ** کہلاتا ہے۔

اجتماعی مطالعہ:

- تمام طلباء باآواز پڑھنا ہی **اجتماعی مطالعہ** کہلاتا ہے۔
- جس سے طلباء کی غلطیوں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

مثالی مطالعہ:

- استاد کے مطالعہ کو **مثالی مطالعہ** کہتے ہیں۔
- اساتذہ کے مثالی مطالعہ کی تقلید کے ذریعے طلبہ میں اکتساب کرنے کے لیے بہتر مطالعے کی مہارتیں فروغ پاتی ہیں۔

موافق مطالعہ:

- اعتدال رفتار سے مناسب آواز سے حرکات وسکنات سے ان منظروں کے موافق **مثالی مطالعہ** کہلاتا ہے۔
- استاد کی تقلید کرتے ہوئے طلباء پڑھنا ہی **موافق مطالعہ** ہے۔

پڑھنا سکھانے کے طریقے

پڑھنا سکھانے کے مختلف طریقوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

1 – ترکیبی طریقہ 2– تحلیلی طریقہ 3 – مخلوط یا مرکب طریقہ

1– ترکیبی طریقہ: Synthetic Methods

بچوں کے پہلے حرف سکھائے جاتے ہیں اور حروف کو ملا کر لفظ بنانا سکھایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں تین طریقوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

I. ابجدی طریقہ:

- اس طریقے میں حرف تہجی کے نام اور ان کی صورتیں شناخت کروائی جاتی ہیں اور پھر اعراب کی مدد سے جوڑ کر دو حرفی، سہ حرفی، چو حرفی، مرکب الفاظ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

II. صوتی طریقہ:

- صوتی طریقہ تدریس میں حرفوں کی آواز کے ساتھ حرف کے اشکال کو سمجھایا جاتا ہے۔
- اس طریقے میں بچے کو آواز کے ساتھ حرف کے اشکال کو سمجھایا جاتا ہے۔
- اس طریقے میں پہلے حرف کی آوازیں سکھائی جاتی ہیں اس کے بعد ان آوازوں کو ایک دوسرے سے ملا کر لفظوں کا تلفظ ادا کیا جاتا ہے۔
- مانٹیسوری اس طریقے کے حامی ہیں۔
- ملّا فخر الحسن کا کہنا ہے کہ یہ طریقہ اردو زبان کے لئے درست نہیں کیونکہ اردو صوتی نہیں۔

III. صوتیاتی طریقہ:

- صوتی طریقے کی بدلی ہوئی شکل صوتیاتی طریقہ ہے۔
- حرف تہجی کے بے قاعدگیوں کو دور کرنے کے لیے صوتیاتی رسم الخط ایجاد کیا گیا۔
- اردو پڑھنے میں دقت اعراب لی عدم موجودگی ہے۔
- اعراب کے بدلے ہر حروف کی تین آوازیں نکلتی ہیں۔ یعنی زیر، زبر اور پیش اس طریقہ کار سے حرف تہجی کی تعداد تین گنا ہو جاتی ہے۔
- یہ طریقہ اردو کے لیے موزوں نہیں ہے۔
- یہ طریقے کو ایجاد کرنے والا پستالوزی ہے۔

صوتیاتی طریقے کے طرز پر شیخ محمد چاند نے "بولتا قاعدہ" لکھا

2 – تحلیلی طریقہ: Analytic Method

تحلیلی طریقہ میں آغاز لفظوں سے یا اجزائے لفظ (ارکان) سے ہوتا ہے۔ تحلیلی طریقہ کے ضمن میں چار طریقے شامل ہیں۔

i. دیکھو اور بولو طریقہ: Look and say Method

- دیکھو اور بولو طریقہ لفظی طریقہ ہے۔ جس میں بچے ہجے کے بغیر پڑھ لیتے ہیں۔
- اس طریقۂ کار میں پورے لفظ کو وحدت خیال قرار دے کر پڑھایا جاتا ہے۔ نہ کہ حرف کو
- دیکھو اور بولو طریقہ "معلوم سے نامعلوم" کی طرف کے تعلیمی اصول پر مبنی ہے۔

ii. ارکانی یا اجزائی طریقہ: Syllabic Method

- ارکانی یا اجزائی طریقہ، دیکھو اور بولو طریقے کی ہی ایک کڑی ہے۔
- اس طریقے میں پہلے ایک رکنی الفاظ سکھائے جاتے ہیں۔ بعد میں ایک سے زائد اس طرح اضافہ کیا جاتا ہے۔

iii. جملے کا طریقہ: Sentence Method

- اس طریقے میں ابتداء جملوں سے کی جاتی ہے اور بعد میں لفظ سکھائے جاتے ہیں آخر میں لفظوں سے حروف کے شناخت کرائے جاتے ہیں
- جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ بچوں کی صلاحیت عمر کے اعتبار سے لیے جاتے ہیں چونکہ یہ طریقہ مکمل خیال کو ظاہر کرتا ہے اس لیے اس کو **طریقہ خیال** کہتے ہیں

iv. کہانی کا طریقہ: Story telling Method

- یہ طریقہ بچوں میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔
- اور تحلیلی طریقہ میں سب سے اعلی ہے۔
- اس طریقے کی ابتداء قصے سے کی جاتی ہے۔
- اس طریقے میں سیاہ بورڈ پر لکھے گئے قصے کے الفاظ پر معلم انگلیاں پھیرتا ہے۔ یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔ بچے الفاظ اور تحریر میں ربطہ پیدا کر لیں اور آسانی کے ساتھ سے دہرا سکیں۔
- قصہ گوئی کے طریقے میں جملے اور معنی سمجھائے جاتے ہیں پھر الفاظ اور آخر میں حرفوں کی شناخت کروائی جاتی ہیں

3. مخلوط یا مرکب طریقہ Combined Methods

- تدریسی طریقوں میں کچھ خوبیاں اور کچھ خامیاں موجود ہیں اس لئے دانشمندوں نے ہر طریقے کی عمدہ اور اچھی باتوں کو لے کر مخلوط یا مرکب طریقہ اختیار کیا اسے "انتخابی طریقہ" بھی کہا جا سکتا ہے۔
- اس طریقے میں لچک موجود رہتی ہے
- اس طریقے میں دو معلمین کے طریقوں کو بنیاد بنایا گیا

1 ۔ مس اسٹیونسن کا طریقہ:-

- یہ امریکہ کی جانی مانی استانی تھی۔
- مس اسٹیونسن نے تدریس کے لیے ابتداء قصے یا نظم سے کی۔
- بچوں کو نظم کے خاص لفظوں کی شناخت کروائی جاتی اس طرح چھوٹے چھوٹے حصوں کے آسان لفظوں کو بھی بار بار دہرایا جاتا اور بچے با آسانی اس طریقے کو قبول کر لیتے۔

2 سجاد مرزا کا طریقہ:-

- ان کے طریقے میں ابتداء دیکھو اور بولو سے کی جاتی ہے۔
- صوتی طریقے سے حرف تہجی کی شناخت کروائی جاتی ہے۔
- ترکیبی طریقے پر لفظ اور جملے بنائے جاتے ہیں انہیں پڑھایا جاتا ہے۔
- لفظ سازی کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حروف کے شروع، بیچ اور آخر کی صورتیں سمجھائی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار میں اردو رسم الخط پڑھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

عبارت خوانی

- "عبارت خوانی کا کام یہ ہے کہ لکھے ہوئے اور بولے ہوئے الفاظ کا مطلب سمجھے اور ان کا مفہوم دوسرے پر واضح کر سکے"
- عبارت خوانی کے تین اوصاف ہیں۔

1 ۔ نفسِ عبارت کو سمجھنا

2 ۔ صحیح آواز نکالنا

3 ۔استحسان ادبی

عبارت خوانی کے دو قسمیں

1۔بلند خوانی: بلند خوانی بہ یک وقت آنکھیں، کان، زبان اور دماغ متحرک رہتے ہیں۔

2۔خاموش خوانی: خاموش خوانی میں صرف آنکھیں اور دماغ رہتا ہے۔

بلند خوانی کے دو قسمیں

1۔انفرادی بلند خوانی:-

- بچے انفرادی پڑھتے ہیں ان کی غلطیوں کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ جھجک دور ہوتی ہے۔
- بعض بچے ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں تلفظ کی غلطیوں سے شرمندگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

2۔اجتماعی بلند خوانی:-

- یہ طریقہ پرائمری سطح پر موثر رہتا ہے بچوں میں جوش و خروش آجاتا ہے اس میں طلبہ کی غلطیاں نہیں معلوم ہو سکتے۔

خاموش خوانی:- قصے، کہانیوں کی کتابوں کو خاموش خوانی سے کام لینا ہے

- خاموش خوانی کے فائدے: زود خوانی، عبارت فہمی، مطلب فہمی، لغت خوانی، تخیل اور وقت کی بچت

خوش خوانی:- خوش خوانی سے مراد لب ولہجہ سے عبارت پڑھنے کو کہتے ہیں اس کے خصوصیات :-اخراج، اعراب، تفصیل، روانی، تغیر لحن، فقرہ بندی اور معنی آفرینی۔

4 ۔لکھنا سکھانا

- انسان نے تحریر کی ابتداءاس تصویر کی صورت میں پھر آواز اور الفاظ کی شکل میں اس نے تحریر کی ابتدا کی۔
- زبان کے دو روپ ہیں ایک بولنا دوسرا لکھنا۔
- تحریری عمل کے تین صورتیں ہیں۔

1۔دیکھ کر لکھنا 2۔سن کر لکھنا 3۔ذہن سے لکھنا

لکھنا سکھانے کے دو اہم مقاصد:

1۔**زود نویسی:-** تیزی سے لکھنے والی عبارت ہے۔

2۔**خوش نویسی:-** خوش نویسی کے فن پر خوبصورتی کا دخل ہے۔حروف میں یکسانیت ، لفظوں اور جملوں میں فاصلہ برابر ہو۔

لکھنا سکھانے کے طریقے:-

لکھنا سکھانے کے چار اہم طریقے

1۔ابجدی طریقہ:-

- ابجدی طریقہ قدیم اور مروجہ طریقہ ہے جس میں بچوں کو حروف تہجی لکھنا سکھایا جاتا ہے۔
- مرکب الفاظ اور جملے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔
- اس طریقے کار سے حرف اور لفظ کی بنیاد پختہ ہوتی ہے۔

2۔پستالوزی کا طریقہ:-

- یہ طریقہ کے موجد پستالوزی ہے۔
- پستالوزی نے کہا لکھنا سکھانے کے لئے خط کشی سے شروع کیا جائے اس میں سب سے پہلے دائرے، نیم دائرے، خط مستقیم، خط فہمی سکھائے جاتے ہیں کیونکہ انہیں سے الفاظ بنتے ہیں۔
- اس طریقے میں پہلے منفرد حروف لکھنا سیکھیں اس کے بعد حروف کو جوڑنا سکھائیں پھر لکھنے کی مشق کروائی جائے۔

3۔مانٹیسوری کا طریقہ:

- یہ طریقے کے موجد مانٹیسوری ہیں۔
- یہ ایک حسیاتی طریقہ ہے جس میں حروف کی شکلیں لکڑی یا ریگمال پر کاٹ لی جاتی ہیں
- اس طریقے میں بچے حرف پر انگلی پھیر کر ان کی شناخت کرنا سیکھ جاتے ہیں۔
- مانٹیسوری کا طریقہ ایسی زبانوں کے لئے ہے جو صوتی ہوں اور جن کی انفرادی اور ترکیبی شکلوں میں فرق نہ ہو
- اردو سکھانے کے لیے یہ طریقہ موزوں نہیں ہے۔

4۔پڑھواور لکھو کا طریقہ:

- یہ طریقہ تحلیلی طریقوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔یعنی لفظ واری، جملہ واری اور قصہ واری طریقہ
- اس طریقے میں لکھنا سکھانے کا کام پہلے قصے، پھر جملے، پھر لفظ سے ہو گا۔
- یہ طریقہ کل سے جز کی طرف کے اصول پر مبنی ہے۔
- یہ طریقہ ان زبانوں کے لئے ہے جن کے حرف کی انفرادی اور ترکیبی شکلیں ایک سی ہوں۔
- یہ طریقہ اردو کیلئے موزوں نہیں ہے۔

تحریر کی قسمیں

جملہ بندی: سب سے پہلے بچے جملے بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

- جملہ بندی میں الفاظ کی ترتیب ان کے ربط اور ان کے استعمال کی مناسبت سے بچوں کو واقف کرایا جاتا ہے

پیرا گراف لکھنا:

- ایک خیال کا اظہار کئی جملوں میں پیش کیا جائے تو اسے پیرا گراف لکھنا کہتے ہیں۔
- پیرا گراف لکھنے میں خیال اور جذبے کو زیادہ ہمیں دی جاتی ہے۔

خلاصہ نگاری:

- خلاصہ نگاری اختصار نویسی کہلاتی ہے۔
- اسباق کو مختصر مگر جامع الفاظ میں لکھنے کی صلاحیت پیدا ہونا۔

کہانی نویسی:

- کہانی کے تین اہم حصے کہنے والا، کردار اور انداز بیان
- کہانی سے بچوں میں جذبات اور خیالات ابھرتے ہیں۔

مکالمہ نگاری:

- دولوگوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کو مکالمہ کہتے ہیں۔
- ڈرامے کی بنیادی اہمیت مکالمے سے ہے۔

تشریح: کسی کے خیال، قول یا شعر کے مفہوم کو واضح طور پر سمجھانا "تشریح" کہلاتا ہے۔

نظم نگاری: نظم دلوں کو متاثر کرنے والی صنف ہے۔ بحر اور وزن کا پورا خیال رکھنا۔

مضمون نویسی:

کسی خیال کا صحیح ترتیب اور منظم انداز میں پیش کیا جانا مضمون کہلاتا ہے۔

- اس کے تین اجزاء ہیں۔ 1۔ آغاز 2۔ نفس مضمون 3۔ اختتام
- مضامین کی قسمیں بیانیہ، سوانح خاکہ، آپ بیتی، کوئی واقع، سفر کے حالات وغیرہ۔

خطوط نویسی:

- خطوط نویسی کو آدھی ملاقات بھی کہتے ہیں۔
- نجی خطوط میں بے تکلفی ہوتی ہے کاروباری خطوط اور عرضیاں رسمی تکلفات کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔
- خط کے دو اہم اجزاء ایک ہیئت دوسرا مرکزی خیال
- خط ہیئت کے لحاظ سے پانچ عناصر ہیں۔

1 ۔ مقام و تاریخ 2۔ القاب 3۔ نفس مضمون 4۔ اختتام 5۔ نوٹ

عرئضہ نویسی: عرئضہ نویسی کا تعلق ہماری سماجی زندگی سے جڑا ہوا ہے۔

- اپنی ضروریات، مطالبات کے لیے ہم عریضے کسی افسر، عہدیدار کے نام لکھتے ہیں۔

روداد نویسی: کسی ادارے کی کارکردگی یا کسی اجلاس کی گفتگو کو تحریری شکل دینا روداد نویسی کہلاتی ہے۔

خبریں: مختلف النوع واقعات، حادثات، تقریبات کا ذکر اخبار میں کیا جاتا ہے۔

روزنامچہ: روزانہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو تحریری انداز میں پیش کرنا "روزنامچہ " کہلاتا ہے۔

- روزنامچہ نجی حیثیت رکھتا ہے اس لیے اپنی رائے، ارادے، پروگرام، تمنائیں، آرزوئیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں۔

3۔تدریس کے مختلف طریقے

استقرائی طریقہ

- یہ طریقہ قواعد کی تعلیم کے لئے بہت عمدہ ہے۔
- اس طریقے میں واقعات اور حقائق کا تجزیہ کر کے کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔اور کوئی اصول۔ضابطہ یا کلیہ بنا لیتے ہیں۔اس طریقے کو"استقرائی طریقہ" کہتے ہیں۔
- اس طریقے میں معلم طلبہ کو واقعات،مشاہدہ اور مطالعہ کا موقع فراہم کرتے ہیں۔
- اس طریقے میں طلباء موازنہ اور مقابلہ کر کے مماثلت یا فرق کو محسوس کرتے ہیں اور حقیقت تک پہنچنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔
- اس طریقے میں طلباء قواعد کے اصول اور تعریف سے واقف ہو جاتے ہیں۔
- یہ طریقہ جدید تدریس میں تعلیم کے عین مطابق ہے۔
- معلوم سے نامعلوم کی طرف
- مقرون سے مجرد کی طرف

خامیاں: طلباء جلد بازی میں کوئی نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔

- متعدد پہلوؤں کو دیکھے بغیر چند مخصوص واقعہ سے کوئی بھی کلیہ بنا لیتے ہیں۔

استخراجی طریقہ

- یہ استقرائی طریقہ کی ضد ہے۔
- اس طریقے میں روایتی قواعد کے اور اس کی تعریفوں کو بنایا جاتا ہے۔
- اس طریقے میں طلباء کو قواعد کے قوانین اور اصطلاحات کو یاد رکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔
- ایسے طریقے میں نامعلوم سے معلوم کی طرف۔
- مجرد سے مقرون کی طرف جانا پڑتا ہے جو تدریس زبان کے اصول کے خلاف ہے۔
- استخراجی طریقہ خشک اور بے جان ہے۔
- اس طریقے میں طلباء کو رٹنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

منصوبائی طریقہ

- حل طلب مسئلہ کو عملی طور پر کرنے کو تعلیم کی اصطلاح میں منصوبائی طریقہ کہتے ہیں۔
- اس طریقہ کار کی 1889ء میں امریکہ کے رچرڈ سن نے ابتداء کی اور 1921ء تک کلپٹرک اور اسٹیونسن اس کو ترمیم کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا۔
- منصوبائی طریقہ امریکی مرکزیت کا طریقہ ہے اور یہ جان ڈیوی کے عملیت (Pragmatism) کے فلسفے سے وجود میں آیا۔
- یہ طریقہ ایک نمونہ ہے جس میں طلباء کی تخلیقی صلاحیت،استفسار کی صلاحیت،سماجی ہم آہنگی جیسے صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔
- معلومات فراہم کرنا-کتابوں کا مطالعہ-خط و کتابت-مصارف کا تخمینہ-مختلف مقامات کی سیر اور منصوبے کی تکمیل کے لیے ضروری ہوتی ہے۔
- یہاں علم و عمل کا ایک گہرا رشتہ بن جاتا ہے
- اس طریقے میں طلباء کو اعادے کا موقع نہیں ملتا اور کچھ نصابی امور تکمیل پاتے ہیں اور کچھ رہ جاتے ہیں۔

بحث ومباحثہ کا طریقہ

- اس طریقہ کار میں طلباء کو علم کے امور اور تعلیم کے مواد سے واقف کروانا ہوتا ہے۔ ساتھ میں توضیحی و امدادی سامان کا استعمال موقع و محل کی مناسبت سے کیا جائے۔
- سوالات کی تخصیص یعنی مخصوص ہونی چاہیے۔
- بحث مباحثہ کا شوق اصولی اور نظریاتی امور پر دیا جانا چاہیے۔
- معلوم سے نامعلوم کی طرف

لیکچر کا طریقہ (بیانیہ طریقہ)

- اس طریقے میں معلم بولتا ہے اور طلباء سنتے ہیں
- معلم طلباء کو وہ تمام باتیں بتادیتا ہے جس سے وہ لاعلم ہوتے ہیں
- لیکچر وہ تدریسی طریقہ جس میں کسی موضوع، کسی مسئلہ، کسی سوال کی وضاحت اور تشریح کی جاتی ہے۔

سوال وجواب کا طریقہ

- سابقہ معلومات اور نئی معلومات میں ربط قائم کرنے کے لیے سوال وجواب کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔
- اس طریقے میں نصاب سے ہی نہیں بلکہ طلباء کی ہمہ جہت شخصیت کو سنوارنے کا بھی پورا خیال رکھنا
- طلباء کو بھی سوالات پوچھنے کا حق دیا جائے۔
- سوالات تین قسم کے ہوتے ہیں

1 ۔ تمہیدی: اس میں سابقہ معلومات کی جانچ کی جاتی ہے۔

2 ۔ تفہیمی: اس سوالات نفس مضمون پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ سوالات آسان سے مشکل، فکر انگیز۔ ان میں تسلسل پایا جاتا ہے۔ اور پورے سبق کا احاطہ کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

3 ۔ اعادے کے سوالات زبانی نہیں ہوتے بلکہ مرکزی خیال کا احاطہ کئے ہوتے ہیں۔

تمثیلی طریقہ

- اس طریقہ کے ذریعے کمرہ جماعت میں درسی مقاصد کو آسانی سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- اس طریقہ کار تدریس کے لئے درسی کتب سے ہی فقرے، جملے اور زبان کے مختلف اصول کو منتخب کرکے انہیں قواعد کے اصولوں پر پرکھ کر طلباء کو ذہن نشین کرائیں۔
- چھٹی، ساتویں جماعت میں اسم، ضمیر اور صفت کی پہچان اور ان کی قسمیں ان کی درسی کتاب کے اسباق سے بہت آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔
- اسی طرح آٹھویں، نویں جماعتوں کے نثری اسباق اور نظموں سے مرکبات، ضرب المثل، تلمیحات، تشبیہات، اشارے اور کنائے ذہن نشین کرایا جاسکتا ہے۔

مظاہراتی طریقہ

- اصول اور ضوابط کے ساتھ کسی چیز کا باقاعدہ طور پر مظاہرہ کرنا " مظاہراتی طریقہ " کہلاتا ہے۔
- تمام تدریسی امدادی وسائل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اردو زبان کی تدریس کی جاتی ہے۔

کھیل کے ذریعے طریقہ تدریس

- کھلنے کے دوران ظہور ہونے والی ذہنی قوت کو استعمال کرتے ہوئے تعلیم دیے جانے والے کے طریقے کو PLAY WAY METHOD کہتے ہیں
- اس طریقے کو تجویز کرنے والا Henry Caldwell Cook ہے۔
- Henry Caldwell Cook کے تجربات کی بنیاد پر پریسن، گریفت، فریڈرک فروبل، مانٹیسوری نے میدانِ تعلیم میں Play Way Method کو شہرت پہنچائی۔
- ماہر تعلیم "گلک" کے مطابق کسی قسم کے دباؤ کے بغیر اپنی پسند کے مطابق خوشی سے انجام دئے جانے والا ہر عمل "کھیل" کہلاتا ہے۔

مانٹیسوری کا طریقہ

- اس طریقے کے موجد مانٹیسوری ہیں
- اس طریقے میں بچوں کے لیے مختلف آلات مہیا کیے جاتے ہیں بچے اپنی دلچسپی کے مطابق ان آلات کو استعمال کر سکتے ہیں۔ بچوں سے غلطی سرزد ہو جائے تو خود بچہ اپنی اصلاح کرنے کے لئے گنجائش ہوتی ہے
- کاروائی کو انجام دینے کے لئے ایک ہدایت کار نگرانکار اور ایک ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں۔
- اسو سیشن مانٹیسوری انٹر نیشنل ادارہ دنیا بھر میں ان کے خیالات کی نشاندہی کی کوشاں ہے۔

کنڈرگارٹن

- لفظ کنڈرگارٹن جرمن الفاظ کنڈرا اور گارٹن کا مجموعہ ہے۔ اس کے معنی "باغیچۂ اطفال"
- ماہر تعلیم فروبل اس طریقے کی بنیاد ڈالی۔
- پودا جس طرح باغیچے میں پالا جاتا ہے بالکل اسی طرح بچوں کو بھی پرورش کرنا چاہئے۔
- Play way Method کے کھیل کے اصول کی بنیاد پر تشکیل دی گئی ہے۔

تفویضی طریقہ

- ہیلن پارک ہرسٹ نے اس طریقہ کو ایجاد کیا۔
- امریکی شہر ڈالٹن میں سب سے پہلے روبہ عمل لایا گیا اس لیے "ڈالٹن طریقہ" بھی کہتے ہیں۔
- اس طریقے میں تفویضات دیئے جاتے ہیں۔ جن کو پورا کرتے ہوئے بچے سیکھ لیتے ہیں۔
- خود اکتساب Self learning اس طریقہ کا بنیادی اصول ہے۔

اصلاحی تدریس

- طلباء اکتساب کے دوران تحریری یا تقریری طور پر جو غلطیاں کرتے ہیں انہیں نشاندہی کرتے ہوئے ان غلطیوں کی تدارک کے لیے کی جانے والی تدریس "اصلاحی تدریس" کہلاتا ہے۔

مشغلاتی طریقہ

- سیکھنے کی فکر میں کیا جانے والا کام کو "مشغلہ" کہہ سکتے ہیں بچوں سے مختلف مشاغل کراتے ہوئے مختلف امور سیکھنے کے قابل بنانے کو "مشغلاتی طریقہ" کہتے ہیں۔ یہ طریقہ طفل مرکوز طریقہ ہے۔

تدریس نظم

- لطف اندوزی نظم کا مقصد ہے
- کسی بھی ادب میں نثر سے پہلے نظم کا وجود ہوتا ہے۔

کلی طریقہ:

- تمام نظم کو ایک اکائی جان کر اس کے خلاصے کو تشریح کرنا کلی طریقہ کہلاتی ہے۔
- ہر لفظ کے معنی بتانے کے بجائے اس کا خلاصہ اور خوبصورتی کو اہمیت دینا چاہیے۔
- نظم اور گیت کے الفاظ کے رنگینی اور لطافت معنی کو جہاں تک ہو سکے بچہ خود ہی اخذ کرنے اور اپنے الفاظ میں کہنے کے مناسب مناظر اور مواقع مہیا کئے جائیں تاکہ بچے لطف اندوز ہوں۔

جزوی طریقہ:

- یہ ایک روایتی طریقہ ہے اور کلی طریقہ کے برخلاف ہے۔
- تدریس میں جماعت کے ہر سطح کے طالب علم کو اہمیت دی جاتی ہے۔
- تدریس کے دوران مصرعے کے ہر لفظ کے معنی بتایا جاتا ہے۔ دوران تدریس عموماً بچے سامعین کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- بچوں کو مضمون سے لطف اندوز ہونے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

نثر کی تدریس

- زبان کے متعلق وسیع معلومات کا مہیا کرنا نثر کا تقاضہ ہے
- درسی کتاب میں کہانی، مضمون، خط، سوانح عمری، خوش نوشت، ناول، ڈراما، سفر نامہ اور تفریح وغیرہ اصناف نثر پائے جاتے ہیں۔

مذاکرہ کا طریقہ:

- طلباء آپس میں گروپ بنا کر جامع انداز میں گفتگو کرنا، خلاصہ مذاکرہ کو درسی کتاب کے مضمون سے ملا کر عمومیت میں لائی جاتی ہے۔
- مذاکرہ میں تمام طلبہ دلچسپی کے ساتھ حصہ لے کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

سوال وجواب کا طریقہ: اس طریقہ تدریس میں پہلے سوال کیا جاتا ہے پھر اس کا جواب حاصل کرتے ہیں دوبارہ اس جواب پر نیا سوال کیا جاتا ہے اس طریقے کے ذریعے طلباء میں قوت گویائی بڑھتی ہے۔

وضاحتی طریقہ:

- درسی نکات وضاحت کرتے ہوئے سمجھانے کے طریقے کو"وضاحتی طریقہ" کہتے ہیں۔
- اس طریقے میں مصنف کے نام ان کے دیگر تصانیف،ان کا دور، خصوصیاتِ تصانیف اور سبق سے متعلق دیگر تفصیلات وضاحت کے ساتھ مختصر الفاظ میں بتانا چاہیے۔

قصہ گوئی کا طریقہ: کہانی پر مبنی اسباق کی تدریس کے لئے یہ طریقہ مفید ہے۔چونکہ بچے کہانیاں سے فطری خواہش رکھتے ہیں اس لیے ان میں دھیان اور توجہ دلچسپی پیدا کر کے سننے کے بااستعداد کی فروغ کے لئے کار آمد ہے۔

مکالماتی طریقہ: مکالمہ کے کردار کے مطابق بچوں کے انتخاب کیا جائے اور ان سے پڑھوائیں۔پڑھنے میں جو خامیاں ہوں اسی وقت انہیں تصحیح کرنا چاہیے۔

ڈرامائی طریقہ:

- سبق کو مکالمے کی شکل میں لے کر بچوں سے ان کردار کی ادائیگی کے ساتھ پڑھانے کے طریقے کو"ڈرامائی طریقہ" کہتے ہیں۔

4۔ تعلیمی مقاصد

تعلیمی مقاصد میں بلوم کی درجہ بندی

- بلوم کی کتاب A Taxonomy of Educational Objectives میں تعلیمی درجہ بندی پر مدلل انداز میں بات کی ہے۔
- بلوم نے تعلیمی مقاصد کو تین زمروں میں تقسیم کیا جس کا نام Domain رکھا۔

1۔ وقوفی میدان 2۔ تاثراتی میدان 3۔ حسی وحرکی میدان

مقاصد کی درجہ بندی

وقوفی میدان Cognitive Domain	تاثراتی میدان Affective Domain	حسی وحرکی میدان Psychomotor Domain
• علم/معلومات Knowledge	• وصول کرنا Receiving	• تقلید کرنا/ نقل کرنا Imitation
• تفہیم Understanding	• رد عمل Responding	• سلیقہ مندی Manipulation
• اطلاق Application	• قدر کرنا Valuing	• قابو کرنا Precision
• تجزیہ Analysis	• تصور قائم کرنا Conceptulization	• ارتباط Articulation
• تالیف/ترکیب Synthesis	• تنظیم کاری Organizations	• فطری کردار سازی کرنا Naturalization
• تعین قدر Evaluation	• کردار سازی Characterisation	• عادت کی تشکیل کرنا Habit Formation.

1۔وقوفی میدان Cognitive Domain

- وقوفی میدان کا پہلا جز ہے
- بلوم اور اس کے ساتھیوں نے 1956 میں تعلیمی سرگرمیوں کے مقاصد کی درجہ بندی کے حصول کی خاطر واضع کی۔
- بلوم نے اس میدان کو ذہنی اعمال اور امور لے حوالے سے چھ سطحوں میں تقسیم کیا

1۔معلومات/علم knowledge	• وقوفی میدان کا پہلا مرحلہ ہے • اس کے تحت حقائق، واقعات اور اصول وغیرہ یاد رکھنے اور انہیں پہچان کرنے کا عمل آتا ہے • بازرسائی ہوتی ہے • تصورات، اصطلاحات، ظوابط کو دہرا سکتے ہیں • دوبارہ پیش کر سکتے ہیں • شناخت کر سکتے ہیں • تذکیر و تانیث کو پہچان سکتے ہیں
تفہیم Understanding	• طلباء جو علم سیکھتے ہیں ان میں سمجھ پیدا کرنا • توضیح و تشریح کرنا تفہیم کہلاتا ہے۔ • الفاظ معنی و استعمال، اشعار کی تشریح، • اسماء وصفات میں فرق کرنا • زماں و مکاں میں فرق
اطلاق Application	• طالب علم سیکھے ہوئے مواد علم و فہم، قواعد، کلیہ، مسائل اور مہارتوں کے ذریعے انہیں بنیاد بنا کر ان کا استعمال کر کے نئے تجربات، مشاہدات، تبدیلیوں اور کلیوں کے ذریعے نئی صورتحال سے نمٹنے کی کوشش کرنا اطلاق کہلاتا ہے • دئے ہوئے ڈاٹے کا فیصلہ کرنا • پیشن گوئی کرنا
تجزیہ کرنا Analysis	• خوبیوں اور خامیوں کا تنقیدی جائزہ لینا • بغور مطالعہ واقعات اور تصورات کو الگ کرنا • جزئیات کا آپسی تعلقات کا جائزہ لینا
تالیف/ترکیب Synthesis	• تحقیقی طرز عمل سے مسئلہ کا حل نکالنا • جمع کرنا، دوبارہ بنانا، دریافت کرنا، پیدا کرنا، تعمیر کرنا، تکمیل کرنا
تعین قدر Evaluation	• وقوفی میدان کی یہ اعلی سطح ہے • مذکورہ پانچ زمروں کے ذریعہ انجام دئے گئے امور و عوامل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ • سرہانا، انصاف کرنا، اعادہ کرنا، اندازہ لگانا

2۔تاثراتی میدان Affective Domain

- تاثراتی میدان دلچسپی، رویئوں، امداد، جانبداری، عقیدہ اور اس سے متعلقہ پائے جانے والے جذبات کا میدان ہے۔
- مقاصد کی درجہ بندی کے اس میدان کو بلوم اور اس کے دور فقاء Krathes wohl and Masia نے 1964 میں پہلی بار واضع کیا
- تاثراتی میدان آسان سے مشکل کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

تاثراتی میدان کے مختلف مراحل

حصول عمل Receiving	• وقوفی میدان میں حصول عمل ادنی ترین سطح ہے۔ • طالب علم کو اس میں ابتدائی تجربہ فراہم کیا جاتا ہے • اس کا تعلق احساس، عمل اور شئے کی رو سے ہوتا ہے • پوچھنا، انتخاب کرنا، دینا، پکڑنا، موسم کرنا، بتانا، استعمال کرنا
رد عمل Responding	• طلباء دلچسپی کا ظاہر کرتے ہیں • طلباء زیادہ سے زیادہ سوالات کرتے ہیں • تحریر و تقریر کے مقابلے میں پیش پیش رہتے ہیں۔
قدر کرنا Valuing	• سائنسی رجحان کا فروغ • قدر افزائی میں تحصیل عمل اور رد عمل یا جوابدہی اس مقصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوتے ہیں مثال کے طور پر طالب علم جمہوری عمل پر یقین رکھتے ہیں، اتحاد پر رکھتے ہیں
تصور قائم کرنا Conceptualization	• تذکیر و تانیث، الفاظ، جملہ، درست اِملا کے تصورات قائم ہوتے ہیں۔
تنظیم کاری Organizations	• اس مرحلے میں طالب علم مختلف اقدار کے درمیان موازنہ کرکے ترجیحات کی بنیاد پر ان کی تنظیم کاری کرتا ہے • تاثراتی میدان کے اس مرحلے کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ فلسفہ زندگی اور اقدار کی تشکیل میں اس تعلیمی مقاصد کا بہت ہی اہم رول ہے
کردار سازی Characterisation	• یہ تاثراتی علاقے کا اہم ترین مرحلہ ہے • اس مرحلے میں اقدار اور رویئے عملی زندگی میں شامل کیا جاتا ہے • اس میں مخصوص عقائد اور رجحانات پر مشتمل عادات واطوار پیدا ہوتے ہیں • یہ مرحلہ تاثراتی میدان کے تقریباً سبھی مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے۔

حسی وحرکی میدان Psychomotor Domain

- اس مقاصد کی درجہ بندی کا نظریہ 1969 میں Simpson کے ذریعے پہلی بار منظر عام پر آئی۔
- اردو زبان کی تدریس میں حسی وحرکی میدان کے مقاصد کو ہم زبان کی بنیادی مہارتوں کے سیکھنے میں استعمال کر سکتے ہیں
- زبان کی بنیادی مہارتیں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کا سیدھا تعلق حسی وحرکی اعضاء سے ہوتا ہے
- حسی اور حرکی میدان میں صحیح بولنے کی مہارت مثلاً صحیح تلفظ اور معقول انداز گفتگو ہیں
- لکھنے کی مہارتوں اور لکھاوٹ میں صفائی، حروف کی بناوٹ، اس کی مختلف شکلیں، الفاظ کی بناوٹ اور ترتیب وغیرہ کو مقاصد کے طور پر اختیار کیا جاسکتا ہے
- حسی وحرکی میدان کا تعلق جسمانی یا طبعی حرکات، مہارت اور اس کی نشو ونما سے ہے۔

حسی وحرکی میدان کے مراحل	
1۔ تقلید کرنا Imitation	• کسی چیز کا مشاہدہ کر کے نقل کرنا • حواسِ خمسہ کے ذریعے حرکت کرنے کے لئے رہنمائی حاصل کرنا۔ اس زمرے کے تدریسی مقاصد میں شامل ہے • یہ مرحلہ سعی وخطا کے افعال کی بنیاد پر کام کرتا ہے • مہارت کے حصول میں نقل کا بڑا اہم مقام ہے۔
سلیقہ مندی Manipulation	• اس مرحلے میں ذہنی، طبعی اور جذباتی آمادگی شامل ہیں
منضبط/ارتباط/قابو کرنا Precision	• اس مرحلے میں فرد ہدایت کے مطابق کام انجام دیتا ہے
ترتیل Articulation	• مختلف کاموں کو ایک سلسلے میں ترتیب دینا اور اندرونی تسلسل میں ہم آہنگی پیدا کرنا تسلسل یا Articulation کہلاتا ہے۔
فطرتی کردار سازی Naturalization	• طلباء اس سطح پر پہنچنے پر اپنی سیکھی ہوئی مہارتوں کو اپنی فطرت ثانیہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ • طلباء نئے حالات میں وہ مہارتوں کو خود اعتمادی کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل ہونگے۔ • حسی وحرکی میدان کی یہ اعلی سطح ہے جس میں مہارتیں طلباء کی فطرت کا حصہ بن جاتی ہے۔
عادت کی تشکیل Habit Formation	• طالب علم کسی بڑے اساتذہ کی تقلید کرتے ہوئے اس میں مہارت پیدا کر کے اسے اپنی عادت ثانیہ بنالیتا ہے۔ اور اس کی وہ عادت یا مہارت اس کی ذات سے وابستہ ہو جاتی ہے تو اسے عادت کی تشکیل کہتے ہیں • مثال: تقریر میں جسمانی اعضاء، اشاروں کی زبان کا استعمال اور تحریر میں حروف والفاظ کی بناوٹ۔

5۔ منصوبہ بندی- تعلیمی وتدریسی خاکہ کی تیاری

- منصوبہ بندی تدریس واکتساب کا مقاصد طئے کرتی ہے
- منصوبہ بندی کے ذریعے مسلسل اور جامع جانچ کے عمل کو تقویت پہنچتی ہے
- Lee Berton Hewning نے منصوبہ بندی کے تین خصوصیات پیش کی ہے

1۔ منصوبہ بندی کا عمل مستقبل سے ہوتا ہے

2۔ یہ عملی کام ہے

3۔ تنظیمی تعلیل یا نتیجہ ہوتا ہے یعنی ادارے یا افراد کی کارکردگی اور صورتحال سے پیدا ہونے والے نتائج اس پر مسلسل اثر انداز ہوتے ہیں

- Stainer نے منصوبہ بندی کی مختلف زاویہ نظر سے وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "منصوبہ بندی دراصل ایک طرز فکر کا نام ہے"
- MC Clure کے مطابق "منصوبہ بندی غیر یقینی صورتحال اور تبدیلی کے لا متناہی سلسلے کا ایک عقلی اور شعوری جواب ہے"

تعلیمی منصوبہ بندی کی قسمیں

تین طرح کی تعلیمی منصوبہ بندی

1۔ سالانہ منصوبہ بندی

2۔ اکائی کی منصوبہ بندی

3۔ سبق کی منصوبہ بندی

1۔ سلانہ منصوبہ بندی:

- پورے تعلیمی سال کی مکمل تعلیمی سرگرمیاں کی منصوبہ بندی کو "سالانہ منصوبہ بندی" کہتے ہیں۔
- سالانہ منصوبہ بندی میں پوری تدریسی سرگرمیوں مثلاً اکائیوں اور تدریسی مواد و متون کو اس تعلیمی سال میں ماہانہ بنیاد پر مکمل کرنے کے لیے ایک خاکہ یا بلوپرنٹ تیار کر لیا جاتا ہے۔
- تدریسی ایام 220
- تشکیلی، مجموعی جانچ اور استاد کے ذاتی چھٹیاں اور دیگر عوارض کے بعد زبان کی تدریس کے لیے 170 گھنٹیاں دستیاب ہوتی ہیں۔
- تحتانوی مدارس کے لئے District Common Examination Board کی جانب ست سالانہ منصوبہ مہیا کیا جارہا ہے

2۔اکائی منصوبہ بندی:

- اکائی کو درسی کتاب/ تدریسی مواد/ مواد مضمون کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے تاہم اکائی یونٹ کا تصور Mode of Education مثلاً فاصلاتی طرزِ تعلیم، رسمی تعلیم، غیر رسمی تعلیم، ثانوی تعلیم اوراعلی تعلیم کے لحاظ سے طے کرنا زیادہ بہتر ہے۔
- اس منصوبے کے تحت پورے ہفتے کے تدریسی مواد کو ایام کار(Working Days) اور کام کے اوقات(Working hours) کے لحاظ سے تعلیمی گھنٹوں میں تقسیم کردیا جاتا ہے۔

اکائی منصوبہ بندی کے مراحل:

1۔تیاری اور محرکہ پیدا کرنا: Preparation and motivation

- یونٹ کا تعارف اس میں ذکر کئے گئے ادباء وشعراء کے حالات زندگی کو مثالوں کے ذریعے پیش کر کے طلبا میں تحریک علمی پیدا کرنا۔

2۔سابقہ معلومات: Previous Knowledge

- سابقہ معلومات کے مرحلے میں پڑھائی گئی اک اکائی سے موجودہ اکائی کو مربوط کرتے ہوئے طلبہ کی معلومات کی جانچ کرنی چاہیے۔

3۔پیش کش: پیشکش میں موجودہ اکائی میں دی گئی نئی معلومات، تجربات، نئے انداز فکر سے طلباء کو روشناس کرایا جاتا ہے۔

4۔اکتساب کی تنظیم:

- اکائی منصوبہ بندی کا یہ چوتھا مرحلہ ہے
- اس میں مختلف طریقہ ہائے تدریس کا انتخاب، تدریسی حکمت عملیوں اور تدریسی مہارتوں کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- اس مرحلے میں طلباء کے حاصل شدہ معلومات کو جمع کرنے اور برقرار رکھنے کا موقع ملتا ہے۔
- نئے تجربات اور نظریات کے درمیان ربط قائم کر کے حاصل شدہ علوم کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

5۔تلخیص:

- تلخیص یا خلاصے کا مرحلہ عام طور پر اکائی کے آخر میں آتا ہے۔
- سیکھے ہوئے علوم وتجربات کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

6۔اعادہ: اساتذہ سے کوئی نکتہ یا کوئی اہم معلومات چھوٹ جائے یا پھر کوئی اہم عنصر، معنی، تجزیہ، تعریف وغیرہ بھول جائے یا تدریس کی جانکاری پختہ نہ ہو اس لیے اکائی کی تدریس کے آخر میں اعادہ کرنا ضروری ہے۔

- اس میں شک وشبہات دور کیا جاسکتا ہے۔

7۔ تعین قدر:

- تعیین قدر اکائی منصوبہ بندی کا آخری اور اہم مرحلہ ہے
- تعین قدر میں پوری اکائی کی کامیابی وناکامی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔
- اس میں ٹیسٹ منعقد کیا جاتا ہے۔

3۔ سبق کی منصوبہ بندی:

- سبق کی منصوبہ بندی تدریسی امور کی انجام دہی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔
- سبق منصوبہ بندی باقی دونوں منصوبے سالانہ اور اکائی منصوبہ کا تکملہ ہے۔
- عام طور پر سبق منصوبہ بندی تین مراحل کا استعمال پوری دنیا میں ہوتا ہے جو ذیل کے اصولوں پر مبنی ہے۔

a) سبق کے مقاصد کا تعین

b) موزوں طریقہ تدریس کا انتخاب

c) تدریس زبان کی اہم مہارتوں کا انتخاب

سبق منصوبہ بندی کے مراحل:

اکثر ممالک کے تعلیمی اداروں نے Jhon Fredrick Herbert کے مراحل کو اصولی طور پر تسلیم کیا ہے. ان کے پیش کردہ منصوبہ سبق کے چھ مراحل ہیں۔

1۔ تیاری: Preparation

- تیاری میں طلباء کو پڑھائے جانے والے مضامین اور ان سے متعلقہ معلومات اندازہ ہے۔

2۔ پیش کش: Presentation

- پیشکش منصوبہ سبق کا اہم ترین مرحلہ ہے۔
- بہتر آموزش واکتساب کے لیے اس مرحلے میں مختلف مہارتوں اور حکمت عملیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- اس مرحلے کو اساتذہ کے لئے "لٹمس پیپر ٹیسٹ" کہتے ہیں۔
- پیشکش میں خاص طور پر یہ تمام آتے ہیں

طریقہ تدریس، مواد مضمون، بلند خوانی اور خاموش خوانی، TLM,ROLLER BOARD, BLACK BOARD کا استعمال خاص ہے

3۔جائزہ/موازنہ: Comparision

- منصوبہ سبق کے اس مرحلے میں طلباء کو سبق کی دشواریوں کو سمجھانے کے لیے چند مثالیں دی جاتی ہیں۔
- طلباء مثالیں اور حقائق کا موازنہ کرتے ہیں اور نتائج اخذ کرتے ہیں۔

4۔ تعمیم: Generalisation

- منصوبہ سبق کے اس مرحلے میں اساتذہ کے ذریعے پیشکش کے تحت دی گئی معلومات اور تجربوں سے حاصل شدہ حقائق کو منظم کرنا ہے۔

5۔اطلاق/انطباق: Application

- اطلاق کے مرحلے میں طلباء حاصل شدہ معلومات اور تجربات اور ترتیب کو مختلف مواقع اور متعدد طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔

6۔اعادہ: Recapitulation

- کمرہ جماعت میں اعادہ کا مرحلہ استاد کے طرز تدریس، تدریسی حکمتِ عملی اور مہارتوں کے استعمال اور طلباء میں اکتسابی عمل کو فوری جانچ ہے۔
- گھر کا کام Home Work بھی دیا جاتا ہے
- سبق کے متعلق طلباء سے متعدد چھوٹے بڑے سوالات کرتے ہیں۔

<u>مائیکرو ٹیچنگ/ خرد تدریس</u>

- تعلیم و تربیت ایک مسلسل عمل ہے
- Lesson plan کی بہتر عمل آوری کیلئے مائیکرو منصوبہ سبق کی ضرورت پڑتی ہے۔
- انگریزی لفظ Micro یونانی زبان سے لیا گئے ہیں جس کے لغوی معنی نہایت چھوٹا یا خرد ہوتا ہے
- مائیکرو تدریس کے ذریعہ متعلم استاد کو اصلی تدریسی مشق سے قبل مختلف مہارتوں کی تربیت اور طریقہ استعمال "مائیکرو ٹیچنگ" کے ذریعہ فراہم کرایا جاتا ہے
- مائیکرو ٹیچنگ کا استعمال سب سے پہلے امریکہ میں Stanford University کے ذریعے 1963 میں کیا گیا
- اس تدریسی تکنیک کو تدریس میں ایک آلہ کار کی طرح استعمال کیا جاتا ہے جس میں سمعی و بصری آلات، CCTV، ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے اس کو مزید تقویت پہنچائی جاتی ہے
- خرد تدریس عام طور پر پانچ سے دس منٹ کے وقفے میں تدریس ہوتی ہے۔
- خرد تدریس کے لیے طلباء کی تعداد دس سے پندرہ ہونی چاہیے.

6۔اردو نصاب کے تدوین کے طریقے

نصاب کے لئے انگریزی لفظ Curriculum رائج ہے۔ یہ لاطینی لفظ Currere سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "دوڑنا" اس طرح نصاب کے معنی کسی منزل یا شئے کو حاصل کرنے کے لیے دوڑنا یا سعی کرنا ہے۔

نصاب کی تعریفات

- نصاب مقصود علمی نتائج کی ایک منظّم ترتیب ہے۔(جانسن)
- نصاب کسی تعلیمی تصور کے لازمی اصولوں اور خصوصیات کو دوسروں تک پہنچانے کی ایسی کوشش ہے جس کی آزادانہ تنقیدی جانچ کی جا سکے اور جو مشق و عمل منتقل ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔(Lawrence Stenhouse)
- نصاب ایک فنکار (استاد) کا ایسا اوزار/آلہ ہے جس کے ذریعے وہ خام مال (طلباء) کو اپنی پسند کے سانچے (مقاصد) میں ڈھالتا ہے۔(Cunningham)
- نصاب باقاعدہ یا ترتیبی منشا و مدعا کی ایک منظم ترتیب ہے۔(David Pratt)
- نصاب طلباء کو مدرسہ کی جانب سے فراہم کردہ تمام مشاغل کا مجموعہ ہے۔ جس سے تعلیمی مقاصد حاصل ہو سکیں۔(Alberty.A and Alberty.E 1959)
- نصاب تمام اکتسابی تجربات کا مجموعہ ہے جو طلباء کو مدرسے کی جانب سے فراہم ہوتے ہیں۔(H.Robert Beck and W.Walter Cook)
- سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن 1952 کے مطابق

"محض علمی مضامین ہی نہیں جو کہ روایتی طریقوں پر مدرسوں میں پڑھائے جاتے ہیں بلکہ مدرسے کے مختلف مشاغل جو کمرہ جماعت، لائبریری، لیباریٹری، ورکشاپ، پلے گراؤنڈ نیز اساتذہ اور طلبا کے درمیان پیش آنے والی غیر رسمی گفتگو کے نتیجے میں حاصل ہونے والے تجربات ہیں۔"

نصاب کے تعین کرنے والے عوامل

- قومی سیاسی افکار: قومی سیاسی افکار کو پیش نظر رکھنا مثلاً: NCERT کے مطابق قومی یکجہتی کا فروغ، جمہوریت کا فروغ،
- سماجی ملاحظات
- تعلیمی فلسفہ
- مذہبی عوامل
- ثقافتی عوامل
- سائنسی و تکنیکی عوامل
- نفسیاتی اساس
- معاشی منصوبہ بندی
- جدیدیت کے تقاضے

نصاب کے تدوین کے عام اصول:

طفل مرکوزیت کا اصول: اس اصول میں طلباء کی عمر اور اس کے ضروریات، صلاحیتیں، رجحانات، دلچسپیاں اور سماجی و معاشی پس منظر کو پیش نظر رکھنا۔

اصول ضرورت: جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی اور دیہی و شہری علاقوں کی ضروریات اور تقاضے بھی اس اصول سے پورے ہونا

کمیونٹی مرکزیت کا اصول: نصاب صرف سماجی ضروریات کو بھی پورا کرے اور طلباء بھی سماج سے اچھی طرح ہم آہنگ بنے۔

تحفظ کا اصول: نصاب ہمارے رسم و رواج، معیار اخلاق اور ثقافت کے تحفظ میں معاون ہونا چاہیے۔

اصول افادیت: بچہ اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کے لائق ہونی چاہیے

لچک اور تنوع کا اصول: مختلف قسم کے بچوں کی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے۔

تجربات کی جامعیت کا اصول: طلباء کے لئے تمام تجربات کے لیے سہولت کا نصاب ہونی چاہیے

پختگی و بالیدگی کا اصول: جسمانی و ذہنی آمادگی کا تعلق پختگی سے ہے۔ لکھنا سکھانے کی ابتدا کی صحیح عمر چھ سال ہے۔

انفرادی دلچسپی کا اصول: بچہ کی تخلیقی صلاحیت، دلچسپی، فطری صلاحیتیں اور پیشہ وارنہ ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔

فاضل اوقات کا صحیح استعمال: فرصت کے اوقات میں مطالعہ کی عادت فروغ دیا جائے۔

نصاب کے تدوین کے طریقے

منطقی طریقہ:- منطقی ترتیب میں منظم کرنے کے منطقی طریقہ کہتے ہیں

نفسیاتی طریقہ:- طلباء کی عمر، دماغی صلاحیت، دلچسپی، ضرورت، سمجھنے کی معیار قوت جاذب اور سابقہ معلومات کا لحاظ رکھنا

عنوانی طریقہ:- کوئی عنوان اسی جماعت کے اندر مکمل کیا جاتا ہے یہ طریقہ نفسیاتی نہیں ہے طلباء پر دباؤ پڑتا ہے

ہم مرکز اور مرغولی طریقہ:- عنوان کے چھوٹے چھوٹے آزاد حصّوں میں تقسیم کریں جس کو پڑھانا مقصود ہے۔ اس میں چھوٹے حصّے پڑھاتے ہیں اور اس سے تعلق کا حصہ اگلی کلاس میں پڑھاتے ہیں.

ہم نصابی سرگرمیاں

- تعلیمی فروغ سے متعلق سرگرمیاں *ثقافتی فروغ سے متعلق سرگرمیاں
- جمالیاتی فروغ * جذباتی فروغ * ادبی اور لسانی فروغ * اخلاقی اقدار * جسمانی صحت
- تخلیقی *سائنسی رجحانات کے فروغ * سماجی افادیت
- فرصت کے اوقات کے موزوں استعمال * روحانی اقدار کے فروغ سے متعلق سرگرمیاں

تدریس میں معاون سرگرمیوں کا انعقاد

بزم ادب:

- کسی شاعر یا ادیب کا کلام تبصرے کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔
- بزم ادب مدرسہ کے اندر سال کے شروع میں ہی کرنا چاہیے
- مندرجہ ذیل بزم ادب ہیں جس کے ذریعے سے اردو زبان میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔
- بزم ادب کا انعقاد بچوں میں ادبی رجحانات پیدا کرتا ہے

مشاعرہ:-

- مشاعروں کے ذریعہ طلباء زبان کی جاذبیت، رنگینی اور دلکشی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت پیدا ہوتی ہے
- مدرسوں کے اندر کم از کم سال میں ایک مرتبہ مشاعرہ چلانا چاہیے

بیت بازی:- طلباء بیت بازی پروگرام میں حصہ لینے کے لیے اشعار منتخب کرتے ہیں۔ انہیں یاد کرتے ہیں اور شعر کے آخری حرف سے دوسرے شعر کی ابتدا ہوتی ہے۔

دیواری رسالہ:-

- اظہار خیال کی تحریک طلباء میں پیدا ہوتی ہے
- طلباء مختلف موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

اسکول میگزین:-

- مدرسے کا سالانہ یا ماہانہ طور پر میگزین ہوتا ہے جس میں کئی طرح کے مضامین ہوتے ہیں جیسے عصر حاضر کے سائنسی و تکنیکی مضامین، اخلاقی مضامین، نظمیں جو عام طور پر طلباء لیے دلچسپی کو فروغ دیتے ہیں۔
- طلباء کی تحریری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں اسکول میگزین اہم رول ادا کرتا ہے
- مدرسے کے اندر مختلف مضامین پڑھتے ہیں اور اس کی تحریر بچے کیے جاتے ہیں

ادبی مقابلے:-

- مقابلوں کا تعلق انعام سے ہوتا ہے
- طلباء اس میں اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں
- مقابلے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں جیسے شاعری، مضمون، خوش خوانی، نظم خوانی، اداکاری، نقالی وغیرہ

ادبی نمائش:-

- ادبی نمائش میں کتابیں،انسائیکلوپیڈیا، لغات،ذاتی ڈائری، قلمی نسخے، محظوطات وغیرہ ہوتے ہیں۔
- کتابوں کا تعارف نامہ بھی لکھا ہوتا ہے

خطابت وخوش خوانی:-

- خوش خوانی کے لئے اصناف سخن کی ضرورت ہوتی ہے
- کتابت کے لئے مختلف موضوعات کی ضرورت ہوتی ہے
- خطابت میں صحیح تلفظ ادائیگی کا صحیح طریقہ،آواز کا اتار چڑھاؤ سکھایا جاتا ہے۔

بلیٹن بورڈ:-

- کسی اخبار کا خاص تراشہ اس بورڈ پر لگایا جاتا ہے

کتب خانہ:-

- کتاب خانے میں مختلف النوع کتابیں، حوالہ جاتی کتب، مختلف میگزین، لغات،انسائیکلوپیڈیا کا ہونا ضروری ہے۔

لغات:-

- لغت میں الفاظ کے معنی، ضرب المثل، محاورات وغیرہ کی اصطلاحات پائے جاتے ہیں اور لفظ کی تذکیر وتانیث بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔

حوالہ جاتی کتب:-

- ایسی کتابیں لائبریری کے لیے مخصوص ہوتے ہیں
- پڑھائی کے دوران بعض مضامین کے لئے حوالا جاتی کتابوں کی ضرورت پیش آتی ہے

ڈرائنگ اور پینٹنگ:-

- اس سے طلباء میں قوت تخیل مضبوط ہوتی ہے۔
- کم عمر کے طلباء اس سے دلچسپ ہوتے ہیں اور رنگوں کا صحیح استعمال کرتے ہیں
- توضیحات بنانے میں دلچسپی لیتے ہیں۔

7۔ تدریسی وامدادی وسائل

- تدریس کو موثر، دلچسپ، زود آموز اور بچوں میں تعلیم وتدریس سے متعلق ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے بہت سے ذرائع اور امدادی، سازوسامان کا استعمال کئے جاتے ہیں انھیں کو Teaching Aid یا امدادی سامان کہتے ہیں۔
- کند ذہن اور عدم دلچسپی کے بچوں میں ذوق وشوق پیدا کر سکتے ہیں۔

تدریسی وامدادی وسائل کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے

سمعی وبصری امدادی سامان	
سمعی وسائل	بصری وسائل
ریڈیو ٹیپ ریکارڈر عوامی خطاب کے وسائل	رولر بورڈ، بلیک بورڈ، چاک، ڈسٹر، فلم، سلائیڈ، اوور ہیڈ، اوپیک (غیر شفاف)، ماڈل، نمونہ، نیوز، فلیش کارڈ وغیرہ

- **رائٹنگ بورڈ** کا استعمال زبان کی تدریس میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔
- تحریری صلاحیت، حروف کی شناخت، ہجے بتانا، املا درست کرنا، جملے کی بناوٹ، یہ تمام رائٹنگ بورڈ کے ذریعے کی جاتی ہے۔
- قواعد کو رائیٹنگ بورڈ کے تحت بڑھایا جاتا ہے۔

چارٹ اور تصاویر:-

- اردو کے عناصر کو متعارف کیا جاتا ہے
- شاعروں اور ادیبوں کے تصاویر کو طلباء کو دکھائے جاسکتا ہے

ماڈل:- انشاء کی تدریس کے لیے ماڈل کا استعمال کیا جاتا ہے

فلم پروجیکٹر:- ادیبوں اور شاعروں کی تصویر ادبی جلسوں کے تصاویر دکھائے جاسکتے ہیں (فلم پٹی پر دکھاتے ہیں)

اپی ڈیاسکوپ:- اس میں فلم پٹی کے بغیر تصاویر اور صفحات بڑے دکھا سکتے ہیں۔ عبارت کا آسانی کے ساتھ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

گرام فون:- گرام فون پر کہانیاں، نظمیں اور مرثیے سنائے جاسکتے ہیں۔ طلباء میں خوش خوانی آنے کے لئے گرام فون کو استعمال کیا جاتا ہے

لنگوفون:- لنگوفون کے استعمال سے تلفظ اور ادائیگی الفاظ کی بہتر تربیت کی جاسکتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں تلفظ درست کرانے کے لیے لنگوفون استعمال کرتے ہیں۔

فلم:- فلموں کے ذریعہ بھی تعلیم کا موثر انداز سے درس دیا جاسکتا ہے۔

8۔زبان کی جانچ

- مسلسل مجموعی جانچ کے مطابق معلم صلاحیتوں اور عملی کام کے ذریعے طریقہ تدریس کو لازمی طور پر اپنائے ہوئے Teaching Learning Processتدریسی واکتسابی عمل کو انجام دے رہے ہیں۔
- جانچ تدریسی واکتسابی عمل کا ایک جز ہے
- طلباء کی منظم ترقی کا اندازہ لگانا ہی جانچ ہے
- تدریسی واکتسابی عمل میں منعقد کیا جانے والے ٹیسٹ، امتحانات، پیمائشات کے مجموعے کو جانچ کہتے ہیں

ٹیسٹTest

- Testدراصل لاطینی زبان کے لفظTestumسے ماخوذ ہے. جس کا مفہوم ایک قسم کا سانچہ ہے۔ Some special type of Earthen post ہے۔قدیم زمانہ میں مٹی کے برتنوں میں دھاتی مجموعے کو پگلا کر تھوڑی دیر بعد کی تخلیق کرتے تھے
- طلباء تدریس کے دوران کس حد تک فہم حاصل کیے ہیں اس بات کو جانچنے کے لیے ٹیسٹ کار آمد ہوتے ہیں
- تمام طلباء سے یکساب سوالات پوچھنا
- مواد کا مناسب احاطہ
- تمام طلباء کو عام اور واضح ہدایات

ٹیسٹ کی دو قسمیں ہیں

1۔معیاری ٹیسٹ: Standard Test

معیاری ٹیسٹ ایک مختص کردہ میدان میں طلبہ کی مہارت کی تشخیص کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ان میں نفسیاتی ٹیسٹ، معلم کے تیار کردہ ٹسٹ، طلباء کی دلچسپی، رجحانات، ذوق وشوق، تخلیق وغیرہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں ایسے ٹسٹ کو پیمائشی ٹسٹ بھی کہا جاتا ہے۔

2۔غیر معیاری ٹسٹ: Non Standard Test

- اس ٹیسٹ میں طلباء کے لسانی صلاحیتوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں
- زیر تربیت اساتذہ کی ذاتی جانچ اور تدریسی جانچ اس ٹسٹ کے اجزاء ہیں

امتحانExamination

- Examinationدراصل لاطینی زبان کے لفظExamineسے ماخوذ ہے جس کے معنی "ترازو کا کانٹا"
- اس میں طلبا کے چند معیارات کا تعین کرتے ہوئے حصول تعلیم کی سطح کو جاننا۔
- طالب علم کی مکمل پڑھائی کے بعد اس کی سطح کی جانچ کے لیے مختلف نکات پر الگ الگ سوالی پرچوں سے معائنہ کرتے ہیں۔
- دوران تعلیمی سال میں تین ماہ، چھ ماہ اور سالانہ بھی امتحانات منعقد کرتے ہیں۔

پیائش Measurment

- پیائش کے معنی ناپنے کے ہیں
- کسی شے کی شکل، جیسامت، حالت، خاصیت وغیرہ کو ایک مخصوص پیائشی اصول کے ذریعے ہندسوں سے مربوط کرتے ہوئے ناپنے کے طریقے کو پیائش کہتے ہیں
- طلباء کی محنت کو نشانات کی شکل میں ناپنے کا عمل مقداریت ہے

جانچ کے اقسام Types of Evaluation

تشکیلی جانچ Formative Evaluation

- جب کورس یا تدریسی پروگرام جاری رہتا ہے تو اس وقت طلباء کے محاصل کا منظم طریقے سے جانچ کرنا" تشکیلی جانچ" کہلاتا ہے۔
- تشکیلی جانچ کا اہم مقصد بازرسائی feedback طلباء میں پہنچانا۔

تلخیصی جانچ/ مجموعی جانچ Summative Evaluation

- تدریسی پروگرام یا کورس کے اختتام پر کسی term کے اختتام پر طلباء کے محاصل کو درجہ grade دینے کا عمل "تلخیصی یا مجموعی جانچ" کہلاتا ہے۔
- مجموعی اعتبار سے تدریسی پروگرام کا نتیجہ تلخیصی جانچ ہوتا ہے
- اس کا اہم مقصد ثبوت جمع کرنا جس سے طلباء کے موجودہ معیار کا کسی خاص مضمون میں پتہ لگا سکے۔

تشخیصی جانچ Diagnostic Evaluation

- طلباء کی انفرادی جانچ ہوتی ہے۔ اگر معیار اطمینان بخش نہیں ہوا تو فوری اصلاحی پروگرام شروع کردیتے ہیں۔
- طالب علم کی معذوری اور دشواریوں کو دور کرتے ہوئے نشوونما کے حصول کے لیے جانچ کا طریقہ معاون ثابت ہوا ہے۔
- طلباء کن مہارتوں میں کمزور ہیں ان کے اسباب کی شناخت کر کے ان کو دور کیا جاتا ہے۔

پیشگوئی جانچ Prognostic Evaluation

- طلباء مستقبل میں کن مضامین کامیابی کے ساتھ مطالعہ کریں گے اس کے فیصلے کن بات کی جانچ کو "پیشگوئی جانچ" کہتے ہیں۔
- اس طریقہ میں طلباء کو فراہم کردہ سابقہ معلومات کی اساس پر نئے اسباق کے دائرے میں اہم تصورات کی جانچ کر کے طلباء کی قدرتی صلاحیتوں کی کھوج ہوتی ہے

رسمی طریقہ

- قدیم زمانے میں طلباء اپنا سبق سنانے کے بعد ہی نئے سبق کا آغاز ہوتا تھا۔اس طریقے کو"Gurkuls" میں نجام دیا جاتا تھا۔
- امتحانات انعقاد کرکے طلباء کو سال بھر کی اہلیت کے حصول کی سند دی جاتی تھی۔
- بعد کے دور میں سہ ماہی، ششماہی، سالانہ اور سلپ ٹسٹ منعقد کرکے 35 مارکس جو طلباء حاصل کرتے ہیں ان کو اگلی جماعت اور جو حاصل نہیں کرتے ان کو وہی جماعت میں پڑھایا جاتا تھا۔اس نتیجے میں طلباء مدرسہ ترک کردیتے تھے۔لہذا حکومت نے امتحانات کی اہمیت کو گھٹاتے ہوئے

GO.Ms.No:1781.Edu.Dated:21.11.1971 کے ذریعہ Stagnation کے طریقے کو مسترد کردیا۔

- صرف ساتویں جماعت اور 10 ویں جماعت کے Public Exam کو منعقد کرتے تھے۔بقیہ جماعتوں کو 80 فیصد حاضری پر Promote کردیا جاتا تھا۔
- بعد میں ساتویں کے امتحان کو بھی مسترد کردیا گیا۔

جدید طریقے

- طلباء مسلسل نشوونما کا اندازہ کیے لیے استعمال ہونے والے آلہ کو "جانچ" کہتے ہیں۔
- جدید جانچ کا طریقہ مسلسل جامع جانچ ہے۔
- مسلسل جامع جانچ میں اسباق کے فہم کے ساتھ طلباء کی دلچسپیاں، رجحانات، زبانی امتحانات، تجرباتی امتحانات وغیرہ کے پیش نظر جانچ کی جاتی ہے۔
- ہماری ریاست میں سہ ماہی، ششماہی، سالانہ اور پہلی تشکیلی اور دوسری تشکیلی جانچ کا انعقاد کو مسترد نہیں کیا گیا ہے۔اس کے مطابق طلباء کے حاصل کردہ ترقی کو Cumulative ریکارڈ میں درج کیا گیا ہے۔
- طلباء کی ترقی، کردار میں تبدیلی وغیرہ کا مشاہدہ ہی "جانچ کا طریقہ" ہے۔

جانچ کے خصوصیات

معروضیت Objectivity

- آفاقی خصوصیات سے بھرا ہونے کے باوجود کسی انفرادی خواہشات اور نفرت سے بالاتر ہو
- تشخیص کے دوران دیگر تاثرات کا اثر نہ ہو۔اثبات کا احتیاط کرنا ہی "معروضیت" کہلاتا ہے۔
- مختلف افراد جانچنے کے بعد بھی اسکورنگ یکساں ہوں۔

معقولیت Validity

- طلباء جن امور کے لیے تیار رہتے ہیں انہی کی جانچ ہو۔
- اس ٹیسٹ کے لیے مخصوص تعلیمی مقاصد مقرر کیے جاتے ہیں۔

مثال:-اگر معلم ذخیرہ الفاظ کی جانچ کرنا ہو تو صرف ذخیرہ الفاظ کی ہی جانچ کرنا نہ کہ قواعد کی اصطلاحات کی

افادیات Utility

- جانچ کے لیے استعمال ہونے والے آلات Tools قابل عمل اور قابل استعمال ہو "افادیت Utility" کہلاتا ہے۔

بھروسہ مندی/ معتبری/ اعتمادیت Reliability

- مختلف افراد یا مختلف اوقات میں جانچنے کے بعد بھی طلباء کو وہی نشانات حاصل ہوں تو بھروسہ مندی Reliability ٹیسٹ کہلاتا ہے۔
- غیر معمولی فرق ہو تو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

عملیت Practicability

- وقت کا تعین طلباء کی تعداد اور ان کے بیٹھنے کا انتظام ہو
- سوالوں کے جوابات لکھنے کے لئے مناسب وقت دیا جاتا ہے
- جانچ اور مابعد امتحانی عمل بھی خوش اسلوبی اور آسانی سے انجام پائے

موازنہ Comparability

- مناسب گروپوں کے موازنہ پر مبنی ہوتی ہے۔

جانچ کے آلات Evaluation Tools

1۔ تحریری امتحانات

طویل جوابی سوالات:- اکتسابی تجربات کو تحریری شکل میں پیش کرتے ہیں (تبصرہ کیجئے، تقابل کیجیے، وجوہات درج کیجئے)

مختصر:- کم از کم چار مرحلوں میں جواب دیا جاتا ہے

بہت مختصر:- ایک یا دو جملوں میں دیا جاتا ہے

معروضی سوالات:- ایک لفظ والے، مکمل کرنے کی قسمیں، ہمہ انتخابی، جوڑ ملانا، صادق/ کاذب، صحیح غلط، ہاں یا نہیں

2۔ زبانی آزمائش Oral Test

صحیح تلفظ کی ادائیگی، بلند خوانی، خود اعتمادی، نقشہ خوانی، گفتگو وغیرہ مہارتوں کی جانچ کی جاتی ہے

3۔ تجرباتی ٹیسٹ:- طبعیاتی، کیمیاء، علم نباتات، حیوانات، زرعی شعبے سے متعلق مواد کے لئے تجرباتی ٹیسٹ منعقد کیے جاتے ہیں

4۔ مشاہدہ:- معلم طلباء کے طریقہ تبدیلی کا مشاہدہ کرتا ہے اس میں کمرہ جماعت کے باہر کا بھی مشاہدہ ہوتا ہے

5۔ انٹرویو:- اس میں معلم اور طلباء ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں انٹرویو کے معنی سوالات کرنے کے ہیں۔ طلباء کی عادات واطوار، کردار، خیالات اور تاثرات کی انٹرویو کے ذریعے جانچ کی جاتی ہے۔

6 سوالنامے Questionire:-

- کسی فرد کی ذہنی کارکردگی یا اس کی فطرت کی تحقیق کا ایک طریقہ ہے۔
- مختلف سوالات کے ذریعے مطلوبہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔
- علم اور تدریس کی جانکاری حاصل کرنے کے لئے سوالنامے معاون ہوتے ہیں۔

7۔واقعات اندراج Anecdotal Record

- تدریس کے دوران طلباء کے رجحانات، کردار کو حالات کے تناظر میں نوٹ کیے جانے والے واقعات کی ترجمہ ہی "Anecdotal Records" کہلاتا ہے۔
- اس ریکارڈ میں ہر واقعے کو دن کے ساتھ لکھا جاتا ہے
- Anectod سے مراد غیر معمولی واقعہ ہے

8۔مجموعی ریکارڈ Cumulative Record

- طلباء کی زندگی خاندانی اور سماجی حالات صحت مندی کے خصوصیات کا ذکر ہوتا ہے
- طلباء کی کامیابی، وضاحتیں، دلچسپیاں، رجحانات وغیرہ کا اندراج ہوتا ہے۔

9۔جانچ کی فہرست Check list:- طلباء کسی کام کے انجام دیتے وقت اس کے طرز کا مشاہدہ کرتے ہیں کس حد تک کامیاب رہا اس قسم کی جانکاری کے لئے استعمال ہونے والے آلہ کا نام Check list ہے

10۔درجہ پیما Rating Scale:- فرد کی رجحانات کو معلوم کرنے کے لیے پسند اور ناپسند غیر جانبداری فطرت کو معلوم کر سکتے ہیں۔

11۔قابلیت کی جانچ Aptitude Test:- طلوع کس معاملے میں قابل ہیں اور کونسے پیشے میں قابل ہیں اس کی جانچ ہوتی ہے۔

12۔رجحان کی جانچ Attitude Test:- طلباء کا رجحان، دلچسپی کی جانچ کی جاتی ہے۔

13۔Case study:-طلباء کے خاندانی تاریخ، دلچسپیاں، خواہشات، سرگرمیاں مختلف اسباق اس کی نشوونما وغیرہ نکات کو ایک کتاب میں درج کیا جاتا ہے اس ریکارڈ کے Case study کہتے ہیں۔

14۔اطلاقی تکنیک Projetive Technique

- طلباء کو اشیاء تصاویر وغیرہ دکھا کر ان کے تحت طرز عمل کا مطالعہ کرتے ہیں ذہنی مسائل کی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں

15۔Sociometric Method

- اس طریقے میں طلباء کی سماجی کردار کی جانکاری حاصل کرتے ہیں۔
- طالب علم کو اپنی جماعت کے کتنے طلباء پسند اور ناپسند ہیں معلوم کر سکتے ہیں۔

مسلسل جامع جانچ CCE

- RTE-2009 کے مطابق سبق 5 سیکشن B- ذیلی سیکشن (2) بچوں کی ترقی مسلسل مجموعی جانچ کے ذریعے کی جاتی ہے
- 2011 ریاستی تعلیمی منصوبہ APCF کے نکات میں ہدایات دیئے گئے کہ تعلیمی جانچ کی صلاحیتوں اور تعلیمی معیارات کی بنیاد پر ہو۔
- طلباء سے متعلق منظم معلومات سے بھرپور یعنی جسمانی، ذہنی، سماجی، جزباتی نشو نما و قتاً فوقتاً مسلسل جامع جانچ ہو۔
- علمی اور ہم نصابی نکات کو مجموعی طور پر کئے جانے والے جانچ کو "مسلسل جامع جانچ" کہتے ہیں۔

مسلسل Continues

- تدریسی عمل کو کسی ایک واقعے یا موقع تک محدود نہ رکھتے ہوئے جانچ کرنا
- اسکول اور اسکول سے باہر ترتیب وار جسمانی، ذہنی نشو نما کا مشاہدہ کرنا

جامع Comprehensive

- جامع سے مراد بچوں کی All round development ہے۔
- بچوں کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی، سماجی، جذباتی، معلوماتی شعبوں میں ترقی ہے۔
- زبان، ریاضی، سائنس، تعلیم صحت، فنکاری، ثقافتی تعلیم، کمپیوٹر تعلیم، اقدار زندگی کی مہارتوں و دیگر نصابی نکات کی جانچ ہوتی ہے۔

جانچ Evaluation

- مختلف تشخیصی طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کے حصول کردہ ترقی کا مشاہدہ کرنا۔
- تمام نکات کا نصابی اور ہمہ نصابی نکات کو مساوی اہمیت دیتے ہوئے مسلسل جامع جانچ کرنے کے عمل کو ہی "مسلسل جامع جانچ" کہتے ہیں۔

مسلسل جامع جانچ کے طریقے

مسلسل جامع جانچ کے دو زمرے ہیں

1۔ تشکیلی جانچ

2۔ مجموعی جانچ

1۔ تشکیلی جانچ Formative Assessments

- اس امتحان کو رسمی طریقہ پر منتخب نہیں کیا جاتا۔
- طلباء کی لاعلمی پر چلنے والا عمل ہے یعنی طلباء کو اطلاع کئے بغیر منعقد کیا جاتا ہے۔
- تدریسی و اکتسابی عمل کے دوران طلباء کی ترقی کو نوٹ کرنا۔
- تعلیمی معیارات میں کسی ایک تعلیمی معیار کی جانچ جا سکتی ہے

اس ٹسٹ کے حصے

1۔ طلباء کی شرکت-رد عمل– 10نشانات

2۔ تحریری نکات– 10نشانات

3۔ منصوبہ کام– 10نشانات

4۔ Slip test - 20نشانات

1۔ طلباء کی شرکت اور رد عمل:

- تدریس کے دوران انداز سوال
- معلم کے سوالات کے جوابات کے انداز طرز
- گروہی کام میں شرکت
- ڈرامہ، نظموں کا مقابلہ ،انفرادی، مختلف لسانی سرگرمیوں میں حصہ لینا☆غیر نصابی سرگرمیوں پر تبصرہ کرنا

2۔ تحریری مشترکہ نکات:

- سبق میں موجود "یہ کریں" عنوانات میں طلباء کی تحریر سے متعلق صلاحیتیں، سوانح حیات، تخلیق وغیرہ نوٹ بک میں ہوم ورک کرنا
- ذاتی طور پر گائیڈ وغیرہ کو دیکھ لکھنا
- ڈائری لکھنا
- PORT FOLIOپورٹ فولیو میں محفوظ تحریری سرگرمیاں

3۔ منصوبائی کام:

- درسی کتاب کے آخری حصے میں منصوبائی کام کو کرنا۔
- دیے گئے منصوبے کے تحت اکٹھا کیے ہوئے اشیاء کا مظاہرہ کرنا۔
- منصوبوں کی رپورٹ بھی لکھنا۔

4۔ Slip Test:

- اس میں طلباء کی معیارات کی جانچ ہوتی ہے
- معلم ذاتی طور پر سوالیہ پرچہ تیار کرتا ہے
- سوالات تختہ سیاہ یا چارٹ پر لکھنا
- جوابات نوٹ بک میں لکھنا

- Essay type,Short type, Objective typeقسم کے سوالات ہونا۔
- کل50نشانات ہوتے ہیں
- تشکیلی جانچ سالانہ چار مرتبہ رکھا جاتا ہے۔

2۔ مجموعی جانچSummative Assessment

- مجموعی جانچ سال کے آخر یا درس واکتسابی پروگرام کے اختتام پر لیا جاتا ہے۔
- مجموعی جانچ میں تمام تعلیمی معیارات کی جانچ ہوتی ہے۔
- سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحان مجموعی جانچ کے تحت آتے ہیں
- موجودہ ریاست آندھرا پردیش میں صرف دو ہی مجموعی جانچ کو SA-1 اور SA-2 کے نام سے چلایا جاتا ہے۔